

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب "د"

مکتبہ اسلامیہ
حیدرآباد، دکن

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بیمبیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی بالاکلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز عالم و ادب باغ کراچی



میرزا فتح خان مراد آبادی

فرسہ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَالُ التَّوَانِي کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

دَوَّوْ كَوَّلَ اَنْتَ مَصِيْبٌ۔ اِنَّ الْجَنَّةَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهِمَا

بِالَّذِي لِيْلَ بِيْشْتِ سَخِيْبُوْنَ سِ رُوْ كِيْ كُنِيْ بِيْ (یعنی بڑی مستی اور

کوشش سے ہاتھ آتی ہے) جیسے دوسری حدیث میں ہے،

حَفِيْبُ الْجَنَّةِ يَأْتِي الْكَارِيْهَ۔

دِيْلُ يَادُوْ كُوْلُ اِيْ كُ جَانُوْرِيْ سِ يُوْلِيْ كِ مِشَابِ يَ اِ بِيْضِيْ اِ

وَيُوْلَا سُوْدُوْتِيْ اُسِيْ كِيْ طَرَفِ مَسُوْبِ يُوْنِ۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْبَاءِ

دَبَّ اہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چوہنی کی چال سرایت

کرنا۔

اِيْ دَبَّ اہستہ چلانا، عدل و انصاف کرنا۔

كَابَةُ الْاَرْضِ اِيْ كُ جَانُوْرِيْ سِ جِ سِ كَاطُوْلِ سَاتِيْ اِتْحَ كَ اهُوْ كَا

اُس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے۔ بعضوں نے

کہا اُس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی۔

قیامت کے قریب صفحہ پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب زولہ کو

اُس میں سے نکلے گا۔ لوگ منا کو جارہے ہوں گے۔ بعضوں نے

کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اُس کے پاس حضرت موسیٰ کا

عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتری ہوگی۔ جو کوئی اُس کو پکڑنا

چاہے گا وہ پکڑنے کے گا اور جو کوئی اُس سے بھاگنا چاہے گا

وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے اٹھے گا اُس کے منہ پر

لکھدے گا یہ مومن ہے اور کافر پر ہر گادے گا اُس کے منہ

پر لکھدے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہو گا جانور کی صورت

میں) تھیں عَنْ الدَّبَائِيْ اَبِيْ نِ كِدُوْ كِيْ تُوْ هِيْ سِ مَنَعِ

فَرِيْ اِ (یعنی اوسین کھانے پینے سے) رُوْ كُوْ كَا اُس میں شراب

کی حرمت سے پہلے مزید بھگوا کرتے تھے اُس میں جلدی سے

تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک مسوخ ہے اور امام

الکب اور امام احمد کے نزدیک مسوخ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے

كِدْبَاءُ مَعْبُوْدِيْ دَبَّ اُوْ كِيْ يَسْتَبِيْحُ الدَّبَائِيْ مَنَحُوْلِيْ

الْقَصْعَةِ اَمْ خَضِرَتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِ اَلِ كِ كُوْنُوْنَ مِيْ سِ

كِدُوْ تَلَاشِ كِرْ كُرْ نُوْشِ فَرَا بِيْ سِ تِيْ كِدُوْ وَ اِيْ كِيْ بِيْ سِ نَدِ مَحَا وِ

ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہیے کیونکہ اُن کے پیغمبر کو پسند تھا۔

امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں اُن کے سامنے ایک

شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا مگر

مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا تامل کا سامان لاؤ تاکہ میں

اس شخص کو تامل کروں۔ چونکہ یہ مرتد ہو گیا ہے (یعنی کافر) یہاں

سے سمجھ لینا چاہیے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف

پاکر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی

راہی پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہو گا اگر امام ابو یوسف ایسے

لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے

پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے

کو کتنا کمزورہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا

اِيْ تَخْتَلِكُنْ صَالِحِيْةً اَجْمَلِ الْاَدْبِيْ تَبْتَحِيْهَا كِلَابُ الْجَوَابِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا کاش مجھ کو

معلوم ہو جاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک

اور نہٹ پر سوار ہوئی اُس کو جواب کے لئے بھونکیں گے (وہاں

ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہ

جنگ جمل میں جارٹھیری تھیں) وَ تَحْتَلِكُ اَعْلَى جِحْدَا رِقْسِنِ

هَذَا كَالِدَا تَابِيْةِ اُس کو ان دسویں چال چلنے والے جانوروں

میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا عتد کا غَلِيْمُ يَدِيْ تَبِ

اُن کے پاس ایک بچہ تھا جو رنگ را تھا (اہستہ چل رہا تھا)

تَحْتَلِكُنْ دَبَّ اَبَاتِ يَدِيْ تَحْتَلِكُنْ فِيْهَا الرَّجَالُ (پوچھا تلوں کو

تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا ہم اُپے بناتے ہیں (کڑی

چڑے وغیرہ کے) اُس میں جبکہ لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے

جاتے ہیں (یہ اُپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر

وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)

یہ اگھے زباز کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے

عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو تو پلوں سے

عز
اد
اد
قلہ
اب
خا
میر
سک
چغلہ
مستور
باتہ
اللہ
ہے
اس
اللہ
اور فر
اس نا
یہ نامہ
ذکر ان
علیہ
علی
سورت
ہو کا تو
متر
اسی سے
علی

خبر سہ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

د آ ل ا ن ا و ا ن ا کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

د و ل و م ل ا ن ت م ص ی ب . ا ن ا ل ج ن ن ت م ح ق ط و ر ع ل ی ہ ا

ب ا ل ذ ا ل ی ل ب ی ش ت س خ ت ی و ن س ے ر و ک ی گ ت ی ہ ے (یعنی بڑی منہ اور

کوشش سے ہاتھ آتی ہے) جیسے دوسری حدیث میں ہے،

ح ق ت ا ل ج ن ن ت م ی ا ل م ک ا ر ی ہ .

د ی ل ی ا د و ل ا ن ا ی ک ج ا ن و ر ہ ے ن ی و ل ے ک ے م ش ا ہ ی ا ب ی ح ی ر ی ا .

ا و ب ا ل ا س و د و ت ی ا س ی ک ی ط ر ف م س و ب ہ ی ہ .

ب ا ب ا ل د ا ل م ع ا ل م ب ا ء

د ب ت ا ہ س ت ہ چ ل ن ا ج ی س ے ب ر چ ل ت ا ہ ے ا چ ی و ن ت ی ک ی چ ا ل س ر ا ی ت

ک ر ن ا .

ا د ب ا ب ا ہ س ت ہ چ ل ن ا ، ع د ل و ا ن ص ا ن ک ر ن ا .

د ا ب ت ہ ا ل ا ر ض ا ی ک ج ا ن و ر ہ ے ج س ک ا ط و ل س ا ت ہ ہ ا ت ہ ک ا ہ و گ ا

ا س ک ے پ ا و ن ہ و ن گ ے ا و ر ک ہ ا ل پ ر ہ ا ل ہ و ن گ ے . ب ع ض و ن ے

ک ہ ا س م ی س ک ت ی ج ا ن و ر و ن ک ی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی۔

قیامت کے قریب سفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب زوالہ کو

ا س م ی س ے ن ک ل ے گا . لو گ م ن ا ک و ج ا ر ہ ت ہ و ن گ ے . ب ع ض و ن ے

ک ہ ا ط ا ن ف ک ی ز م ی ن س ے ن ک ل ے گا ا س ک ے پ ا س ح ض ر ت م و س ی ا ک ا

ع ص ا و ر ح ض ر ت س ی ل م ا ن ک ی ا ن ک ش ر ی ہ و گ ی . ج و ک و ن ی ا س ک و پ ک ر ن ا

چ ا ہ ے گ ا و ہ پ ک ر ن ے س ک ے م ا و ر ج و ک و ن ی ا س ے بھانگنا چاہے گا

و ہ بھانگ ن ے ک ے گ ا م و ن ک و ع ص ا س ے ا ن ے گ ا ا س ک ے م ن ے پ ر

ل کھ د ے گ ا ی ہ م و م ن ہ ے ا و ر ک ا ف ر پ ر ہ ر گ د ے گ ا ا س ک ے م ن ے

پ ر ل کھ د ے گ ا ی ہ ک ا ف ر ہ ے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت

م ی ن) ت ہ ی ع ن ا ل د ا ب ا ء ا پ ے ن ک د و ک ی ت و ہ م ی س ے م ن ع

ف ر ی ا (یعنی اوسین کھانے پینے سے) کیونکہ اُس میں شراب

ک ی ح ر م ت س ے پ ہ ل ے ن ی ز ب ہ گ و ی ا ک ر ت ے ت ہ ا س م ی ج ل د ی س ے

ب ت ر ی ا ج ا ن ی ا ب ہ ی ا ک ر م ل م ا ہ ک ے ن ز و د ی ک م س و خ ہ ے ا و ر ا م

ا ل ک ا و ر ا م ا م ح م د ک ے ن ز و د ی ک م س و خ ا ہ ی ن ے . ن ہ ا ی ہ ی ہ

ک د ب ا ء م ع ہ ے د ب ا ء ا ک ی ب ک ت ب ع ا ل د ا ب ا ء م ی ن ح و ا ل ی

القصصۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کونوں میں

کد و تلاش کر کر نوش فرما رہے تھے دیکھو ایک بہت پسند تھا

ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہیے کیونکہ اُن کے پیغمبر کو پسند تھا۔

امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں اُن کے سامنے ایک

شخص نے کہا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پسند تھا مگر

مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا تامل کا سامان لاؤ تاکہ میں

اس شخص کو تامل کروں۔ چونکہ یہ مرتد ہو گیا ہے (یعنی کافر یہاں

سے سمجھ لینا چاہیے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف

پاکر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا ہر پیرشد کی

راہی پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسف ایسے

لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے

پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے

کو کہنا کر وہ جانا اور یا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا

ا ی ت ح ک ت ص ل ح ی ہ ا ج ح ل ا ل ا د ی ب ت ب ت م ہ ا ک ل ا ب ل و ا ب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا کاش مجھ کو

معلوم ہو جاتا تم میں سے کون سی بیٹی بہت ہال والے ایک

اونٹ پر سوار ہوئی اُس کو جواب کے گتے بھونکیں گے (جو اب

ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہ

جنگ جمل میں جاکر ٹھیری تھیں) و ت ح ل م ا ع ل ی ح م ا ر م س ن

ہ ذ ہ ا ل د ا ب ا ء ا س ک و ا ن د م ی چ ا ل م ن ے و ا ل ے ج ا ن و ر و ن

میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا عندئذ ک ا غ ل ی ہ ر ی ک ا ت ب

ا ن ک ے پ ا س ا ی ک ب چ ے ت ح ا ج و ر ی ن گ ر ا ت ح ا (آہستہ چل رہا تھا)

ن ت ح ن د ب ا ہ ا ت ی د ا ح ن ف ی ہ ا ا ل ر ج ا ل (پوچھا تلوں کو

تم کیوں فریخت کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ٹاپے بناتے ہیں (کڑی

چڑھے وغیرہ کے) اُس میں بیٹہ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے

جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر

وغیرہ پائیں تو یہ محفوظ رہیں)

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے

عہدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کی ساہی مضبوط ہو تو لوگوں سے

اسی کی حدیث میں ہے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پاکر اُس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا ہر پیرشد کی راہی پر قائم رہے اُس کا کیا حکم ہوگا اگر امام ابو یوسف ایسے لوگوں کو دیکھتے تو اُن کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کہنا کر وہ جانا اور یا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا ا ی ت ح ک ت ص ل ح ی ہ ا ج ح ل ا ل ا د ی ب ت ب ت م ہ ا ک ل ا ب ل و ا ب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا تم میں سے کون سی بیٹی بہت ہال والے ایک اونٹ پر سوار ہوئی اُس کو جواب کے گتے بھونکیں گے (جو اب ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہ جنگ جمل میں جاکر ٹھیری تھیں) و ت ح ل م ا ع ل ی ح م ا ر م س ن ہ ذ ہ ا ل د ا ب ا ء ا س ک و ا ن د م ی چ ا ل م ن ے و ا ل ے ج ا ن و ر و ن میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا عندئذ ک ا غ ل ی ہ ر ی ک ا ت ب ا ن ک ے پ ا س ا ی ک ب چ ے ت ح ا ج و ر ی ن گ ر ا ت ح ا (آہستہ چل رہا تھا) ن ت ح ن د ب ا ہ ا ت ی د ا ح ن ف ی ہ ا ا ل ر ج ا ل (پوچھا تلوں کو تم کیوں فریخت کرتے ہو انھوں نے کہا ہم ٹاپے بناتے ہیں (کڑی چڑھے وغیرہ کے) اُس میں بیٹہ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ پائیں تو یہ محفوظ رہیں) یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے عہدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کی ساہی مضبوط ہو تو لوگوں سے

اُزادیا جاتا ہے شین کے گولے یعنی تم قلعہ والوں پر بستے ہیں اور وہ اندر جا کر پھٹتے ہیں ہوائی جہاز (زلبین) ایر شپ لایڈین اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدلہ اب زمین میں سرنگیں کھود کر ان میں بیٹھ کر رہتے ہیں لیکن شین ڈائنامیٹ لگا کر سرنگ اُزادیتا ہے اس کے آدمی سب مر جاتے ہیں۔ اِنْبَعَا دَابَّةً قَرَشِيَّةً وَلَا تَفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا ساتھ نہ چھوڑو لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُّوبٌ وَلَا قَلَاعٌ بہشت میں کشتہ اور کوتوال نہیں جانے کا بعضوں نے کہا دئیوب کے معنی چغندر عرب لوگ کہتے ہیں دَبَّتْ عَقَارِيْبُهُ اُس کی چنگلیاں چل نکلیں یعنی اُن کا اثر ہوا) دَبَّتْ إِلَيْكَ ذَاءُ الْأَمْرِ اگلی امتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سماگئی (یعنی حسد اور بغض و انتقام) دَبَّةٌ وہ تمام ہے جہاں ریت بہت ہو قَدْرُ يَادِ آيَةَ اللّٰهِ اُسے خدا کے ماہر، مہر، الام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب ام المومنین مولانا علی بن ابی طالب ریت اٹھا کر کے اُس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے آپ نے اُن کے دونوں پاؤں پکڑ کر بلاتے اور فرمایا اٹھو اے دابۃ اللہ ایک صحابی نے عرض کیا کہین ہم اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ نام خاص علی ہی کے لئے ہے اور علی ہی وہ دابۃ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ۔ پھر فرمایا اے علی جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہ کو ایک چھی صورت میں اٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار ہوگا تو اس سے اپنی دشمنوں پر نشان کر دے گا مگر تم کہتا ہے کہ یہ حدیث امید نے روایت کی ہے اور اسی سے یعنی شیعہ وحدت کے قائل ہوئے ہیں یعنی حضرت علیؑ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے مفضل بن

عمران نے روایت کی ہے کہ فابۃ الارض رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام ہدی کے زمانہ میں سفیانی کے ظہور سے پہلے یَعْقُوبُ فِي رَقَبَةٍ دَابَّةً ایک جانور کے گلے میں لٹک رہے اَلْكَذِبُ مَن دَبَّتْ وَدَّ رَجَّحَ سَبْ زَمْدُوں اور مُرْدُوں سے پڑھ کر جھوٹا۔ دَبَّتْ الْعَقْلُ چوٹی کا رنگنا۔ دَبَّةٌ کپا تیل یا گھی رکھنے کا۔ دَبَّتْ۔ ریحہ اُس کی جمع دَبَائِطُ ہے۔ دَبَّةٌ۔ ایک قسم کی آواز۔ دَبَّةٌ۔ ریحہنی۔ دَبَاءٌ۔ ٹہر جانا اڑنا۔ تَدَابَيْسِي۔ ڈانپنا پھپھانا۔ دَبَاءٌ۔ بھانکا۔ دَبَّجٌ۔ نقش و نگار کرنا آراستہ کرنا جیسے تَدَابَيْسِي ہے۔ دَبَّاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا آنا بانا دونوں ریشم ہوں اُس کی جمع دَبَائِجٌ یا دَبَائِيَةٌ دونوں آتی ہیں کَانَ لَهُ طَيْلَسَانٌ مُدَابَّجٌ۔ اُن کے پاس ایک چادر تھی جس کے کنارے ریشمی تھے۔ مُدَابَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اولہم عمر لاوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔ دَبَّاجٌ۔ دیباچہ بیچنے والا۔ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدَّبَّاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا نہ پہنو ریشمین ریشمی کپڑا۔ یہاں دیباچہ سے مراد استبرق ہے یعنی موٹا ستلین ریشمی کپڑا۔ دَبَّاجَةٌ۔ مُدَابَّجٌ۔ خطبہ کتاب کا۔ کیونکہ اُس کی عمارت اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہ السلام کا جو زید یہ مذہب رکھتے تھے۔ دَبَّاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔ جمع الجمرین میں یہ حدیث تھی اَنْ يَدَّ بِحَبِّ الرَّجُلِ فِي صَلَاتِهِ

اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ سے نیچا رکے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوہان کی طرح اٹھی رہے والا نہ سر جھکا دے جیسے حائے حلی سے جیسا کہ آگے آتا ہے)۔

دبجے۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے غی ان یدبج الرجل فی الصلوۃ اس کی معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعضوں نے ذال مجر سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

دبجے۔ مراد، لکھنا، پیٹھ موڑنا جیسے دبجے۔

دبجے۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے دبجے۔ بعضوں نے کہا اس کے پاؤں کا زخم۔

تدابیر۔ بندوبست اور انتظام کرنا۔

ادباً۔ پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے اقبال کی تکرار۔

كانوا يقولون في الجاهلية إذا برأ الذببر وعفا
الاشتر۔ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جاے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر چمکے موسم میں پڑتا ہے بعضوں نے وعفاً الوبر روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آتے ہیں جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آتے۔

ادبیر و انقبہت۔ (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہو گئی اس کا پاؤں گیس گیا۔

لا تقاطعوا اولاد ابروا۔ رشتہ نالامت کا ٹوا ایک طرف کی طرف پیٹھ نہ کرو۔ جیسے کسی سے رنج ہو تب تو اس کی طرف نہ نہیں کہتے اگر سامنے بھی آگیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس کی طرف پشت کرتے ہیں۔

ثلاثاً لا يقبل الله لكم صلواته رجل اتى الصلوة
دباراً۔ تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ایک تو

اس شخص کی جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے بعضوں نے کہا دبجے کی جگہ ہے یعنی اخیر وقتوں پر جب لوگ کہتے ہیں۔

فَلَا تَمَیْدِرْ مِیْ قِبَالَ الْأَمْرِ مِنْ دُبْرٍ فَلَئِنْ شَخْصَ
اس کام کی نہ ابتدا جانتے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سرخیز)۔

لَا یَأْتِی الْجَمْعَةَ إِلَّا دُبْرًا یَبْرَأُ۔ یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے۔

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ لَا یَأْتِی الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا۔ بعضے لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے

دیا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا آخر وقت آجاتا ہے جو کہ وہ جی۔

هُمُ الَّذِينَ لَا یَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں۔

لَا یَأْتِی الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا یَبْرَأُ۔ نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے۔

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ بَأْسًا تَقْطَعُ بِهِ دَابِرَهُمْ۔ ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ بر باد کر دے کوئی نہ بچے)۔

أَيْتَمَامُ سَلْبٍ خَلْفَ غَازِيَا فِي دَابِرَتِهِ۔ جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھربار کی خبر گیری کے لئے رہ جائے)۔

كُنْتُ أَرَى أَنَّ يَعْيشَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرْنَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزرتے ہیں گے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں دبیر الرجل میں اس شخص کے مرنے پر اس کے عجبے رہ گیا۔

اعْتَقْتُ فَلَا تَمَیْدِرْ مِنْ دُبْرٍ۔ میں نے اپنے مرے پر اس کا زاد کر دیا ہے۔ دبیر العبد سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس غلام کو مذکور کر دیا اپنے مرے پر اس کو آزاد کر دیا۔

اس کا مراد ہے۔

اس کا مراد ہے۔

اس کا مراد ہے۔

ہاں
ان
کا
سے
اور
پہننا
سے
دیر
بند
من
سولہ
وہ
ان
کیا
کے
سہا
سب
طرح
اور
بعد
سور
تھ

اِنْ فَلَا تَأْتِيَنَّكُمْ غَلَامَةٌ مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَلَا تُخْشَوْنَهَا شَيْئًا وَلَا تَحْزَنْنَ
 لِبَشَرٍ مِّمَّنْ يَمِيزُ الْفِرْقَانِ فَاذْكُرُوا يَوْمَ تُنْفَخُ الْكُفِيُّنَ فَاغْلِبُوا الْكُفْيَ بِالْحَقِّ
 اذْكُرُوا يَوْمَ تُنْفَخُ الْكُفِيُّنَ فَاغْلِبُوا الْكُفْيَ بِالْحَقِّ اذْكُرُوا يَوْمَ تُنْفَخُ الْكُفِيُّنَ فَاغْلِبُوا الْكُفْيَ بِالْحَقِّ

میں نے غلام کو اپنے مرنے پر زور دیا ہے۔
 اَعْتَقَ عَبْدًا مِّنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَلَا تُخْشَوْنَهَا شَيْئًا وَلَا تَحْزَنْنَ لِبَشَرٍ مِّمَّنْ يَمِيزُ الْفِرْقَانِ
 نے یہ دلیل لی ہے کہ یہ ایک صحیح درست ہے۔
 اِذْ اَزَوْقْتُمْ مَسَاجِدَ كُفْرٍ وَحَصِيَّتَهُمْ مَصَاحِدَكُمْ فَالذَّبُّ
 عَلَيَّ كُفْرًا ثُمَّ اِذْ اَزَوْقْتُمْ مَسَاجِدَ كُفْرٍ وَحَصِيَّتَهُمْ مَصَاحِدَكُمْ فَالذَّبُّ
 کرنے لگو اور مصنفوں پر زور چڑھاؤ سونا چاندی اسی وقت
 تمہاری ہلاکت ہوگی۔ اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتائی
 کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے لہو پر آراستہ کریں گے
 اُس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے
 اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے۔ جلدیں سنہری اور روپہلی
 بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصلی مقصود ہے یعنی نماز جماعت کی
 پابندی، سنت رسول کے موافق نماز ادا کرنا۔ اسی طرح قرآن
 سے جو غرض ہے یعنی اُس کے احکام پر عمل کرنا اُس کو چھوڑ
 دیں گے۔ باقی ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ
 بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعض نام کے مولوی جو شمس العلماء
 بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھ سے ایسے چھوٹے
 مولوی کی ایک کتاب دیکھی اُس میں کیا لکھا ہے کہ شریعت کے
 وہ احکام جو ہمارے حکام وقت کے قانون کے خلاف ہوں
 اُن کو منسوخ سمجھنا چاہیے۔ اس سے بڑھ کر فرمایے کہ کفر اور اُلحاد
 کیا ہو گا مسجدوں کی حالت نہ پوچھیے کوئی آئین یا رفع یدین سنت
 کے موافق کرے تو اُس کو جاہل اور متعصب حنفی مسجد والے اپنی
 مسجد سے نکال دیتے ہیں وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا
 مسجد تمہارے باپ کا گھر ہے نماز کی خرابی باہمی کم بختی مرغ کی
 طرح ٹھونگیں نکالتے ہیں نہ زکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ
 اور قومیں سید سے ہو کر سنت کے موافق ٹھیرتے ہیں۔ اذان کے
 بعد کہیں تلواریب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر۔ نماز میں وہ
 سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے
 تھے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد ہے معاذ اللہ عالموں

کے ہوتے ہوئے جاہل کفہہ نافرمانوں کو امام بناتے ہیں۔ اسے
 پچھنے نہ قیامت کے دن تم کو ان کر تو توں کا بدلے گا لیکن اُس
 وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی۔

نُصِرْتُ بِالْغَبَا وَاهْلِكْتُ عَادًا بِالدَّبْرِ بَعْرًا۔ مجھ کو پورنی ہوا
 سے مدد ملی اور عاد چھپوا ہوا سے تباہ کئے گئے۔ تباہ میں ہے
 بعضوں نے کہا اُس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت
 سے آئی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو
 ہوئی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھیری۔

لَمِنَ الدَّبْرِ يَا الدَّبْرُ۔ (ابو جہل نے بدر کے دن جب وہ
 زخمی ہو کر پڑا تھا عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کہ کس کی ہوتی
 (اگر یوں کہیں علی مِّنَ الدَّبْرِ تو یہ معنی ہونے لگے کس کی شکست
 ہوئی)۔

عَلَىٰ اَنْ يُّنْفَخَ بِمَقَابِلِهِ اَوْ مَدَا بَرَّةً۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اُس سے منع فرمایا کہ اُس بکرمی کی قربانی کریں جس کا
 کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علمدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ ننگا ہوا
 چھوڑ دیا گیا ہو۔

اَمَّا مَعْبُوتُهُ مِنْ مَّعَاذِ يَدِ بَرَّةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا تم نے اُس کو معاذ سے نہیں سنا وہ
 اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے ثعلب نے
 کہا یہ یَدِ بَرَّةً ہے ذال معبر سے یعنی اُس کو خوب یاد سے بیان
 کرتے تھے زجاج نے کہا ذَبْرُكَ کے معنی پڑھاؤ بَرَّةً پڑھنا۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَمَةِ مِنَ الدَّبْرِ۔ اللّٰهُ تَعَالٰی
 نے اُن کافروں پر جو ماصم کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے پر ایک
 ساتبان کی طرح شہد کی مکیوں کا چھتہ بھیجا یا زبوروں بہڑوں
 کا دکا (اس خدائی شکر سے جان بچا کر بھاگے ماصم کی نفس
 محفوظ رہی)۔

مَرَّتْ بِیْ ذَبْرًا فَسَعْتَنِيْ بِاَبْنِیْہَا۔ مکیہ کم سنی میں
 اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی، ماں نے پوچھا کیوں روتی
 ہے۔ کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اُس نے

چھوٹی سونی سے مجھ کو کاٹ یا یعنی ڈنک ارا۔
 مَا أَحِبُّ أَنْ يَكُونَ دَبْرِي لِي ذَهَبًا وَقَدَانِي أَدِيَّتُ
 رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ۔ مجھ کو یہ نہیں بہا اگر کسی مسلمان کو
 ستاؤں (ایذا دوں) گو دبری برابر سونا مجھ کو ملے۔ دَبْرِي
 ایک پہاڑ کا نام ہے، ایک روایت میں یوں ہے مَا أَحِبُّ أَنْ
 يَكُونَ دَبْرِي مِّنْ ذَهَبٍ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ
 کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے
 کہا تھا مسلمان کو بلا وجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے۔ انیسویں
 ہے کہ نیکے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی
 ایذا ہی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان
 ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے
 مسلمانوں کو ستاتے ہیں زور ہے ایسی مسلمان پر یہ لوگ درحقیقت
 مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا
 اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا۔ جس شخص کو اپنی نیشن
 اپنی قوم اپنے مذہب اپنے دین اپنے وطن والوں سے الفت
 نہ ہو وہ آدمی کا بے گتے اور سوسے بھی بدتر ہے گتے
 اور سوسے بھی زیادہ نجس اور ناپاک اور غیث ہے۔

..... عَلَيْكَ بِغَسَلِ الدَّبْرِ۔ تو اپنے اوپر
 مکھیوں کا شہد لازم کر لے (بعضوں نے یوں روایت کیا ہے
 بِغَسَلِ الدَّبْرِ۔ یعنی گاند کو دھونا لازم کر لے اور یہی صحیح
 ہے)

إِنِّي لَأَفْقِرُ الْبُكْرَ الضَّرْعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ۔ میں کمزور
 ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگے پر دیتا ہوں۔
 لَيْسَ مِنْ دَابْرِي شَيْءٌ۔ اُس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں
 ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجاع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر
 نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آسکتا ہے کل زخم سامنے ہی کی
 طرف ہیں۔)

دَبْرُ كُلِّ صَلَوَةٍ يَأْتِيهِ كُلُّ صَلَوَةٍ۔ ہر نماز کے پیچھے۔

دَبْرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ۔ فرض نمازوں کے بعد
 مقبلاً غیر مَدْبِرٍ۔ سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جائے
 والا۔

فَيَجْعَلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الدَّابِرَةَ۔ اللہ تعالیٰ ان کو شکست
 دے گا۔

ثُمَّ يَتَدَابَرُونَ۔ پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی
 اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے مُزْمُوڑے گام
 تَدَابَرَتِ الْأَمْزِرُ۔ میں نے اس کام کا انجام سوچا۔
 دَابْرُ الْقَوْمِ۔ قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔
 دَابْرٌ۔ ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔

شَرُّ الرَّأْيِ الدَّبْرِيُّ۔ بُرِّی لائے وہ ہے جو وقت اور موقع
 گزر جانے کے بعد دیکھائے (ایسی بے وقت راتنی کا کیا فائدہ بقول
 شخصے مشی کہ بعد از جنگ یلدا ید بر کلا خود باید زد)

إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَيْدِيًّا فَلَيْسَتْ دَابْرَةَ۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکے
 مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹبر (ٹیل ٹیکر) جمائے تو اُسی کے پیچھے بیٹھے
 (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آکر لینا ضروری
 ہے ایک روایت میں قَلْبُهُمَا كَأَبِي يَنْعَى اُس بڑ کو اپنے اوپر
 دراز کرے۔)

دَبْرَتِ الْحَلِيبِ۔ اُس نے اُس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنی
 میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

إِدْبَارُ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَإِدْبَارُ
 السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ادبَار السُّجُودِ جُورَانِ شَرِيفِ
 میں ہے اُس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں۔ اور ادبَار السُّجُودِ
 سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دو گنا سنت کا۔

وَلَا مَقْطُوعًا دَابْرِي۔ میری نسل مت کاٹ دکن لا ولد
 نروں۔

أَلْمُؤَاذِمَةُ عَلَى الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابْرَ الشَّيْطَانِ۔ نیک کام
 پر مدد کرنا شیطان کی دم کاٹتا ہے۔

أَيُّكُمْ وَالشَّدَابِرُ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنے (اپسیر

ربیع اور عبادت کے بچے رہو۔
 تَدْبُرُ اور تَفْکُرُ دونوں کے معنی سوچنا، تامل کرنا، انجام کو
 دیکھنا، بعضوں نے کہا تَدْبُرُ انجام کو دیکھنا اور تَفْکُرُ دلائل

تھے۔
 مَعَهُ ذَهَبَةٌ جَعَلَهَا فِي دَبِيلٍ وَالتَّمَّاشَارِفَا
 لہ۔ حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زینا بن ریحہ کے
 ملاقات پر سے گزرے وہ ہر شخص سے وہ ایک لیا کرتا تھا۔ (یعنی
 دسواں حصہ مال کا محصول کے طور پر لے لیتا تھا) اُن کے پاس
 کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اُس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور
 اپنی اونٹنی کو کھلا دیا۔ (یعنی اُسے کے گول میں وہ سونا رکھ کر
 اونٹنی کو نکلا دیا) یہ دَبِيلُ اللَقْمَةِ یا دَبْلُهَا سے نکلا ہے
 یعنی لقمہ کو بڑا کیا اُس کو جوڑا۔

میں غور کرنا۔
 دَبْسٌ۔ کھجور یا انور کا شیرہ، شہد، لوگوں کی بڑی جماعت۔

دَبْسٌ ہر کالی چیز۔
 تَدْبِيسٌ۔ چھینا چھانا۔ جیسے تَلْبِيسٌ ہے۔

فَطَارَ دَبْسِيٌّ فَاجْتَبَهُ (ابو طلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے
 تھے) اتنے میں ایک چڑیا اڑی اُن کو اچھا معلوم ہو تو باغ اتنا
 گنجان گھٹا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اُس میں سے نکل نہ سکی۔
 ابو طلحہ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے۔
 دَبْسِيٌّ منسوب ہے دَبْسِ کی طرف یا دَبْسِ کی طرف نہا یہ
 میں ہے کہ دَبْسَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور سُرخ کے بیچ میں ہو
 بعضوں نے کہا دَبْسِيٌّ جنگلی کبوتر۔ محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے
 اُس پر سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ جمع الجرمین میں ہے کہ دَبْسِيٌّ
 اور دَبْسِيٌّ ایک چھوٹی چڑیا ہے،

فَاخَذَتْهُ الدَّبِيلَةَ۔ اُس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا یہ تصغیر
 ہے دَبِيلَةٌ کی معنی دَبِيلٌ اور پھوڑا،
 ثُمَّ اَنِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيهِمُ الدَّبِيلَةَ۔ اُن میں سے آٹھ کو تو
 پیٹ کا پھوڑا تمام کروئے گا، بعضوں نے کہا دَبِيلَةَ سے
 طاعون کا دم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلگ کہتے ہیں،
 دَبْلَتَهُ الدَّبُولُ۔ اُس کی ماں اُس کو روئے (یعنی وہ مر گیا
 یہ بد دعا ہے)

ادَبْسٌ ایورنگ کا جانور جو سیاہ اور سُرخ کے بیچ میں ہو۔
 دَبِيٌّ۔ چپک جا۔

دَابِقٌ۔ لاسا جس سے رندوں کا شکار کرتے ہیں۔
 حَتَّى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَسْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ۔ یہاں تک
 کہ نصرانی لوگ اسماق یا دابق میں اتریں گے (دابق ایک مقام
 کا نام ہے ملک شام میں)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَاللَّهْيَةَ۔
 اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے۔
 دَوْبِلٌ۔ سور یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا۔

دَبْلِيٌّ۔ مصر کا ایک کپڑا ہے۔
 دَبْلٌ یا دَبُولٌ۔ زمین کھاد وغیرہ سے تیار کرنا، اصلاح

دَبْنٌ۔ بکریوں کا کپڑا جو بانس کا ہو اگر کٹڑی کا ہو تو اُس کو
 زہریلا کہیں گے، اگر چمڑا کا ہو تو صید کا کہیں گے۔
 كَانَ يَصُصِي فِي الدَّبْنِ۔ بکریوں کے کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔
 دَبْنَةٌ۔ بڑا لقمہ یعنی دَبْلَةٌ۔

دَبْلٌ۔ وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبْلَةٌ زمام آنڈی
 نے کہا دَبْلَةٌ بھلائی کا رستہ۔
 دَبْلَةٌ۔ ایک موضع ہے بدر اور اصفہر کے درمیان وہاں آنحضرت
 صل اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں تشریف لے گئے تھے۔

دَبُولٌ جمع ہے دَبْلٌ کی یعنی آفت اور مصیبت اور طاعون
 اور نالی۔
 دَلَّهَ اللّٰهُ حَلِيَّ دَبُولٍ كَانُوا يَتَرَوْنَ مِنْهَا اللّٰهَ تَعَالَى
 نے اُن کو وہ نالیاں بتلا دیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہوا کرتے

دَبِيٌّ۔ آہستہ چلنا، چھوٹی ٹڈی جو ابھی اُڑ نہ سکتی ہو۔
 تَدْبِيَةٌ۔ بنا تیار کرنا۔

مدیابی یا مدلبو۔ وہ مقام جس کو ٹڈوں نے اجازت دیا ہو۔
 اَرْضٌ مَدْبُوءَةٌ۔ جہاں ٹڈیاں بہت ہوں۔
 كَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ دَبَّيَّا كَلَّ شِدَادًا كَمَا
 ضِعَافُهُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ۔ حضرت عائشہ
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا
 فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ کوئی
 انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک، قیامت انہی پر
 آئے گی۔
 اصْبَلْتُ دَبَّاءً وَاَنَا حَيٌّ مَرَقَانِ اِذَا جِئْتُ شَوْجِبَةً۔
 ایک شخص نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک
 ٹڈی اری۔ انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر
 دے۔ کدو اس کا ذکر اوپر کر چکا ہے۔

باب الدال مع الشاء

دَثٌّ۔ ارنایا پھینکنا ہٹانا۔
 دَثٌّ فُلَانٌ۔ اُس کے بدن میں تشخ ہو گیا۔
 دَثَّ كَثٌّ۔ خیف بارش۔
 دَثَّ كَثٌّ۔ ہلکا زکام۔
 دَثَّ كَثٌّ۔ بارودی (پرندوں کا شکاری)
 جَاءَنِي رَجُلٌ يَدِي سَبْتُهُ الدَّ ثَابِتِيَّةٌ۔ ایک شخص میرے
 پاس آیا اُس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشخ ہو گیا ہے
 زبان ہٹ کر رہ گئی ہے)
 دَثْرٌ۔ بہت سال واسباب۔
 دَثْرٌ۔ جو ال کا اچھا انتظام کرے۔
 دَثْرٌ۔ ہٹ جانے والا ہونا۔
 دَثَبَ اَهْلُ الدَّ ثَوْرًا بِالْجَوْدِ۔ مالدار لوگ سارا ثواب
 ٹوٹے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ سے
 ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کر سکتے یہ جمع ہے
 دَثْرٌ کی۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ مالدار جو اللہ کا شکر کر رہا ہو

وہ افضل ہے یا مفلس مبرک کرنے والا محیط میں ہے کہ دَثْرٌ میں واحد
 اور تثنیہ اور جمع کیساں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ مَالٌ دَثْرٌ
 اور مَالَانِ دَثْرٌ اور اَمْوَالٌ دَثْرٌ۔ ہر ایک میں مفرد
 ہی کا مفید استعمال کیا جاتا ہے،
 وَابْتِئْتُمْ رَايِحَتَهَا فِي الدَّ ثِرِ۔ اُس کے چرواہے کو ایسے
 مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو۔
 اَنْتُمْ الشُّعَارُ وَالنَّاسُ الذِّئْبُ كَا مَرٍ۔ تم اندر کا کپڑا ہو جو
 بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اُدپر کے کپڑے ہیں جو کپڑے
 پر پہنے جاتے ہیں ایسے پادریچہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم
 خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں،
 دَثْرٌ نِي دَثْرٌ نِي۔ حضرت سالی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی
 آرتی تو آپ فرماتے تھے کہ کپڑا اذ صادق اور صادق
 اِنْ اَلْقَبْ يَدٌ شَرٌّ كَمَا يَدُ ثَوْرٍ الشَّيْفِ فَجَلَاءُ كَا
 ذِكْرُ اللّٰهِ۔ دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر
 چڑھتا ہے اُس کی سیقل اللہ کی یاد ہے دل کو غفلت کا زنگ
 چڑھتا ہے وہ ذکر الہی سے صاف ہو جاتا ہے، دل روشن اور
 منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار سیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے
 چمکنے لگتی ہے،
 دَثْرٌ مَكَانُ الْبَيْتِ فَلَمْ يَحْجْهُ هُوْدٌ۔ خاز کعبہ
 گر کر اُس کا نشان ہٹ گیا تھا اس لئے ہود پیمبر اُس کا حج نہ
 کر سکے۔
 حَادٍ تَوَاهِدِي الْعُلُوبَ يَدِي كَرِ اللّٰهِ فَانْتَهَا
 سَرَّيْعَةٌ الدَّ ثَوْرٌ۔ اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو
 کیونکہ دلوں پر بہت جلد میں چڑھ جاتا ہے یادوں بہت جلد
 غافل ہو جاتے ہیں۔ جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر
 غفلت چھا جاتی ہے،
 عَزْوَةٌ دَاثِرٌ۔ داثن کی لڑائی (داثن ایک مقام کا نام ہے
 ملک شام میں مسلمانوں اور نصاری میں پہلی جنگ وہیں
 ہوئی تھی،

کتاب "دہ" میں...

در تینتہ - ایک مقام ہے عدن کے قریب۔

باب الدال مع الجیم

دَجَجٌ بکینا، چونا، تجارت کرنا، پر وہ لگانا۔

دَجَجٌ سخت تاریکی، جیسے دَجَجَةٌ ہے۔

دَجَجٌ دَجَجٌ جوجی - بہت اند میری زات۔

دَجَجٌ اور دَجَجَانٌ - آہستہ چلنا۔

دَجَجٌ لَجَةٌ - تاریک۔

تَدَجَجْتُ - اترنا، جیسے تَدَجَجْتُ ہے۔

هُوَ لَا يَدْعُو الدَّاجِرَ وَلَا يَسْتَوِي رَأْسَهُ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں یہ عبداللہ بن عمر نے اُس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جو ان کو بری لگی۔ دَجَجٌ گو سینہ مفرد کا پڑھنا اُس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مسکین سامرا تہجرون میں ۱۰

ذَلِكَ مَثَلُ الدَّاجِرِ فَلَا تَنْزَلُهُ - یہ مقام یعنی مینا کا بائیں جانب نوکروں چاکروں غد سنگاروں کے اترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں کعبہ کی نیت سے) وہاں مت اتر۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَلَا دَاجِرٍ إِلَّا آتَيْتُ - میں نے نہ کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کر کے لوٹنے والے کو ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَةٌ بہ تشدید جیم - حیلہ میں ہے کہ اُس کے معنی یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ نہایت میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے۔ یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا۔

خَرَجَ جَالُوتٌ مَدَا جَجَانِي السِّلَاحِ بِرِي كَسْرِهِ جِيمٌ بِرِي فَوَجِمَ بِرِي یعنی ہتھیاروں میں فتح ہو کر پولا ہتھیار بند کر حالت بخلایہ سے جیم پلا، جیم بخلایہ جو کہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے یا دَجَجَتِ السَّمَاءُ سے یعنی آسمان پر ابر چھا گیا جیسے

ابر آسمان کو چھپا لیتا ہے ایسے ہی ہتھیاروں نے اُس کو چھپا

لیا تھا۔

الدَّجَجَاتُ - مرقا یا مرغی ہرکات تینتہ وال لیکن فتح زیادہ نصیحت ہے۔

الدَّجَجُ - مرغی یا مرغیاں۔

دَجَجٌ حیران ہوا آست ہونا، آفت میں پڑنا۔

دَجَجٌ - بھاگا۔

إِسْتَوَى لَنَا بِالنَّوَى دَجْرًا يَدَجْرًا - ہاتھ

گھٹلی کے بدل تھوڑی لوبیا خریدو۔ بعضوں نے کہا دَجْرٌ

بہ ضمیمہ وہ لکڑی جس پر بل (تارک) کا لوبہ بندھا جاتا ہے۔

أَكَلَ الدَّجْرَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ بِالْمِثْقَالِ - لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔

لَيْلَةٌ دَجَجٌ - اند میری رات۔

دَجَلٌ - جھوٹ بولنا، جاع کرنا، سیر کرنا، اقامت کرنا۔

تَدَجَّلٌ - چھپانہ سونے کا بلع چڑھانا۔

دَجَالٌ - گور لید۔

دَجَالٌ - سونا، بعضوں نے کہا دَجَالٌ صحیح ہے،

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَطَبَ فَاطْمَأَنَّنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَدُّنَا لِعَلِيٍّ وَكَسَبْتُ بِدَجَالٍ -

ابو بکر صدیق نے حضرت فاطمہ الزہراء سے فکاح کرنے کا پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے علی سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہ ان کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا منکار یا زنا ساز نہیں ہوں (میں سات گوسیدھا سجاد وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَابُونَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مِنَ الْأَحَادِيثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ -

اخیر زمان میں کچھ لوگ منکار جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سنائیں گے یا وہ باتیں بنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم یا

مشایخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلا تے ہیں حالانکہ یہ سب ان کی مکاری ہوگی دہ پردہ بندہ شکم ہوں گے اور ظاہر میں دیندار نہیں گے طالب جاہ و عظمت ہوں گے ذابغ شریعت، بعضوں نے کہا موضوع حدیث میں لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔ بعضوں نے کہا علم کلام کی باتیں سنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے، امام شافعی نے فرمایا اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو۔

لَا تَقْوَمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ - قِيَامَتِ اِسْ وَتِ مَكِّ قَائِمٌ نَهْ هُوَ كِى جِبْ تِى شَخْصٌ جُحُوْطُ دِجَالٍ نَهْ پِى دِ هُو لِيْ اُنْ مِيْ سَهْ هِر اِيْ كِ يَهْ دَعْوَاى كِرْ سَا كِر مِيْ اَللّٰهُ كَارِ سُوْلٍ هُو (تو یہ چھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا یہ چھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس امت میں گزر چکے ہیں ان میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعویٰ نبوت کر رہا ہے، بہت سے جاہل یونٹو اُس کے معتقد ہو گئے ہیں۔)

عَصَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ (جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے وہ (بڑے) دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔)

ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ اَنْزِلْ مَعِيَ اَنْ تَخْفِىَ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْ دِجَالٌ كَا ذَكَرْ كِى اُو فِرَا يَا مِيْ تَمَّ كُو اُسْ سَهْ دُرَا آ هُو (کیونکہ اُس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کجنت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط اور گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ اُن کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اُس کے تابعدار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اُس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجیب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین و ایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق دہر دیتے ہیں اور اُن میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو دلی اللہ اور مجذوب خیال کہتے ہیں اور جو کوئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور اللہ کا مدعی ہو بس اُن کے نزدیک بڑا دلی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اُس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برساتا ہے غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اُس کے مخالف ہیں اُن پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اُس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جا بچ کرتے ہیں کہ اُس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجال کے فریب میں نہیں آتے کہ گوجان یا مال کا نقصان اُس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو۔ اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹہر چکے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قرآن و حدیث کا پیر و اوستت نبوی کا حاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اُڑا رہے یا پانی بر زمین کی طرح چلتا ہے اُن کو ان باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے دلی سمجھ جاتیں گے ہرگز نہیں۔

ان اولیاء الا الملتقون۔ ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے اُن سے کسی نے کہا تھلان شخص ہوا میں اُڑا ہے انھوں نے کہا چیل کوئے بھی ہوا میں اُڑتے ہیں۔ پھر اُس نے کہا کہ تھلان شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بلخ اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ وہ شریعت محمدی اور سنت مصطفوی پر قائم ہرگز نہیں

اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ
دلالت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اولیاً
اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا ہے یعنی اس کو چھپانا چاہیے۔
اعوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔ میں تیری
پناہ میں آتا ہوں مسیح و دجال کے فتنے سے (دجال کو بھی مسیح
کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ صاف ساٹھ مینی کافی ہوگی۔
اور حضرت عیسیٰ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر
اتھ پھیر دیتے وہ بکلم الہی تندرست اور چنگا ہو جاتا۔
بَعِيْرٌ مَدَجَلٌ۔ اونٹ روغن ملا ہوا یہ دجال آہ سے نکلا
ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر ان کو خارش سے بچانے کے
لئے ملتے ہیں۔

سَمَكُوْنٌ فِيْ اٰخِرِ السَّرْمَانِ دَجَالُوْنٌ كَذٰبُوْنَ كَلِمٰتُ
يَزْعَمُوْنَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اخیر زمانہ میں منکر جھوٹے پیدا
ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ میں اللہ کا پیغمبر
ہوں (یہ جھوٹے بہت سے اس امت میں گزر چکے ہیں۔
جیسے میلہ کناب اور اسود غنی سراج عثمان بن عبیدہ ثقفی طلحہ
بن خولید اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونا گونا بنا یا تھا اور
ذکر ویہ بھی اور تثنیٰ شاعر اور سید محمد جو پوری اور ایک
ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور ہدایت کا
دعویٰ کرتا ہے۔ فتی نے کہا اٹھویں صدی کے اخیر میں ایک
شخص پیدا ہوتے (سید محمد جو پوری) بہت سے تمقار
ان کے تابع ہو گئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ
رکھتے ہیں، علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتے ہیں،
اور ساری امت کو کافر بتلاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہ اللہ
کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، سید الانبیاء کی تحفیر کرتے ہیں اپنے
ذہنی سید محمد جو پوری کے، تبوع کو ابو بکر صدیق پر فضیلت دیتے
ہیں بلکہ خود سید الانبیاء پر اللہ تعالیٰ ان کو تباہ کرے (نہی)۔
يَبْعَثُ مَدِيْنَةً بَيْنَ دَجَلَةٍ وَدَجِيْلٍ۔ ایک شہر
بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان۔ دجیل

ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے۔
لَا يَصِلُ الدَّجَالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ۔ دجال مکہ اور
مدینہ میں نہیں جاسکے گا۔ ان شہروں کے پاس جانے گا مگر
اللہ تعالیٰ اس کا رخ پھیر دے گا وہ اور طرف نکل جائے گا۔
الدَّجَالُ لَا يَبْقَى سَهْلًا مِّنَ الْاَكْمَرِضِ اِلَّا وَطِئَتْهُ
اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ۔ دجال کوئی نرم لاشم ہموار زمین نہیں
چھوڑے گا (ہر جگہ جا کر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں
جائے گا۔

لِيُزْعَمَ عَنِ الزَّمْرِ ۖ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَالِ۔ دجال کے
نکلنے کے بعد کہتی کی جاتے گی (جمع البحرین میں ہے کہ وہ اپنا
ہمدی کے بعد نکلے گا۔ یعنی پہلے امام ہمدی کا ظہور ہو گا اس
بعد دجال کا)

دَجْنٌ۔ یا دَجُوْنٌ۔ ابر بھابھا زور کا سینہ برستا، تاریکی۔
لَعْنُ اللّٰهِ مَن مَّمَّلَ بَدًا وَاٰجِنًا۔ اللہ اس پر لعنت کرے
جو اپنی گھریلو کمبریوں کا منہ کرے (ان کو خسی بنائے ان کے
ناک کان کاٹے یہ جمع ہے دَجْنِ کی یعنی وہ کمبری جو گھر میں
پلی ہوتی ہے، گھری میں اس کو ناز چارہ دیا جاتا ہے، کبھی کمبری
کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں دَجْنِ
کہتے ہیں)۔

كَانَتْ الْعَضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تَمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَوَكَا
نَبِيْتٌ۔ عضباء (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی
گھروں میں پلی ہوتی تھی کوئی اس کو نہ روکتا جس حوض سے
چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چرتی۔
تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَمَا كُلُّ عَجِيْنَهَا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
توہ حال ہے بھولی بھالی چھو کر ہی بیہوشا گوندہ کر رکھتی ہیں لیز
کبری اگر کھا جاتی ہے (ان میں ایسی جو شیاری اور چترانی
کہاں سے آئی)۔

يَجْلُوْدُ جَنَاتِ الدِّيَابِ حِي وَابِيْهٍ۔ اندھیری بات کی
آریوں کو اور شکلوں کو رفع کرتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ مَسَّ ظَهْرَ أَدْرِمِدَ جَنَاءَ - اللہ تعالیٰ نے دجا میں آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ (دجا ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے دجناء مائی حلی سے روایت کیا ہے)

إِنَّهُ بَعَثَ عَيْنِيَّةَ بْنَ بَدْرٍ حِينَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَقَدَجَا الْأِسْلَامَ - آپ نے عین بن بدر کو اس وقت بھیجا جب لوگ تباہدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا اور دجا اللیل سے اخذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دجا امر هو علی ذالک۔ ان کا کام اس پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا۔

مَا رَأَى مِثْلَ هَذَا مِنْ دَجَا الْأِسْلَامِ - جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا۔

اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ عافیت سے مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت شہو نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہ سے اسی روایت میں اس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہ رضہ کا مذہب ہی تھا کہ پردے کی ضرورت نہ رہنے کے لئے ان کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلادینا جائز تھا۔

أَبُو دَجَانَةَ - (ساک بن خریش) ایک صحابی تھے۔

باب الدال مع الحاء

دَحْمٌ - زمین میں گاڑ دینا، جماع کرنا، گردنی دینا، دَخَا حَتًّا اس میں دَعَمًا معہا تھا۔

كَانَ لَهُ بَطْنٌ مَمْدَحٌ - ان کا پیٹ کشادہ تھا۔

دَحْوَحٌ - بڑی عورت یا اونٹنی۔

بَلَعْنِي أَنْ الْأَرْضُ دَحَّتْ مِنْ دَحْتِ الْكَعْبَةِ - مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلانی گئی (گویا کعبہ ان زمین ہے)۔

فَتَأَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْحٌ دَحَّةٌ - عبید اللہ سوہے ان کو ایک بار گئی پھاڑا گیا۔

دَحَلْحَةٌ يَا دَحْدَاحُ يَا دَحْدَاحُ - چھوٹا پست قامت لیکن موٹا۔

كَانَ قَصِيرًا دَحْدَاحًا - ابرہہ بہت قامت موٹا آدمی تھا۔

إِنَّ مُحَمَّدًا يَكُمُّ هَذَا الدَّحْدَاحُ - تمہارا یہ عمدی ٹھنکنا موٹا آدمی ہے۔

دَحْرٌ يَا دَحْرُ يَا مَدْحَرٌ - اٹکانا، دور کرنا، دھکے دے کر نکال دینا۔ نہایت میں ہے کہ دَحْرٌ زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْحٌ ہلک دینا اور کرنا۔

مَا مِنْ يَوْمٍ فِيهِ ابْلِيسُ اَدْحَرُ وَلَا اَدْحَى مِنْهُ فِي

مَنْ لَسَقَ عَصَا الْمَسْلُوبِينَ وَهُوَ فِي اِسْلَامٍ دَاجِحٍ - یا داجح - جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں۔ (اور آپس میں متفق ہوں) جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے اگر پھوٹ ہو گئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے۔

يُوشِكُ أَنْ تَغْشَاكَ دَوَاجِحُ ظَلَالِهِ - قریب ہے کہ اس کے ساتھیوں کی تارکیاں تم کو چھپالیں۔

فَلَمَّا تَوَفَّي وَشِغْلُنَا دَخَلَتْ دَاجِحٌ فَأَكَلَتْ تِلْكَ الصَّحِيفَةَ - حضرت عائشہ رضہ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو (جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو جو جوان ہو) دس بار دودھ پلادینے کی آیت (جس کی وجہ سے اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پننگ کے تلے تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پیرو کرمی آئی وہ ورق کھا گئی (قرآن کا ورق کھا جانے کا عجیب نہیں ہے جیسے جو ہے اس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اس پر شہاب کر دیتے ہیں جو آتا ہے لہذا لِحَافِظُونَ اور لِكِتَابِكَ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ الْآيَةُ

یوم عرفہ۔ یعنی عذ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان
ذلت کے ساتھ نکالا گیا اور کیا گیا نہیں ہوا۔ ایک روایت میں
من یوم عرفہ ہے مطلب وہی ہے۔ ایک روایت میں
ادخر ہے غامی معجم سے لیکن یہ معجم نہیں ہے،
وید حر الشیطان۔ اور شیطان و حکے دیکر نکالا جاتا ہے۔
ادخر عنی الشیطان۔ شیطان کو مجھ سے دور کر دے۔
دحس۔ بگاڑنا، خراب کرنا، تصانی کا ہاتھ ڈالنا کبریٰ کی
کمال نکالنے کے لئے۔ بھرنی، پھسلنا، چھپانا، اور نکل بڑھ
نکلنا۔

فدحس ببید و حقی تواریت الی الابطی ثم حصہ
وصلی و لہ یوضا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
ہاتھ مبارک کبریٰ کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک پہنچا گیا
پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا دیکھ کر
کبریٰ کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تاکر
دھوا ضروری ہو۔

جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی بلیت
مدا حوس من الناس فقام بالباب۔ جریر بن عبد اللہ
ابن اہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک
کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے
پر کھڑے رہے۔

وہی دحاس۔ وہ گھر بھرا ہوا تھا دو ان لوگوں کا
ازدحام تھا۔

حق علی الناس ان یدحسوا الصنوف حثی
لا یكون بلہم فہاج۔ لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں
صنوں کو ٹھاسٹھس بھرنی بیچ میں خالی جلیں نہ رہیں۔
(علامہ ابن حفری کا یہ شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے۔

وان دحسوا بالشر و لعف تکس ما
وان دحسوا عنک احمایک فلا کس

اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو

یعنی پوشیدہ تو معاف کر دے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر
وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ خواہ
اس کی تاک نہ لگا۔ ایک روایت میں دحسوا ہے غامی
معجم سے۔

دحاس۔ ایک کیر ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اسکی
جمع دحاسین آتی ہے۔

دحسم۔ یا دحسمان یا دحسمانی۔ کالا موٹا سخت
آدی۔

کان یبایع الناس۔ آپ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے
ان میں سے ایک شخص کالا موٹا تھا یا موٹا ہٹا کتا۔

دحس۔ اتارنا، کرینا،

فجعل ید حص الارض بعقبیہ۔ لگا اپنی اڑیوں سے
زمین کھودنے۔

دحس۔ کھودنا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل
ہونا جیسے اندھا حاض ہے۔

ادحاض۔ پھسلنا، باطل کرنا، دفع کرنا۔

مدا حصہ۔ بمعنی مزلة اور مزلقہ۔ یعنی پھسلوان
مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں۔

جین تدا حص الشمس۔ جس وقت سورج ڈھل جاتا۔

ججباء خیر دحس الا قد امیر۔ شریف اس طرح کے
نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں بلکہ اپنی بات اور عزم پر
آہستہ قدم ہوں۔

دون جسر جھام۔ طریقاً ذاد حص۔ بہنم کے پل
کے پاس ایک پھسلوان راستہ ہے۔

لا تزال تاتینا بہنم تدا حص بہا فی بولکے۔

(یہ معاویہ نے عبداللہ بن عمرو سے کہا، تم ہمیشہ ایک ایک

بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیٹاب ہی میں اسی کی

وجہ سے پھسلتے ہو ایک روایت میں تدا حص ہے صاد

ہٹے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کر دیتے ہو۔)

فَلَمَّا حَضَّتِ الْبَيْتَ لَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئًا سِوَا نِسْوَةٍ فِي الْحِجَابِ. اس ارش نے نیلوں کو پھسلوان بنا دیا۔
 كَرِهَتْ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَكَشَتْونَ فِي الطِّينِ وَ
 الدَّحِضِ يَا وَالذَّحِضِ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ
 اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں۔

خُذْنِي مِنْ دَحِضِ الْمَرْكَةِ۔ مجھ کو پھسلوں کے پھسلاہٹ
 میں پکڑ لے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے
 دے میری دستگیری کر)۔

الْحَبِجُّ مَدْحَضَةٌ۔ حج گناہ کو پھسلا دیتا ہے اس کو میٹ
 دیتا ہے۔

وَإِنْ تَدَحَّضِ الْقَدَمُ الرَّابِئِ فَسَلْ جَائِعًا۔

دَحِيقٌ۔ اہمنا، دور کرنا، جنا، قاصر ہونا۔

أَدْحَرُوا أَدْحَقٌ مِنْ يَدِّهِمْ عَرَفَةَ۔ ترجمہ در میں گزر چکا
 عَمَّا تَرَى إِلَى دَحِيقٍ قَوْمٍ فَأَجْرٌ مُؤْتَى۔ تم نے ایک قوم
 کے نکالے ہوئے پر تو جب کی اس کو اپنے ملک میں پناہ دی یہ
 عرب کے قبائل نے انصار سے کہا۔

سَيُظَاهَرُ بَعْدَ عِيَالِكُمْ رَجُلٌ مِّنْ دَحِيقِ الْبَطْنِ۔

(حضرت علیؑ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص ماکم ہو گا
 جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاؤ مراد معاویہ ہیں)

دَحِيقٌ۔ غضبناک اور اسحق کو بھی کہتے ہیں، ایک قسم کی نرود
 کھجور کو بھی۔

دَحَلٌ۔ کونین کے اطراف میں کھودنا، خیمہ کے ایک کونے
 میں ہو جانا، دور ہو جانا، بھاگنا، چھپ جانا، ڈرنا، نقب جس کا
 سنا بہرے تنگ ہوا اور اندر سے کشادہ ہو۔

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ الرَّجُلُ لَا تَدْخُلْ فَقَدْ أَمَّنَهُ
 (حضرت عمرؓ کا پروردگار آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے
 دوسرے شخص سے کہا تم بھاگ تو گویا اس کو ان دی (دہرا
 نے کہا) لہذا حل کے معنی نقلی زبان میں مت ڈر۔

أَفَادَ خَلَّ الْمَبُولَةَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ
 ادَّخَلَ لِي الْكَبِيرَ۔ (ایک شخص نے ابو ہریرہؓ سے کہا میں ہرد

مزاج والا آدمی ہوں، اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ
 جاتی ہے سردی ہو جاتی ہے کیا میں پیشاب کا طرف اپنے ساتھ
 کو ٹھہری میں لے جاؤں، انہوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے
 ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہوا ایک بڑا
 میں وَأَدْحَرُ الْكَبِيرَ ہے۔ یعنی ڈیرے کے ایک کونے
 میں کشادہ مقام میں اس کو رکھ لے۔ محیط میں ہے کہ دَحَلٌ لِي
 جمع ادَّخَلَ اور ادَّخَالَ اور دَحَالَ اور دَحُولٌ اور
 دَحَلَانٌ آتی ہے؟

دَحَلَاءٌ۔ تنگ منہ کا کنواں۔

دَحَلَةٌ۔ کنواں۔

دَحْمٌ۔ زور سے دھکیلنا، نکاح کرنا، زور سے جماع کرنا۔
 هَلْ يَتَنَاخَتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا دَحْمًا۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا) کیا بہشت والے
 نکاح کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب
 خوب عورتوں سے لگیں گے۔

الْمَاءُ تَدْحَمُ نَهْنٌ دَحْمًا۔ تم عورتوں سے بہشت میں خوب

لگو گے (ان سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا بڑے
 عیش و عشرت کھا اپنا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنی مالک حقیقی کا
 دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہو گا۔ اب یہ جو انجیل مقدس

میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی، اس کا مطلب یہ
 ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان عشرت میں
 نہیں گئے؟

دَحْمَسٌ۔ کالا سیاہ سر کی مشک سخت گندم گون موٹا
 آدمی دَحْمَسٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

دَحْمَسٌ۔ تاریک۔

دَحْمَسَانٌ۔ احقر۔

فِي لَيْلَةٍ ظَلَمَاءٌ دَحْمَسِيَّةٌ۔ اندھیری تاریک رات میں۔
 وَفِيهِ رَجُلٌ دَحْمَسَانٌ۔ ان میں ایک کا ہونٹا لندی تھا۔
 دَحْنٌ۔ پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا۔

حضرت
 کا
 کتاب
 ۵۰
 ۱۶
 تفاتی الحدیث

دَحْنٌ - مکار، خبیث، ٹھکننا، پیو۔
 خَلَقَ اللهُ آدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهُ بِالْبَنَعَانِ
 السَّحَابِ - اللہ تعالیٰ نے آدم کو دحنا کی مٹی سے پیدا کیا۔
 دحنا ایک سرزمین کا نام ہے (ایک روایت میں دَجْنَاءَ ہے) جمجمہ سے) اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمانِ سحاب میں۔
 (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)

دَحْوٌ - بڑا ہو کر نیچے ٹھکننا، پھیلانا، جماع کرنا، دور کرنا۔
 اللَّهُمَّ يَا دَاحِي الْمَدَائِنِ حَوَاتٍ - یا اللہ پھیلائے والے ان
 چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک آیت
 میں دَاحِي الْمَدَائِنِ حَوَاتٍ ہے۔

لَا تَكُونُوا تَقِيضُ بَيْضٍ فِي آدَاحِي - ایسے مت ہو
 جیسے انڈے کا چمکے کھلے میدان میں (اصل میں آدَاحِي جمع
 ہے آدَاحِي کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ اللہ ادیتا اور اُس
 کی عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں
 انڈے دیتا ہے)

فَدَا حَا الشَّيْبِلُ فِيهِ بِالْمَطْحَاكِ - یہاں لانے والے لاکر ڈالیں۔

كُنْتُ الْأَجِيبُ الْحَسَنَ وَالْحَسَيْنَ بِالْمَدَائِحِي -
 میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ مداحی تو
 کیلیاں (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گوگل کی گٹھلی کے برابر
 عرب لوگ کیا کرتے ایک گڈھا کھودتے اور یہ پتھر اتارے اگر
 پتھر گڈھے کے اندر گیا جب تو جیسے درندہ مارے)۔

سُئِلَ عَنِ الدَّحْوِ بِالْحَجَارَةِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ
 ربيع بن سائب سے پوچھا گیا، پتھر پھینکنے کا کیل کیسا ہے
 انھوں نے کہا اُس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم
 کی مشق ہے جو بعض وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر
 کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)۔

كَانَ جَبْرِيْلُ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ دَحْيَةِ الْكَلْبِي
 حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی

صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت معانی تھے)

دَحْيَةٌ - فوج کا آفیسر

يَدْخُلُ اللَّيْلَ الْمَعْمُورَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
 دَحْيَةٍ مَعَ كُلِّ دَحْيَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ -

بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہر روز ہزار ہزار داخل
 ہوتے ہیں ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔

(تو ہر روز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)۔
 يَوْمَ دَحْوِ الْأَرْضِ - زمین پھیلائے کے دن (پچیس^{۲۵})

ذیقعدہ امام رضا علیہ السلام اُس دن روزہ تھے فرمایا یہ وہ
 دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی اور زمین پھیلائی گئی یہاں

یہ اشکال نہ ہو گا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں۔
 پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی

دن بعد پھیلائی گئی ہے
 تَحْرَدُ حَا الْأَرْضِ مِنْ حَتْمٍ - پھر زمین کو کبھے کے

تلے سے پھیلا۔
 أَخَذَ كَاتِحًا حَابِيَهُ - اس کو پکڑ کر پھینک دیا۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْخَاءِ

دَخٌ - یا دُخٌ دھواں جیسے دُخَانٌ ہے۔

خَبَاتٌ لَكَ خَبِيثًا قَالَ هُوَ الدُّخَانُ مَا أَخْفَرْتُمْ صَلي اللہ
 علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے

کہ شاید دجال یہی ہو، میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک
 بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا جو

تَأْتِي السَّمَاءَ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) ابن صیاد نے کہا وہ دُخَانٌ
 رکعت پوری آیت نہ بلا سکا اڑا اڑ کر بتلادیا جیسے کاہنوں

اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے شاید آپ نے دل میں یہ آیت
 پڑھی ہوگی یا بچکے سے کسی معانی کو سنائی ہوگی شیطان

نے اُس کو اڑایا اور ابن صیاد کو خبر کر دی اس حدیث سے
 ان لوگوں کا رد ہوا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے

مگر میں اور ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے اوصوری ہی ہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہو جائے تو مقام تعجب نہیں۔ حضرت جنید بغدادی کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسة المؤمنین الحدیث آپ اس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانی سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہو جائے وہ یہ کہتا دیکھ کہ فوراً مسلمان ہو گیا۔

دَخَلَ - یا دَخُولٌ - چھوٹا ہونا، ذلیل اور خوار ہونا۔
سید خَلُونَ جھم دَاخِرُونَ - قریب ہے کہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

دَخَسٌ - گاڑنا، گسیڑنا۔
فَدَاخَسَ بِيَدِهِ حَتَّى قَوَّارَتْ إِلَى الْأَرْضِ - آپ نے ہاتھ اس کے کھال میں بغل تک گسیڑ دیا اور ایک روایت میں فَدَاخَسَ بِيَدِهِ عِيسَىٰ وَأُورُشَلِيمَ (جیسے اوپر گزر چکا)۔
دَخَلَ يَا دَخُولُ يَا مَدْخَلُ - اندر آنا، آمدنی، بیانی

عیب۔
دَخَلَ - عقل یا جسم کی خرابی، مکر، فریب، عیب۔
دَخَلَةٌ - آدمی کا بلن۔

دَخِيلٌ - وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہو گیا ہو۔

إِذَا أَوَىٰ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَلْيَنْقِضْهُ بِدَخَلَةٍ إِسْرَارًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَقَهُ عَلَيْكَ - جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر لا سونے کے لئے جائے تو اس کو اپنی تہ بند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آگئی (شاید کوئی زہریلا

جانور آکر بیٹھ گیا ہو)

يَغْسِلُ دَاخِلَةَ إِبْرَاهِيمَ - وہ اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو۔ بعضوں نے کہا یہاں دَاخِلَةُ الإِسْرَارِ سے اس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ۔

كُنْتُ أَرَىٰ إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا - میں تو اس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا یعنی اس میں نفاق سمجھتا تھا،

إِنَّ أَبْلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ كَانَ دِيسُنُ اللَّهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللَّهِ خَوْلًا - جب بنی امیہ کی سلطنت پر تیس برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہو جائے گا اس میں خلاف سنت باتیں شریک کر لیں گے اور اللہ کے بندے فلام لوندی بنیں گے۔

دَخَلَتِ الْعَمْرَةَ فِي الْحَجَّ - عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔ (یعنی عمرے کا واجب حج کی فرضیت سے جا آرا) بعضوں نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہو گئے یعنی جب قرآن کرے تو ایک ہی طواف اور سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہو سکتا ہے درجاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فتح کر کے عمرہ کر سکتے ہیں۔

مِنْ دَخَلَةِ الرَّجِيمِ - قریب ناظر والوں میں سے۔

إِنَّ مِنَ الْبِغْفَاقِ إِخْتِلَافَ الْمَدْخَلِ وَالْمَخْرُجِ -

یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو (آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا، فریب

کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں)

لَا تَوَدُّ يَهُ فَإِنَّهُ دَخِيلٌ عِنْدَ اللَّهِ - (جب مومن کو

اس کی شر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی عورتیں ہوتی ہیں) ارے اس کو مت ستاؤ تیرا ہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کیلئے تو ہمارے پاس رہتا ہے)۔

وَكَانَ لَنَا جَارًا أَوْ دَخِيلًا أَوْ رِبِيضًا. وہ ہمارا پڑوس یا ہم صحبت یا ملازم تھا۔

فَدَخَلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ. ہمارے پاس گوشت لایا گیا۔

وَأَدْخَلَ رَبُّ الصُّرَّيْمَةِ. تھوڑے ارنٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ زمین میں ان کو

چرانے سے مت روک)

مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص

اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں

جاتے گا (خواہ بلا عذاب یا چند روز عذاب پھر) اس حدیث

کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف توحید بہشت میں جانے کے لئے

کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ

ہے کہ توحید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے

اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اس نے اللہ کا انکار کیا اور

اللہ کی تصدیق میں اس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے

اسی طرح سب ضروریات دین۔ بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ

ہیں جن کو کسی پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف توحید کے

اعتقاد پر مرے بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جاتیں گے

کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بفر پیغمبر بھیجے عذاب نہیں

کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مَعَدِّينَ حَتَّىٰ

نَبْعَثَ رَسُولًا بعضوں نے کہا صرف خدا کو داہد جاننے

والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت

دراز کے بعد ہی ہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے

جو مشرک اور منافق رہ کر مرے۔ واللہ اعلم۔

فَوَجَّتُ دَاخِلًا لَهَا. میں ان کے ایک اندرونی مکان میں

گھس گیا۔

كَيْفَ الدُّخُولُ. دخول کیونکہ ہوگا اور امام ابوحنیفہ اور امام

احمد کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیح ہوتی تو وہ دخول

کا حکم دیا جاتے گا (یعنی پورا ہر مرد کو دینا ہوگا) اور امام مالک

اور شافعی کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کر لے اس

وقت پورا ہر واجب ہوگا تو اگر خلوت صحیح ہوئی لیکن مرد نے

صحبت نہ کی اور طلاق دیدیا تو نصف ہر دینا ہوگا۔

لَوْ دَخَلُوا هَا مَا حَرَجُوا. اگر کہیں اس آگ میں داپٹے سردار

کے کہنے پر گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے)

نہ نکلتے ہمیشہ اسی میں رہتے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہو

کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اسی حد تک لازم

ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو ہرگز اطاعت

نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق

في معصية الخالق۔ اور بڑا ہی خوف ہے وہ شخص جو ہر کام

میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے

انہی ہی وقتوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا

ہے وہ کہتے ہیں یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اس کی اطاعت

امام حسین پر لازم تھی یہ لوگ کہتے ہیں انہما قتل الحسين

بسيف جلد ۵۔ اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص

ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے

گو وہ قوانین شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص

بالاتفاق کار اور زمرہ اہل اسلام سے خارج ہے۔ بات یہ

ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک تو فیما بینہ وبين الناس

تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ وقت کی اطاعت کرنا ضروری ہے

اور ایک فیما بینہ وبين الله اس میں قرآن و حدیث کی پیروی لازم

ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو

قیصر کا ہے وہ قیصر کو دے اور جو پردہ گار کا ہے وہ پردہ گار

کو دے

فَلَمَّا خَلَّتْ الْحِجَابَ عَلَيْهِمَا. میں پردے میں اس کے پاس

چلا گیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا)۔

أَوْ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. یا میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔

(یعنی مرتے ہی) کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہیں وہ مرتے

ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں۔ یا مطلب یہ ہے کہ انبیا۔ اور اولیاء۔

اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلا حساب و کتاب بہشت

یہ کتاب میں ہے کہ

میں لے جائیں گا۔
لَا يَدْخُلُ الْمَلِكَةَ بَيْتًا فِيهِ صَوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ. فرشتے اُس کو ٹھہری میں نہیں جلتے جس میں (جاننا کی) مورت ہو یا کتا یا بھنی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی اُلفت اور محبت سے اُن کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کرام کا تین فرشتے وہ تو اپنے اور بُرے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے۔ اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر امور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جا کر تعمیل حکم کریں گے۔ جمع البجاریں ہے کہ گنتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریور کا کتا مستثنیٰ ہے اور بھنی سے وہ جنب مراد ہے جو نہانے میں اتنی سُستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کر لے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعضے اوقات جنب سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جا کر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے۔

فَسَأَلَهُ عَنْ مَدْخِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُرُوجِهِ وَجَلْسِيئِهِ. پھر اُن سے یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ گھر میں گتے وقت اور نکلنے وقت اور بیٹھے وقت کیا تھا۔

سَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِهِ - اپنے باپ سے میں نے اُن کے داخل ہونے کا وقت پوچھا۔

وَسَبَّحَ مَدْخَلَهُ - اُس کی قبر کشادہ کر دے۔

إِذَا ادَّخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ يَا إِذَا ادَّخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ. جب میت کو قبر میں رکھتے یا میت قبر میں رکھی جاتی اَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يَدْخُلُنِي الْجَنَّةَ. مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے۔

لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ بِعَمَلِهِ. کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ پروردگار کے

فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون۔ کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ آیت میں با معاوضہ کے لئے ہے نہ سببیت کے لئے اور حدیث میں سببیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اُس کا فضل و کرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے۔

كُلُّ دَخِيلٍ فِي الْقَعُودِ. معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو۔

لَا تَدْخُلُ عَلَيَّ (ایک شخص عبد اللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھا اُکھا گیا عبد اللہ نے کہا) اب میرے پاس نہ آتیوں کیونکہ اُنھوں نے اُس کی صحبت کر دہ جانی اس کو کہ ایسی پُر خوری کافروں کی خصلت ہے، دوسرے یہ کہ اُس کے ایک کا کھا اُدوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا، إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِمْ. جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ دَخْلَةَ امْرَأَتِهِ. وہ اُس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا۔

دَخْنٌ. اور دُخُونٌ. دھواں نکلنا۔

دَخْنٌ. دھواں دار ہونا، بدخلق، خبیث ہونا، فساد تیرہ رنگ اہل پر سیاہی ہونا۔

دَخْنَةٌ. دھواں دھار ہونا۔

إِنَّهُ ذَكَرَ فِدْنَةً فَقَالَ دَخْنًا مِنْ حَتِّ قَدْحِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا جو آپ کی امت میں ہوگا، اُس کا نام ہوگا ایک شخص کے قدموں کے تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہو (یعنی وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میری امت میں مساکیم پھیلائے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے۔ میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیزگار ایماندار شریعت کے پیرو ہوں۔ ایک روایت میں

یوں ہے کہ اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر
 شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر۔ میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے
 جو ایک جنگلیں سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں
 کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور محمد بنادیا یہ شخص اپنے آپ
 کو سید کہا تھا۔ فرشتوں اور جن اور شیطان کے وجود کا
 وہ منکر تھا آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی
 طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اُس کا شیوہ تھا معجزات
 کو شجرات کے جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک
 ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اُس کا مبلغ علم دریافت
 کر لیا تھا وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا
 نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا
 بلکہ دونوں طرح کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا
 تھا۔ اردو نگاری میں بیشک مشتاق اور باہر تھا جاہلوں کو دایم
 تزیور میں لانا اُن کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اُس کے
 باتیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اب تک اُس کے معتقدین اور شناسا
 خواں ملک ہند میں صد ہا ہزار ہا موجود ہیں اور اُس کو مسلمانوں
 کا خیر خواہ اور اسلام کا رفاہر جانتے ہیں،
 هَذَا نَبِيُّ عَلِيِّ دَاخِن۔ اہن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے
 ساتھ دیر اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں
 اہن اور صلح ہے کشت و خون اور فساد کا بالکل انسداد ہے
 مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے ایمان کے بدل کفر و الحاد
 خلوص کے عوض ریا اور نفاق ابانت کے بدل خیانت دلوں
 میں سما رہی ہے اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو
 بچاتے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بانخیر
 کہے آہن۔
 نَعْرُو فَيَكْفُرُونَ۔ کیا اس بُرائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی
 فرایا ہاں لیکن اُس میں ذرا خرابی کی لونی ہوگی (خالص بھلائی
 نہ ہوگی) لوگوں نے کہا ہے کہ بُرائی سے حضرت عثمان کے
 قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؑ کا زمانہ مراد ہے بُرائی

سے خوارج کا وجود۔ میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد
 صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے۔ جب خالص کتاب و
 سنت پر عمل ہوتا تھا۔ پھر بُرائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب
 و سنت کے طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی
 تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ
 زمانہ مراد ہے جب حدیث و انوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا۔
 حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا۔
 حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا۔ یعنی ہمارا زمانہ لیکن اُس میں
 ایک ذریعہ سی بُرائی بھی ملی ہوئی ہے کیا معنی ہے بعضہ اہل حدیث
 بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی
 خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ بعضے کیا کرتے ہیں
 کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر
 نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے
 ہیں گو یا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور
 آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح
 چاہو قرآن کی تفسیر کر لو۔ بعضے اگلے اماموں اور مجتہدین اور شیوہ
 دین پر جیسے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع
 کرتے ہیں۔ بعضے اولیاء اللہ کی تذلیل اور توہین کرتے ہیں۔
 بعضے شرک و بدعت میں آنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جاوہ
 اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں مسلمانوں کو ذریعہ ذریعہ سے مکروہ یا
 حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر اور مشرک اور قہر پرست کہہ دیتے
 ہیں یہی بُرائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوئی ہے بعضہ اہل حدیث
 ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے
 لیکن ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور مولوی اسماعیل صاحب
 دہلوی اور نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید
 اندھا دھند کرتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے قرمن المطر
 وقامر تحت المیزاب یا صلحت علی الامعد وبلت
 عن التقذ۔
 يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ۔ زمین سے

دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے دیکھو کہ شدت سے ان کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا، آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظْرَ الْهَيْبَةِ فَذَابَتْ أَجْزَاؤُهَا ثُمَّ أَرْفَعَهُ مِنْهُ مَخَادِقًا كَالذُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمَوَاتِ فَظَهَرَ عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ زَيْدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْأَرْضَ ثُمَّ أَرَسَهَا بِأَنْجِبَالٍ - اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ گل گیا اس میں سے ایک بخار اٹھا دھوئیں کی طرح اس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اس میں گاڑے۔

باب الدال مع الدال

دَدُ - کھیل کود نہت۔
دِدِدُ - کھیل کرنے والا۔
مَا أَتَانِي مِنْ دِدٍ وَلَا الدُّ مِثْقِي - میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے اب دَدُ کی اصل دِدِي تھی یا دِدُنْ یا یانون محذوف ہو گیا اور کسی پورا استعمال کیا جاتا ہے۔ دَدِي نَدِي کی طرح۔

باب الدال مع السراء

دَرَأُ - یا دَرَأَةٌ - دفع کرنا، بٹانا، اٹکنا، ٹکھانا نمود ہونا، روشن ہونا، پھیلانا، چمکانا۔
صَدَأُ الرَّاءُ - ظاہر میں خاطر داری کرنا جیسے صَدَأُ حَاةٌ اور مَحَاةٌ ہے۔
إِدْرَاؤُ وَ الْخُدُودُ بِالشُّبُهَاتِ - شرعی حدود کو شہو سے دفع کر دے سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ لازم کو دیا جانا چاہیے۔ انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث ہے اور یہ اس پر مبنی ہے کہ گنہگار کا سزا سے

بچ جائے اتنا معیوب نہیں ہے جتنا لے گناہ کا سزا پانا۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي سَخْرِهِمْ - یا اللہ میں تیری مدد سے ان کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں تو ان کے شر کو مجھ سے دور کر دے۔

إِذَا تَدَارَاتُ فِي الطَّرِيقِ - جب تم رستہ میں اختلاف کرو کہ کتنا رستہ چھوڑنا چاہیے۔
كَانَ لَا يَدَارِي وَلَا يَمَارِي - ایک روایت میں لَا يَدَارِي ہے دونوں طرح مستعمل ہے۔ بعضوں نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں ہمزہ ہے اور ظاہری خاطر داری کے معنوں میں غیر ہمزہ ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھگڑا اور ٹنٹنا نہیں کرتے تھے۔

فَمَا زَالَ يَدَارِيهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا، آپ برابر اس کو روکتے اور ہٹاتے رہے یہ روایت میں يَدَارِيهَا ہے۔

صَادَقَ دَرَعُ السَّيْلِ دَرَعٌ يَدْفَعُهُ - بہا کی ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے مد عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَيْلٌ دَرَعٌ جب ناگہانی ایک بہا آجائے جس کا گمان نہ ہو دَرَعٌ عَلَيْكَ فُلَانٌ - فلان شخص دفعہ تم پر نمودار ہوا۔
إِذَا كَانَ الدَّرَعُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا - اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو غلج میں اس سے مال لینے میں قباحت نہیں۔

السُّلْطَنُ دَرَأٌ - بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہیے (جو دشمنوں کو دفع کرے ڈر لوگ نہ ہو اپنی ذات سے میدان جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی صل میں پھپھا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کر رہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسے ہی دہڑو گھسڑو ہو گئے ہیں برخلاف نصاریٰ کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے ان کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دیدی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

جاکر مانو یہ ہے چہ عیب وہ لانا

(شکاری) پرندوں کا شکار بھی ہیل کے آڑ میں کرتے ہیں۔
وَلْيَدْرُءَ مَا اسْتَطَاعَ - جہاں تک ہو سکے اُس کو دریغ
کرے۔

يَتَدَارَعُونَ فِي الْقُرْآنِ - قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک
آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اُس کے معنی
صواب اور تابعین سے منقول ہیں اُس کو نہ لیں گے اپنی راستے
سے غلط تفسیر کریں گے)۔

بَلَى نَدَارَعُوْنِي سَخُوْرًا هُوْرًا - تیری مارم اُن کے سینوں
میں لگاتے ہیں (یعنی دگرگیوں میں جہاں پر اونٹ کا رخ کرتے
ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تو اُن کو ہم پر سے ہٹا دے اُن کے شر
سے ہم کو بچا دے)۔

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَارَعُوا - قیامت کی ایک
نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے
کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز
کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا۔
اب اُس سے بدتر زمانہ آیا ہے۔ امام اُس شخص کو بناتے ہیں جو
اجل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حالانکہ حدیث
میں ہے تمھاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں۔ یعنی
قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں بعضے علما کا یہ قول ہے
کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے
اُس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہوگی)۔
لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمَسْكُوْمِ شَيْءٌ وَلٰكِنْ اِدْرَءًا
مَا اسْتَطَاعَ - مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے
سے نہیں ٹوٹی لیکن جہاں تک ہو سکے اُس کو دریغ کر دو۔

يَتَدَارَعُونَ الْحَدِيثَ - اللہ کے کلام کو ایک دوسرے
سے لڑائیں گے (اُن کو ناسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوگی یا صحیح تفسیر
جو صحابہ اور تابعین سے ماثور ہے اُس سے ناواقف ہوں گے
ہمارے زمانہ میں بعضے بے وقوف ایسے پیدا ہوئے ہیں جو کہتے
ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہو سکتا حالانکہ خود قرآن میں

ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے
بہادر صحابہ آپ کی آڑ لیتے تھے۔ آپ دشمنوں کے سامنے
رہتے تھے۔ افاصل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان
کا بھی ہی عمل تھا مگر محمد شاہ رگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان
عبدالجید خان ولتے روم کے زانہ سے شہزادے محل میں
پرورش پانے لگے آخر جو ہوا سو ہوا۔ اُس وقت سے آج
تک روم کے ممالک چھتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک
نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم
ہوتا ہے یہ جزا ہے عیش اور کامرانی اور لذت نفسانی کی)۔

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ إِذَا نَادَرُوا فَلَمْ أَعْطِ شَيْئًا
وَلَمْ أَصْنَعْ - (یہ عباس بن مرداس کی شعر ہے) یعنی میں اپنی
قوم میں زور دار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں
جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا (مطلب یہ ہے کہ
میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری عقاد
نہیں کر سکتا تھا۔ اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں،
دَرَاءَ جُمُعَةً مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَالْقَى عَلَيْهَا
رِدَائِكُمْ وَاسْتَلْفَى - حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز ٹرھی
پھر نماز سے فارغ ہو کر مسجد کی کنکریوں کی ایک ٹٹھی ہٹائی
(جن کے چھینے کا خیال تھا) اور جادربھجا کر اُس پر چت
لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم، شام، ایران
مصر، حجاز، نجد اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)۔

يَا جَارِيَةَ اِدْرِءِي لِي الْوَسَادَةَ - اسی پھوکری فدا
گدہ تو میرے لئے بچھا دے۔

دَرِيَّةٌ أَمَامَ الْخَيْلِ - پہلا سواروں کے آگے دینے
وہ پہلا جس کو برچہ سے اٹھالیتے ہیں (رہنماہ میں ہے کہ دَرِيَّةٌ
بغير حمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اُس جانور کو
چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے جھگی جانور بھی اگر اُس سے
مانوس ہو کر اُس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اُس وقت شکاری
جا کر غفلت میں اُس کا شکار کر لیتا ہے۔ اس ملک میں پاڑوی

فَكَانَتْ نَاقَةً مَّدْرَبَةً. پھر وہ ایک اچھی سدھائی
ہوتی سانڈنی ہو گئی۔ جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے
انوس ہو گئی بھر کنا اور شرارت کرنا پھوڑ دیا۔

مَدْرَبَةٌ - عادت اور دلیری۔

دَرَابَةٌ - عادت۔

دَرَجٌ - کاغذ نوشتہ۔

دَرَجٌ - راستہ خط کی لپیٹ۔

دَرَجٌ - اپنے راستے گیا، ترقی کیا، ہمیشہ تیز کا گوشت کھایا۔

أَدْرَا جَكَ يَا مَنَافِقُ - ایک منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی مسجد میں آیا ابو ایوب نے اُس سے کہا، چل نکل اپنا

راستہ لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَجٌ

کی بمعنی راہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَرَجٌ أَدْرَا جَهُ اپنے

راستوں میں لوٹ گیا۔

تَعْرَضِي مَدَارِجًا وَسُورِي تَعْرَضِي الْجَوْنَاءِ

لِلْجَوْنِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقْبَلَنِي - یہ عبد اللہ ذی

الجواہر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سے خطاب

کیا، سخت گلیوں اور راستوں سے ادھر ادھر مڑتا جا اور چلتی رہ

جیسے جو راستاروں سے مڑتا جا رہے۔ دیکھ یہ ابو القاسم

(صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ پر سوار ہیں سیدھی رہ (شرارت

مت کر)۔

لَيْسَ هَذَا بِعَيْشِكَ فَادْرُجِي - یہ تیرا تو مجھ نہیں ہے

یہاں سے چلوے (یہ ایک مثل ہے اُس وقت ہی جاتی ہے

جب کوئی اُس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اُس کے

شان کے لائق نہیں ہے اُس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر

ہے یا جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وہ

وقت محنت اور کوشش کرنے کا ہو۔ میں کہتا ہوں سرسید

پر یہی مثل صادق آتی ہے بیشک وہ اردو کے منشی بے بدل

اور پالیٹکس میں بڑے ماہر اور کمال تھے لیکن دینی علوم میں

اُن کو کافی مادہ نہ تھا نہ دینی علوم اور فنون یعنی فلسفہ تہذیب

موجود ہے مانتے ہیں من آية او نسلها الآية۔ اور یعنی آیت

بالاتفاق منسوخ ہیں۔ جیسے ترک تمال کی آیتیں جو فرضیت جہا

سے پہلے آئی ہیں۔ اسی طرح یہ آیت قدما و ابین یدای

بنجوا کو صدقہ۔ اسی طرح یہ آیت کتب علیکم

الوصية للوالدين والاقربین بالمعروف و بحقا

على المتقين۔ اسی طرح یہ آیت فامسکوا حیافی البیوت

اموت ممدار اریة الناس۔ مجھ کو لوگوں کی خاطر داری

کرنے کا حکم ہوا۔ یعنی ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ رونی

کے ساتھ پیش آنے کا مع

اسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست

بادوستان تطف با دشمنان مدارا

رأس العقل بعد الايمان ممدار اریة الناس۔

ایمان کے بعد عقلندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات

کرے اور بخوشی اور خوش خلقی کے ساتھ اُن سے پیش آئے

شیرین کلامی اپنا شیوہ رکھے دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور

ملاہمت سے بات کرے۔

دَرَبٌ - یا دَرَبَةٌ - عادت کر لینا، خوگر ہو جانا، ماہر ہونا۔

لَا تَزَالُونَ تَهْرَمُونَ الشَّرْوةَ فَإِذَا أَصَارُوا إِلَى

التَّدْرِيبِ وَقَفَّتِ الْحَرْبُ - تم برابر نصابی کو نکست

دیتے رہو گے یہاں تک کہ وہ جب بھائے بھائے مہر کرنے

لگیں گے اور ٹھہر جائیں گے تو لڑائی تہم جائے گی بعضوں

نے تَدْرِيبٌ کو دروب سے رکھا ہے۔ یعنی پہاڑوں کے

دروں میں چل دیں گے

دَرَبٌ - دروازہ، گلی تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی

ہے اُس کی جمع دَرَابٌ یا دَرُوبٌ آتی ہے۔

وَأَدْرَابَتَا - اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے نہایت

میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو دَرَبٌ

کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دَرَبٌ بسکون راہ جو راستہ نافذ ہو۔

اور بغور راہ جو نافذ ہو۔

اور جدیدہ میں ایک بار میں نے ان سے پوچھا آپ نے دینی مسلمانوں کو
بے حشر نشرو وجود ملائکہ اور جن اور شیطان معجزات وغیرہ
میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی
کے خواہاں اور جویاں ہیں تو آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے
کی کیا ضرورت داعی ہوئی۔ جواب میں فرمانے لگے میں نے ان
عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان
فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن و حدیث سے بے اعتقاد
ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہو سکا فلسفہ جدید
سے مطابقت کر دینا چاہا تاکہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا
ایمان قرآن پر قائم رہے۔ میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ
بڑا کام ہے۔ بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں
پائی ہے اور مغربی تعلیم کہاں کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل
کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اسی سے ہو سکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور
جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے ڈاکٹر
ایک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا
بھی پورا عالم اور فاضل ہو۔ اس پر سرسید صاحب ذرا
ترش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور
خاموشی اختیار کی۔

أَمَّا الْمَقْتُولُ فَدَارِجٌ وَأَمَّا الْقَائِلُ فَهَلْكَ نَسْلُهُ
فِي الطُّوفَانِ - حضرت عمر نے کعب اجار سے پوچھا آدم
کے کون سے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے
کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی، مقتول یعنی ہابیل تو گزر گیا
(لا ولد لہ الا گیا) اور قائل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہو گئی
اب جتنے آدمی دنیا میں ہیں وہ حضرت شیث اور حضرت
نوحؑ کی اولاد ہیں۔

كُنْ يَبْعَانٌ بِأَلِيَّةٍ رَجَلَةٍ أَيْ بِالذَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسِيُّ
عور میں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیر یا لیدانی سمجھتے ہیں
روٹی ہوتی (جو ان کی شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دَرَجَةٌ جمع
ہے دَرَجَاتٌ اور دَرَجَةٌ مؤنث ہے دَرَجٌ کا اصل

میں دَرَجٌ کہتے ہیں اُس چھترے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیڑ کر
چند روز اُس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں اُس کو
دَرَجٌ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اُس وقت اُس چھترے
کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی کے بچہ پر خوب ملتے ہیں اس
کے بعد اُس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اُس بچہ کو سونگھتی ہے اور
اپنا بچہ سمجھ کر اُس کو پالتی ہے اُس پر مہربانی کرتی ہے۔

دَرَجَةٌ اور دَرَجَةٌ - پایہ اور سیرطی۔
فَأَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِينَةِ - مدینہ کے بلند اطراف۔
ایک روایت میں دَرَجَاتُ الْمَدِينَةِ ہے یعنی مدینہ کے
بڑے بڑے درخت۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَاءً كَأَنَّ دَرَجَاتِهِ فِيهَا
ہیں (یعنی تھو منزلے)۔

فَدَارِجٌ بَعْثَى لَهَا - ایک چھوٹا بیٹا اُس کا ان کے پاس
چلا گیا (یعنی خبیث کے پاس)

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسرے منزل تک اتنا فاصلہ
ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنی پانچ سو برس
کی راہ)۔

فَأَرَادَ اللَّهُ عَلَى مَدَارِجِهِ - اللہ نے ان کے راستے
پر جو کی پہرہ مقرر کر دیا۔

فِي دَرَجَتِي - وہ میرے درجہ میں (یعنی بہشت میں میرا
ہمسایہ ہو گا)۔

رَأَى رُءُوسًا مَنصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ - سروں کو دیکھا
جو سیرطیوں پر نصب تھے۔

دَرَجٌ - راستہ اُس کی جمع اَدْرَاجٌ اور دَرَجَةٌ سیرطی
اُس کی جمع دَرَجٌ ہے۔ اس حدیث میں ہی مراد ہے کہ یہ سر
خارجیوں یا مردوں یا بدعتوں کے تھے۔

فَأَنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ - وہ استدراج ہے۔ استدراج
کہتے ہیں گنہگار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے

تو اسے استدراج کہتے ہیں۔

یا اُس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گو یا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اُس کو ہمت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جائے۔ جیسے اس حدیث میں ہے اِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَاذْنَبَ ذَنْبًا لِّتُبَعَهُ بِنِعْمَةٍ وَاِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا فَاذْنَبَ ذَنْبًا لِّتُنَسِيَهُ اِلَّا سِتَّغْفَارًا وَاِذَا ارَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ يَتَقَادَىٰ بِرَبِّكَ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اُس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال و جان وغیرہ) اُس کو استغفار یا دلالے کو دتا کہ وہ اپنی گناہ پر تادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخش چاہے، اور جب کسی بندے کی تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اُس کو نعمت اور آسائش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی

اور غرور میں پڑا رہے۔
 كَرَّمَ مَنَ مَسْتَدْرَجٍ يَسْتَرْ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ استدراج کرتا ہے اُن کا گناہ چھپا لیتا ہے اُن کو سزا نہیں ملتی۔
 لَا تَسْتَدْرِجُنَا يَحْبَلُكَ۔ ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت بہنا۔

اَدْرَجْنَا اَدْرَجًا الْمَكْرَمَيْنِ۔ مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)۔
 دَرَجَ الصَّبِيُّ دَرَجًا۔ بچہ ذرا اڑنے لگا۔
 اَلْكَذِبُ مِثْنُ دَبٍّ وَدَرَجٍ۔ سلسلے زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

اَدْرَجْتَ الْكِتَابَ۔ میں نے خط لپیٹ دیا۔
 الْمَلِيَّةُ يَدْرَجُ فِي ثَلَاثَةِ اَنْوَاعٍ۔ مردہ تین پکڑوں میں لپیٹا جاتا ہے۔

اَدْرَجَ صَلَوَاتِكَ اِدْرَاجًا۔ پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار لپیٹ کر۔

وَاَدْرَجَهَا۔ اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنی ہر رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی۔

بَجَعَلَ الْمَوْتَىٰ بِشَبَهِ الْمَدَارِجِ تُعْرَفُ بِمَوْتِي وَسِطَتِهِمْ مُرَدُّونَ كَوْرَسَتِي كِي طَرَحَ (سیدھی لائن سے) رکھیں پھر امام نماز جنازہ کے لئے اُن کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مُردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ ہو سکے) فَاَنْهَأَ مَدَارِجَ السَّبَّاحِ۔ تالوں کے شکم میں رات کو نہ ٹھیرا کرو وہ درندوں کے رستے ہیں۔

دَرَجَةٌ۔ تیز۔
 دَرْدٌ۔ دانتوں کا گر جانا۔
 اَدْرَدٌ۔ جس کے دانت گر گئے ہوں۔ دَرْدَاءُ اُس کا مؤنث

لَوِزِمْتُ السُّوَالَةَ حَتَّىٰ خَشِيْتُ اَنْ يَدْرِدَنِي۔ میں نے مسواک کو لازم کر لیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں میرے دانت گرا دیں۔
 دَرْدِي۔ دوسری روایت میں ہے حَتَّىٰ خِفْتُ لَادْرَدِي۔

یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پولا (بے دانت) ہو جاؤں گا۔
 اَتَجَعَلُونَ فِي النَّبِيِّ الدَّرْدِيَّ قَيْلًا وَمَا الدَّرْدِيَّ قَالَ الرَّؤُوبَةُ۔ (امام باقر نے پوچھا کیا تم نبیذ میں دردی ملاتے ہو، لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روہ (یعنی خمیر مادی جو شیرے اور میز پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شرب بن جائے۔ اصل میں دَرْدِيَّ تلھٹ کو کہتے ہیں جو ہر تلھ چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)

دَرِيٌّ بِنُ صَمَّةَ۔ ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے سب جنگیں لڑیں اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔

اَبُو الدَّرْدَاءِ۔ مشہور صحابی ہیں۔
 دَرْدَرٌ۔ چایا۔

تَدْرَدَرٌ۔ ہلنا، ہل ہل کرنا۔
 لَهُ تَدْنِيَةٌ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرَدَرٌ اُس کا ایک

پھوٹی پستان کی طرح تہل تہل کر رہا ہوگا جیسے گوشت کا
 تو تمہارا تہل تہل کرتا ہے، اصل میں تَتَدَارِدُ تہا ایک تے
 تخفیف کے لئے گرا دی۔

دَرْدَرٌ - دانتوں کا گڑھا (کہذا) عرب میں ایک مثل ہے
 اَعْيَيْتَنِي بِأَشْرٍ فَكَيْفَ يَدَارِدُ - تو نے مجھ کو جوانی
 میں تہکا مارا میری نصیحت قبول نہ کی، تو بھلابا بڑھاپے
 میں کیا مانے گا۔ جب دانت گر کر اس کے کہڑے نمودار ہوتے
 ہیں،

دَرْدَرِي - وہ شخص جو بے ضرورت آمدورفت کرے۔

دَرٌّ - خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا، خوبی بھلائی عرب
 لوگ کہتے ہیں لِلَّهِ دَرٌّ اُس کی بھلائی اور خوبی بہت ہے
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ مدح اور دُعا کے مقام پر
 کہتے ہیں۔ اور بُرائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں اَلَا
 دَرٌّ دَرٌّ - اُس کی شکی بہت نہ ہو۔

نَحْيَ عَنِ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ - دوہیل جانوروں کے
 کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا چونکہ ان کے دودھ سے
 آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہو سکتی ہے۔ کائیں گے
 تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے۔

لَا يَحْسِبُ دَرٌّ كَرًّا - دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا یعنی
 زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اُس کو
 نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو ان کا
 شمار کر لیا جائے۔

غَاضَتْ لَهَا الدَّرَاةُ - اس کا دودھ بہنا کم ہو گیا۔
 دَرَّةٌ - بکسرۃ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

فَعَلَاهَا بِالدَّرَّةِ - اُس پر کوڑا اٹھایا مارنے کے لئے۔
 اِدْرُو الْقَحَّةَ الْمَسْلُوبِينَ - مسلمانوں کی ادنیٰ کو دوہیل
 کر دینے خراج جلد بھجویہ حضرت عمرؓ نے اپنے عالموں
 کو لکھا تھا۔

دِيَارًا - زور زور کے مینہ خوب برسنے والے یہ

جمع ہے دَرَّةٌ کی عرب لوگ کہتے ہیں السَّحَابُ دَرَّةٌ - ابر
 خوب برس رہا ہے۔ بعضوں نے کہا دَرٌّ مَبْعُوعٌ ذَاتُہِ جیسے
 قَيْلٌ مَبْعُوعٌ قَائِمٌ دَيْتًا قِيَامًا - میں۔

بَيْنَهُمَا عَرَقٌ يَدْرُكُ العَضْبَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے
 وقت پھول جاتی اُس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ
 بھر جاتا ہے۔

رَكِبْتُ حِمَارًا اَدْرِيًّا - میں ایک دوڑنے والے گٹھے
 ہوتے بدن کے گدھے پر سوار ہوا۔

تَلَا قَيْتُ امْرَأَةٍ حَتَّى تَرَ كَتَمَهُ مِثْلَ المِدْرَةِ - (عمرو
 بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندو
 کیا یہاں تک کہ اُس کو کاٹنے والے چرخہ کی طرح کر دیا جب
 وہ زور سے کاتا ہے تو چرخہ ٹھیرا ہوا معلوم ہوتا ہے مطلب
 یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اُس کو مضبوط کر دیا ورنہ
 وہ متزلزل تھا، رہا یہ میں ہے قیتبی نے کہا مِدْرَةٌ سے
 چھوڑی مراد ہے جب اُس کی چھاتیاں گول ہو جائیں ان میں
 سے دودھ بہنے لگے مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا
 لٹکا ہوا تھا میں نے اُس کو درست کر دیا اب وہ سخت اور
 مضبوط ہو گیا جوان چھوڑی کی چھاتی کی طرح جس میں
 دودھ بھر جاتا ہے۔

كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الدَّرِيَّ فِي اَفْقِ السَّمَاءِ -
 جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوتے ستارے کو آسمان کے کنارے
 میں دیکھتے ہو وہ فرما۔ نے کہا کوکبِ دَرِيٍّ بڑا ستارہ چمکتا ہوا
 بعضوں نے کہا بائعِ سیاروں میں سے کوئی سیارہ۔

اِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرِيٌّ - دہال کی
 ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہوگی۔
 فَضْرَبَهُ بِالدَّرَّةِ - اُس کو ڈرہ سے مارا یعنی کوڑے سے
 مِدْرًا اُس۔ بہت برسنے والا

الْوَدِيُّ يَخْرُجُ مِنْ دَرِّ مِرَّةِ البَوْلِ - ودی پشیاک

پہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل
آتا ہے)

إِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّةُ الْبَوْلِ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ۔

جب پیشاب کی ریزش موقوف ہو جائے تو اس پر پانی بہا
پانی خود قطرے کو بند کر دے گا۔

كَانَ مَعَ حَلِيٍّ دِرَّةً لَهَا سِتَابَانِ۔ حضرت علیؑ کے
پاس کوڑا تھا جس میں دو ہند نے تھے۔

كَانَ عَلِيٌّ كُلُّ بَكَرَةٍ تَطْوُفُ فِي اسْوَاقِ الْكُوفَةِ
سُوْقًا سُوْقًا وَمَعَهُ الدِّرَّةُ عَلِيٌّ عَاتِقَهُ۔ حضرت

علیؑ ہرج کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا موٹھے
پر لے ہوتے۔

سَقِيًّا دَائِمًا خَيْرًا هَا وَ اِسْعَادًا رَهَا۔ ایسا پلانا جس کا
بہاؤ ہمیشہ رہے اور اس کا بہنا کشادہ ہو خوب سیراب کر رہے

رَجَعَلَ دِرْتِي دَارًا۔ میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دی
(یعنی روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)۔

وَدَّرَ عُرُوقَ بَطْنِهِ۔ اُس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی
تھیں جسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں۔

دَرَسٌ۔ پڑھنا عارضہ ہونا، جماع کرنا، کوٹنا، پرانا ہونا،
رُنا کرنا، خارش ہونا۔

دَرَسٌ۔ مٹ جانا، پرانا ہونا۔
تَدَارَسٌ اور اِدْرَاسٌ پڑھانا۔

مَدَارَسَةٌ۔ ایک دوسرے کو پڑھانا۔
اِنْدَارَاسٌ۔ مٹ جانا۔

مَدَارَسَةٌ۔ یا مَدَارَاسٌ۔ قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں
پڑھنے کا مکان۔

مَدَارَسٌ۔ پڑھانے والا۔
حَتَّىٰ جِئْنَا بَيْتَ الْمَدَارِاسِ۔ یہاں تک کہ ہم اس

مکان پر پہنچے جہاں پڑھانی ہوتی تھی یعنی یہودی تورات
شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے یہ مِفْعَالٌ

بمعنی مَفْعَلٌ تھو ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے۔ بعضوں نے
کہا مَدَارَاسٌ سے مَدَارِاسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے

مدرس کے مکان پر پہنچے،
وَيَتَدَارَسُونَ فِيهَا بَيْنَهُمْ۔ آپس میں اُس کو پڑھتے

پڑھاتے ہیں۔ اُس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث
کرتے ہیں واس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام

مقامات ہیں،
جِئْنَا بَيْتَ الْمَدَارِاسِ۔ عالم کے گھر پر آتے جو تورات

پڑھا کرتا تھا، یا یہود کے مدرسہ پر آتے۔
تَدَارَسُوا الْقُرْآنَ۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (روز

بھول جاتے گا)۔ اصل میں دِرَاسَةٌ کا معنی ریاضت
اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے۔

فَوَضَعَ مَدَارِاسَهَا كَقَفِّهِ عَلَيَّ آيَةَ الرَّجِيمِ۔ یہودیوں
کے مدرس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک

روایت میں فَوَضَعَ مَدَارِاسَهَا ہے معنی وہی ہیں،
يَذْكَبُونَ جِبَابَ الْاَيْنِ مَشِيًا مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدَارِاسِ

بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچکانہ
گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی۔

دَرَسَانٌ۔ پڑانے پڑے جیسے مَدَارِاسٌ پڑانا پڑا یہ
جمع ہے دَرَسٌ کی ہکسرۃ رایاد دَرَسٌ کی بفتورہ ایکسی تلوار

اور زره اور خود کو بھی کہتے ہیں۔
اِدْرَاسٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں، بعضوں نے کہا اخوخ کا لقب

ہے جو حضرت نوحؑ کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے
احکام پڑھایا کرتے تھے اللہ نے اُن پر تیس صحیفے اتارے

تھے۔ علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا۔ کپڑوں کا
سینا بھی انھوں نے نکالا۔ حکیم لوگ اُن کو ہر مس اکبر کہتے

ہیں،
تَدَارَكَ الْعِلْمَ دِرَاسَةً۔ علم کا تذکرہ کرنا درست ہے۔

وَلَيْسَ الْقُرْآنُ مَحْفُوظًا مَدَارِاسًا۔ قرآن محفوظ

ہونا اور بڑھا جانا چاہیے۔
 ۶۔ گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا، جدا کرنا،
 بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور
 ران کالی ہونا۔

تَدَارِیْعُ - آگے بڑھ جانا، چلنے میں زور پہنانا، گرتے پہنانا۔
 دَرَّعَ - زور، عورت کا کرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہوتا
 ہے اور وہ تیس جس کا گریبان مونڈے پر ہوتا ہے۔
 فَادَا نَحْنُ بِقَوْمٍ دَرَّعَ اَنْصَاخٍ مَرْبُوضٍ وَاَنْصَاخٍ مَرْمُوضٍ
 سَوَدٌ - یکایک ہم چت کلمے لوگوں پر تہنچے جن کے آدمے
 بدن کلمے تھے اور آدمے سفید۔

لَيَالٍ دُرَّعٍ - ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پٹھے
 سفید (یعنی خیرات میں چاندنی اور اُس سے پہلے اندھیرا)۔
 جَعَلَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتَدَ كَأَحْسَبَاتِي سَبِيلِ اللّٰهِ -
 خالہ نے تو اپنی زریں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کر دیئے ہیں۔
 (یعنی جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کر دیئے ہیں)۔
 فَعَلَّ يَمْرُؤًا فَدَرَّعَهُ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ - اُس نے ایک
 دھاری دار چادر خلی تھی (یعنی مال غنیمت میں تقسیم
 پہلے) آخر ویسا ہی کرتے آگ کا اُس کو پہنایا گیا۔
 دَرَّعَ اور دَرَّاعَةٌ اور مَدْرَاعَةٌ اور مَدْرَعٌ سب
 ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ۔

تَدَارَعَتْ - گرتے پہنا۔
 لَقَدْ رَاقَعَتْ مَدْرَعَتِي هَذَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ
 مِنْ رَاقِعِهَا - میں نے اس کرتے کو کئی بار شکوایا اُس میں
 پیوند لگاتے یہاں تک کہ ٹانگے والے سے میں شرمایا (یہ
 حضرت علیؑ کا قول ہے) ریح البرین کے حاشیہ میں ہے کہ یہ
 کرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت
 فرمایا تھا اور پیغمبرؐ صاحب نے حضرت علیؑ کو دیا حضرت علیؑ نے
 امام حسنؑ کو انھوں نے امام حسینؑ کو یہاں تک کہ وہ قائم
 علیہ السلام (امام ہدیؑ) کو پہنچا اور اُن کے پاس اب تک ہے

انتہی۔ میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہلسنت
 میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ
 میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہر
 یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے،
 لَمْ يَتَرَكَ عَيْشِي اِلَّا مَدْرَعَةً صَوْفٍ وَحِجْرَةً -
 حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی دنیا کے سالن
 اور اشیاء میں سے) مگر ایک کرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن۔
 (جس کو عربی میں مِقْلَاعٌ کہتے ہیں)۔

دَرَّاقٌ - جلدی چلنا۔
 تَدَارِيقٌ - نرم کرنا۔
 دَرَّاقٌ - تریاک اور شراب۔

وَفِي يَدِهَا الدَّرَقَةُ - آپ کے ہاتھ میں سپر تھی۔ عیط میں
 ہے کہ دَرَّاقٌ چمڑے کی ڈال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی
 دَرَّاقٌ اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں،
 دَرَّاقٌ - مل جانا، پالینا، پچھاڑی سے جو حملہ کیا جاتے۔
 تَبَّالٌ طَبَقٌ۔

ضَمَانُ الدَّرَّاقِ - جو شتری بالغ سے لیتا ہے جب وہ چیز
 کسی اور کی نکلے۔
 اِدْرَاكٌ - وقت آجانا، مل جانا، پالینا، میوہ کا پک جانا۔
 جوان ہو جانا۔

اَسْعَدُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَّاقِ الشَّقَاءِ - میں اللہ کی پناہ
 چاہتا ہوں بد نعمتی آجانے سے۔
 لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَخْنَثْ وَكَانَ دَرَّاقًا
 لَهٗ فِي حَاجَتِهِ - اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو
 پھر مسم نہ ٹوٹے گی اور اُس کا مطلب حاصل ہوگا، کرانی نے
 کہا دَرَّاقٌ بکون را اور دَرَّاقٌ بقورادونوں طرح
 منقول ہے۔ نہایت میں ہے کہ دَرَّاقٌ نیچے کا لہجہ اور دَرَّاقٌ
 اُوپر کا لہجہ اسی سے کہتے ہیں۔
 دَرَّكَاتٌ سَحَابٌ اور دَرَّجَاتُ الْجَنَّةِ - یعنی درجے

کے طبقے اور بہشت کے درجے۔

فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ - دوزخ کے نیچے کے طبقے میں۔

فَإِذَا أَدْرَكَ أَحَدٌ فَلْيَا بِي الدَّمْعِ يَرَاكَ نَارًا - اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو اس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھا ہو یا جو آگ اُس کو دکھائی دیتی ہو اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اَدْرَكَ نون کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا یہ یَدْرَكَ ہوگا۔ راوی نے غلطی سے اَدْرَكَ کر دیا بعض روایتوں میں اَدْرَكَ ہے۔

مِنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ - جس شخص نے سورج نکلنے

سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور راوی سے یہ کہا ہے کہ صبح کی نماز اُس نے نہیں پائی وہ تضرار پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنی عصر کی نماز میں اٹھو نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑ دیا ہے، آدمی حدیث کو لیا آدمی کو چھوڑ دیا ایسی جرات پر تعجب ہوتا ہے۔

مِنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ - جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے ساری

نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہو گیا یا حائضہ یا گھوٹی یا لڑکا یا بالغ ہو گیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اُس کے ذمہ واجب ہو گئی۔

دوسرے یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اُس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اُس کی نماز ادا ہو گئی نہ قضا۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اُس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔ چوتھے یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک

رکعت امام کے پیچھے مل گئی تو اُس کا جمعہ پورا ہو گیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں)۔

اَدْرَكَكُمْ مِنْ سَبَقَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَمْوَالِ اَكْلَ الدَّارِ لَوِغُونَ كَا دَرَجَةٍ تَمَّ نِي اَلِيَا (اور تمہارا درجہ بعد والے نہیں پاسکتے یہ صحابہ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)۔

وَمَا اَدْرَكَ مِنْ كَلَامِ الشُّبُوحِ - پیغمبری کا کلام جو لوگوں کو ملا یعنی اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا اُن میں ایک یہ کلام بھی ہے،

مَا اَدْرَكَ الصَّفَقَةَ حَتَّىٰ تَجْمُوعًا فَيَوْمَ مِنَ الْمُنْتَهَاءِ - جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اُس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اُس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے درپکے اور جو درخت اُس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)۔

اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهُ سَرَاءٌ فَهُوَ بِعَشِيرَتِهِ - ان صاحب کو دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو، اپنے کنبے والوں کی محبت آگئی (وہ سمجھے کہ اب آپ کہہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کر دیں گے)۔

اَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ - اُس دن کا وظیفہ جو اُس کا ناغہ ہو گیا اُس کا ثواب پالے گا۔

سَيَدْرِكُهُ بَعْضٌ مِّنْ رَّأْيِي - دجال کو بعضے وہ لوگ دیکھ لیں گے جنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سنا ہے یعنی اُن کو میرا کلام پہنچا ہے مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری امت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا۔ یا رانی سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یا بعضے جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب سے

سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں
شک کی طرح

دَرَمَقُ اسل میں دَرَمَلُ تھا کات کو قات سے
بدل دیا۔

الَّذِي تَرَهُمْ يَطْعَمُ الدَّرَمَقَ وَيَكْسُو الدَّرَمَقَ -
روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہنتا ہے۔

دَرَمَانٌ - میلا ہونا، لقمہ جانا۔
أَدْرَانٌ - میلا ہوا یا میلا کیا۔

الضَّلَوَاتُ الْخَمْسُ تَذْهَبُ الْخَطَايَا كَمَا يَذْهَبُ
الْمَاءُ الدَّرَسَانَ - پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی
ہیں جیسے پانی میل پھیل کو دور کر دیتا ہے۔

وَلَمْ يُعْطِ الْمَهْرَمَةَ وَلَا الدَّرَنَةَ - بوڑھی اور
خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوٰۃ میں
نہ دیا جائے۔

إِذَا اسْقَطَ كَانَ دَرِيئًا - جب گر جائے تو دین ہو جائے
دین سوکھی پرانی کالی گھاس - دین پرانے کپڑے کو
بھی کہتے ہیں۔

دَارِيْنٌ - ایک مقام ہے۔
دَرِيْنٌ - چادر یا ایک قسم کا فرش۔ جیسے دَرِيْنٌ اور
دَرِيْنٌ اُس کی جمع دَرَارِيْنٌ اور دَرَارِيْنٌ ہے۔

سَأَلْتُ عَلِيَّ بَابِي دَرِيْنًا - میں نے اپنے دروازے
پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سرا تھا۔
صَلَّيْنَا مَعَهُ عَلِيٌّ دَرِيْنًا قَدْ طَبِقَ الْبَيْتُ
كَلَةً - (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباس کے ساتھ ایک
فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا اور ایک لٹکا
میں دَرِيْنًا ہے۔ معنی درہ ہے۔

دَرِيْنٌ - ہلکا آراہ، لٹیرے منڈکی پھری۔
فَأَخْرَجَ عَلَقَةً مَوْدَاءَ ثَوْرًا دَخَلَ فِيهِ
الدَّرِيْنَةُ - ایک کالی پھٹکی خون کی نکالی پھراس

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

مَدَّ أَرَاةً - خاطر داری کرنا، چکر دینا۔
رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ مَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ -
ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی
خاطر داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے
دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی
ایذا بھی دے تو اُس پر صبر کرے اُس کی سخت بات کو پی جاتا ہے
لَا يَدَّارِي وَلَا يَمَارِي) ایک روایت میں یوں ہی ہے
اصل میں يَدَّارِي تھا ہمزے سے پیسے اوپر گزرنے سے
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹٹنا اور جھگڑنا نہیں
کرتے تھے بعضوں نے کہا ملاوۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح
کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے
اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور ملاوۃ
یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا یہ منع
اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانے کے مولوی اور دیندار
کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں
کی بڑی اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے
ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں
شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف
شرع اور بُری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام و
کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل
دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کجغت ان احکام
کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح
مقدس اور غیر قابل ترمیم اور نسخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی
احکام کا اُن کو نسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ
خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اسی مصلحت زمانہ

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

مَدَّ أَرَاةً - خاطر داری کرنا، چکر دینا۔
رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ مَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ -
ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی
خاطر داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے
دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی
ایذا بھی دے تو اُس پر صبر کرے اُس کی سخت بات کو پی جاتا ہے
لَا يَدَّارِي وَلَا يَمَارِي) ایک روایت میں یوں ہی ہے
اصل میں يَدَّارِي تھا ہمزے سے پیسے اوپر گزرنے سے
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹٹنا اور جھگڑنا نہیں
کرتے تھے بعضوں نے کہا ملاوۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح
کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے
اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور ملاوۃ
یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا یہ منع
اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانے کے مولوی اور دیندار
کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں
کی بڑی اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے
ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں
شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف
شرع اور بُری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام و
کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل
دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کجغت ان احکام
کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح
مقدس اور غیر قابل ترمیم اور نسخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی
احکام کا اُن کو نسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ
خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اسی مصلحت زمانہ

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

مَدَّ أَرَاةً - خاطر داری کرنا، چکر دینا۔
رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ مَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ -
ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی
خاطر داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے
دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی
ایذا بھی دے تو اُس پر صبر کرے اُس کی سخت بات کو پی جاتا ہے
لَا يَدَّارِي وَلَا يَمَارِي) ایک روایت میں یوں ہی ہے
اصل میں يَدَّارِي تھا ہمزے سے پیسے اوپر گزرنے سے
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹٹنا اور جھگڑنا نہیں
کرتے تھے بعضوں نے کہا ملاوۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح
کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے
اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور ملاوۃ
یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا یہ منع
اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانے کے مولوی اور دیندار
کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں
کی بڑی اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے
ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں
شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف
شرع اور بُری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام و
کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل
دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کجغت ان احکام
کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح
مقدس اور غیر قابل ترمیم اور نسخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی
احکام کا اُن کو نسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ
خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اسی مصلحت زمانہ

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

مَدَّ أَرَاةً - خاطر داری کرنا، چکر دینا۔
رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ مَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ -
ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی
خاطر داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے
دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی
ایذا بھی دے تو اُس پر صبر کرے اُس کی سخت بات کو پی جاتا ہے
لَا يَدَّارِي وَلَا يَمَارِي) ایک روایت میں یوں ہی ہے
اصل میں يَدَّارِي تھا ہمزے سے پیسے اوپر گزرنے سے
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹٹنا اور جھگڑنا نہیں
کرتے تھے بعضوں نے کہا ملاوۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح
کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے
اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور ملاوۃ
یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا یہ منع
اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانے کے مولوی اور دیندار
کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں
کی بڑی اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے
ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں
شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف
شرع اور بُری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام و
کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل
دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کجغت ان احکام
کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح
مقدس اور غیر قابل ترمیم اور نسخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی
احکام کا اُن کو نسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ
خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اسی مصلحت زمانہ

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

مَدَّ أَرَاةً - خاطر داری کرنا، چکر دینا۔
رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيْمَانِ مَدَّ أَرَاةَ النَّاسِ -
ایمان کے بعد پھر عقلمندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی
خاطر داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے
دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی
ایذا بھی دے تو اُس پر صبر کرے اُس کی سخت بات کو پی جاتا ہے
لَا يَدَّارِي وَلَا يَمَارِي) ایک روایت میں یوں ہی ہے
اصل میں يَدَّارِي تھا ہمزے سے پیسے اوپر گزرنے سے
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے ٹٹنا اور جھگڑنا نہیں
کرتے تھے بعضوں نے کہا ملاوۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح
کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے
اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے۔ اور ملاوۃ
یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لئے دین کو چھوڑ دینا یہ منع
اور سخت گناہ ہے۔ جیسے ہمارے زمانے کے مولوی اور دیندار
کرتے ہیں کہ امیروں اور مالداروں اور حاکموں اور رئیسوں
کی بڑی اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر اُن پر سکوت کرتے
ہیں اور کبھی اُن کی ناراضی کے خیال سے خود بھی اُن میں
شریک ہو جاتے ہیں باوجودیکہ جانتے ہیں کہ یہ باتیں خلاف
شرع اور بُری ہیں۔ بعضے اُن میں کیا کرتے ہیں کہ حکام و
کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں، بدل
دیتے ہیں، اُن میں تاویلیں کرتے ہیں۔ بعضے کجغت ان احکام
کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح
مقدس اور غیر قابل ترمیم اور نسخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی
احکام کا اُن کو نسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ
خدا اُن کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اسی مصلحت زمانہ

کے اندر پھری چلائی۔

دَرَمَقٌ - یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا
دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ یا دَرَمَقٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم
حاصل کر لینا، فریب دینا، کجانا۔

یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر بے ہم سے اگ ہو جاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو راف صاف بیان نہیں کرتے ڈراگول مال کر دیتے ہیں۔ ع۔

ہم لعل بدست آید و ہم بار نہ رنجد

غرض یہ مولوی اور درویش بندہ شکم اور خیس چن دروزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچاتے رکھے۔

کُنْتُ أَدْرِى سَعْنِ ابْنِ بَكْرٍ بَعْضَ الْحَدِيثِ - میں ابو بکرؓ صدیق کی بعضی تیزی کو مال دیتا تھا وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملائمت سے (شہادت) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

كَانَ بَنِي يَدِي صَدْرِي يَحْكُمُ بِهِ - آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھلاتے تھے۔ مَدْرِي اور مَدْرَاةٌ - لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے بیٹھ کھاتے ہیں اور بالوں کو بھی اُس سے برابر کر لیتے ہیں۔

إِنَّ جَاهِرِيَّةً لَهُ كَانَتْ تَدْرِي رَأْسَ مَدْرَاهَا - اُن کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی۔ تَدْرِي اصل میں تَدْرِي تھا باب افتعال سے۔

مَا أَدْرِي أَحَدًا شَيْءًا أَمَّ أَسْكُتُ - میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کیوں یا خاموش رہوں۔

لَا أَدْرِي أَهْوَالُ الرَّجُلِ الْأَوَّلُ رَأْيُكَ - روایت میں هُوَ الْأَوَّلُ ہے یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسرے مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص۔

مَا أَدْرِيكَ - تجھے کہاں سے معلوم ہوا کس نے بتلایا۔

مَا أَدْرِي أَكَانَ فِي مَنِّ صَبِيحٍ أَوْ مَنِّ اسْتَنْكَاهُ اللَّهُ أَمْ حَوْسِبَ بِصَحْفَتِهِ الْأَوَّلَى - اب مجھ کو معلوم

نہیں کہ حضرت موسیٰؑ بھی یہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (الا من شاء الله فرأى) یا دنیا میں جو اُن کو بے ہوشی ہوتی تھی۔ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وخر موسیٰ صحقاً۔ وہ اُس کا بدل ہو گئی راب قیامت تک اُن کو یہوشی نہ ہوگی۔

فَلَا أَدْرِي أَبَلَّغْتَ الرَّخْصَةَ مِنْ سِقَاكِ - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ اُن کے سوا اوروں کو بھی یہ خصت ہے یا نہیں۔

وَمَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ رَبِّي وَلَا يَكْفُرُ - میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ) حالت کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے

آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اُس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آئندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں ہے کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے

حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہو جاتی اور یہ بھی نکلا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسولؐ نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اُس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے

کی نہیں دی ہم اُس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔

البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے

البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے

باقی واقعی حال ان کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔
 اَمَّا هُوَ وَاللّٰهُ هُوَ مَا اَدْرٰى حٰی - قسم خدا کی میری گواہی تو
 تجھ پر میرا یہ قول ہے۔
 فَلَا اَدْرٰى حٰی اَکَانَ کَذٰلِکَ اَمْرٌ اُحِبِّیْ بَعْدَ النَّفْحَةِ -
 اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ پہلا صور پھونکے جاتے
 کے بعد بیہوش ہی نہیں ہوتے یا بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے
 ہوش میں آگئے (مع البحار میں ہے کہ پیغمبر مردے نہیں ہیں بلکہ
 زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا
 صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جاتیں گے مگر حضرت موسیٰؑ
 بیہوش بھی نہ ہوں گے۔)

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِ حٰی - اس کا
 ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا۔

لَا اَدْرٰى حٰی اَنَّا مَعَهُمْ اَمْرًا - میں نہیں جانتا میں ان
 لوگوں میں ہوں یا نہیں۔

لَا اَدْرٰى حٰی اَرَبَعِیْنِ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً
 میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن
 فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس
 برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے
 وہ سو برس تک ٹھہرا رہتا۔)

لَا یَدْرِی اَیْنَ بَأْتَتْ یَدُکَ - اُس کو معلوم نہیں کہ
 اُس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں
 صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو
 ازار اتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پانچا
 کے مقام پر پہنچا ہو۔)

باب الدال مع الشراء

د نَرْجُہُ - یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں
 یوں مروی ہے اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَہٗ هَزَجٌ قَا
 د نَرْجُہُ - شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گننا تا ہوا دزج

کے معنی معلوم نہیں ہوتے عرب لوگ کہتے ہیں تَهَرَّجْتِ
 الْقَوْسُ - کمان نے آواز نکالی جب تیرا اُس میں سے چھٹا۔
 بعضوں نے کہا دیزج معرب ہے دیز کا کا وہ رنگ جو
 دو رنگوں کے بیچ میں ہو۔ ایک روایت میں یوں ہے لَہٗ
 هَزَجٌ وَد نَرْجُہُ - یعنی دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا رینگتا ہوا۔
 عرب لوگ کہتے ہیں د نَرْجُہُ الصَّبِیُّ - اب بچہ رینگنے
 (چلنے) لگا۔ ایک روایت میں هَزَجٌ وَو نَرْجُہُ - بعضوں
 نے کہا هَزَجٌ رونے کی آواز اور د نَرْجُہُ بھی رونے
 کی آواز مگر هَزَجٌ سے کم۔ واللہ اعلم۔)

باب الدال مع السین

د نَسْرًا - ارنٹا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا،
 د نَسْرًا - کیل دو نوک والا۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اِنْ یُوَخِّدَ
 الرَّجُلُ اَمْسِلِمُ الْبَرِّیُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِیْ دَسْرٍ
 گمنا ید دَسْرًا اَجْزُرًا - مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے
 کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ
 اس طرح قتل کئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور
 ذبح یا نحر کئے دھکیلا جاتا ہے۔ (مطلب یہ کہ ظالم عالم میرے
 بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے
 جیسے یزید ملعون اور حجاج مردود اور تیمور لنگ اور نادر شاہ
 وغیر ہم)

اِنَّ مَا هُوَ اَمْرٌ الْعَنْبَرِ شَیْءٌ دَسْرًا الْبَحْرِ عَمْرٍ
 ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے
 (تو اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔)

کَیْفَ قَتَلْتَ اَحْمَسِیْنَ فَقَالَ دَسْرًا تَهٗ بِالرَّوْمِ
 دَسْرًا وَهَلَّتْ تَهٗ بِالسَّیْفِ هَلْبًا - (حجاج بن یوسف
 ظالم شقی نے بنان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے احمسیین
 علیہ السلام کو کیوں قتل کیا وہ (مردود) کہنے لگا میں نے

رگ بڑی گھسنے والی ہے (نہیال کا اثر اولاد میں آتا ہے
اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)۔

مترجم کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے
باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈبیر بیٹیوں، چارنیوں،
ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور
بد اخلاق نکلی جیسی زمین دیسی ہی پیداوار۔ عمدہ تخم بھی
بڑی زمین میں رگر کر اچھا پھل نہیں لاتا۔ اس لئے آدمی کو
چاہیے کہ ہمیشہ شریف اور خاندانی عورت پر قانع رہے۔
ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈباے۔

دَسَائِسُ۔ مگر ایر فریب۔ دَسَائِسُ اُس کی جمع ہے۔
فَدَسَّ اِنْسَانًا۔ اُس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا۔
دَسَّعَ۔ منہ بھر کر تو کرنا، دھکیلنا، بھرننا، بند کر دینا،
بہت دینا۔

اَلْحَرَجُ اَجْلَاكَ تَرْبَعٌ وَتَدَسَّعَ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا
میں رتس نہیں بنایا تھا تو جو تجھ یا کرتا تھا۔ (دینے تک کے
م حاصل کا یا لوٹ کا جو تھانی حصہ) اور لوگوں کو بہت بہت
مال دیا کرتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمٌ الدَّاسِيعَةُ۔
وہ بڑا دینے والا ہے (بہت سخی ہے)۔

بَنِي الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ اَيُّهَا عَلِيُّ مَنِ بَغَى
عَلَيْهِمْ اَوْ ابْتَغَى دَسِيعَةً ظَلِمَ۔ پر ہیزگار مسلمانوں
کے ہاتھ ان لوگوں پر پڑتے ہیں جو ان سے سرکشی کریں یا
ظلم سے ان سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا)
بَنُو الْمُصَارِفِ وَالْمُتَّخِذِ وَالِدَاسِيعِ۔ عمارتیں بنائیں
اور تنخواہیں ٹھیرائیں (لوگوں کے لئے عطایا مقرر کریں جیسے
یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ۔ بعضوں نے کہا دَسِيعِ
سے عمل مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا کھانے کے بڑے بڑے
کوئلے)۔

دَسَّعَةَ تَمَلَّأَ الْغَدْرَ۔ منہ بھر کر تھی و ضو لوز دیتی
ہے (یہ حضرت علی کا قول ہے) اور دشمنی نے اُس کو

آپ کو برعے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ لے
ملعون نفلہ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم
سے قتل کرے اور پھر فخریہ بیان کرے اُس پر مسلمانوں کا
دعویٰ۔ بعضے کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا
اور رستان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر رگر پڑے
تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا۔ بہر حال آپ کے قاتل
یہ تینوں ملعون ہیں شمر اور رستان اور خولی یہ سب قیامت
کے دن دوزخ کے کندے ہوں گے۔ چنانچہ خود حجاج نے
رستان سے یہ سن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں
اگھٹانہ ہو گے)۔

رَفَعَهَا بَغَيْرِ عَمِدٍ يَدَاعِمَهَا وَكَادَسَايَهَا
يَنْتَضِمُهَا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بے ستون جو اُس کو
روکے رہے اور بے کیلے کے جو اُس کو جوڑے رہے
بلند کیا۔ دَسَّعَ كَيْلَ دَسَّاسٍ کی جمع ہے۔

دَسَّعَ۔ گھسیڑنا، زمین میں گاڑنا، پوشیدہ کرنا۔
تَدَسَّعَ۔ چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

دَسَّعَهُ حَتَّى يَدَايَ۔ اُس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا دیا۔
مَنْ دَسَّاهَا مَنْ فِي دَسَّاسِهَا تَبَسَّعَ سِرِّي سِينِ كُوَالِفِ
سے بدل دیا یعنی جس کو اللہ نے مراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہو جس نے
اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ نعت و نمود کرنا۔ عیظ میں ہر
كَمَنْ دَسَّاهَا سَئِئِلَ مَرَادٍ هِيَ كَيْونَ كَهْ اِنَا مال پوشیدہ
کرتا رہتا ہے اُس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے
آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے عرب
لوگ کہتے ہیں دَسَّ نَفْسَهُ مَعَ الصَّالِحِينَ وَكَيْسَ
مِنْهُمْ۔ اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک
نہیں ہے۔

دَسَّوْنُ۔ جاسوس۔
اِسْتَجِيدُ وَالْخَالُ فَإِنَّ الْحَرَقَ دَسَّاسٌ۔ اپنا
نہیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ

مذکورہ حدیث کو دیکھئے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَسَمَ الْبَعِيرُ
بِحَبْرَتِهِ دَسَعًا۔ اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے
غذا نکالی اور اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر
غذا منہ میں لاکر اُس کو جبات ہے۔

فَدَسَمَ يَدَاكَ بَيْنَ الْجُلْدِ وَالْحَمْرِ دَسَعَتَيْنِ
انحضرت سلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے
کھال میں ڈالا (اُس کا پوست نکالنے کے لئے)۔

صَحْرٌ الذَّاسِيَعَةُ۔ اُس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں
مونڈھوں کا جوڑ پیر گوشت اور موٹا ہو۔ بعضوں نے کہا
دَسِيَعَةٌ سے گردن مراد ہے۔

دَسِيْعٌ۔ گردن کی رگ جو مونڈھوں کے پیر میں ہوتی
ہے۔

دَسِيْعَةٌ طَبِيعَةٌ خَصْلَتٌ۔

دَسْكِرَةٌ۔ شاہی محل، گاؤں صومند برابر زمین میں
دعشرت کا مکان۔

اَذِنَ لِعِظْمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكِرَةِ لَهُ۔ ہرقل نے
روم کے سرداروں کو اپنے ایک محل میں لائے کی اجازت
دی (رواں اُن کو اکٹھا کیا نہ آیا میں ہے کہ یہ لفظ خالص
عربی نہیں ہے اُس کی جمع دَسَاكِرَةٌ ہے؛

دَسْكِرٌ۔ جماع کرنا، بند کرنا،

دَسْكِرٌ۔ چکنائی، میل، چربی۔

دَسْوَمَةٌ۔ چکنائی۔

اِنَّ لَهُ دَسَمًا۔ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔

بِعَصَابَةٍ دَسِيْعَةٍ۔ ایک میل یا چکنی پٹی سر پر باندھے
ہوتے، بعضوں نے کہا کالی۔

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
دَسَمًا۔ ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے
سر پر کالا عمامہ تھا۔

دَسَمُوا نَوْنَةً۔ اُس کا چاہ ذوق کالا کرو (یعنی ٹھنڈی کا)

گڈھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچے کے لئے فرمایا جس کی
خوبصورتی کی وجہ سے اُس کو نظر بہت لگا کرتی تھی
لَا تَدْرُكُونَ اِلَّا دَسَمًا۔ تم اللہ کی یاد نہ کرو
مگر تھوڑی۔

لَا يَدْرُكُونَ اِلَّا دَسَمًا۔ اللہ کی یاد بہت کرتے
ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں وہ تَدْرُكُ سَيْمًا سے نکلا ہے
یعنی بچے کے کان کے پیچھے کالا کر دینا تاکہ اُس کو نظر نہ لگے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ دَسَمَ الْمَطْرُ الْاَسْرَضَ۔ بارش
نے زمین کو نرم کر دیا۔ (ترکی اندر تک نہیں پہنچی)۔

دَسِيْعٌ۔ لومڑی یا بھیرے کا بچہ جو کٹی سے ہو۔

اَقْتُلُوا هَذَا الذَّاسِعَ الْاَحْمَشَ۔ (ہندہ نے فتح
کر کے دن کہا) اس کا لے کم ذات یعنی الیوسفیان کو مار ڈالو۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لِعَوَاقِدَ سَامًا۔ شیطان کا ایک
چٹا ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بند من ہے
(جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ سچی اور ہدایت کی بات
سننا ہی نہیں)۔

وَتَدَسِّرُ مَا تَحْتَهَا۔ مستحانہ عورت اپنی شرمگاہ کو
بند کر دے (اُس پر کپڑا وغیرہ کس دے تاکہ خون باہر نہ
ہے)۔

دَسَامٌ۔ ڈانٹ بند من۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الشَّيْنِ

دَشٌّ۔ ہریہ بنا۔

دَشِيْشٌ۔ گھوں کا ہریہ۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْعَيْنِ

دَسْبٌ۔ دَعَابَةٌ، دُعَابَةٌ، مَدَاعِبَةٌ۔

ٹہٹا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا۔

دَسْبٌ۔ جماع کرنا، دھکیل دینا۔

كَانَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ -
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی
 آپ مزاج بھی کرتے یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)
 فَهَذَا يَكْرًا أَتَدَّ إِلَيْهَا وَتَدَّ إِلَيْكَ - (جابر) تو نے
 کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھلتی
 تو اُس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)۔
 وَذَكَرَكَ عَلَى الْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ
 فِيَّ - (حضرت عمر سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت
 کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بیشک اگر ان میں ظرافت نہ
 ہوتی (یعنی سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری
 ہیں ان میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے
 جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم
 ہو جاتا ہے۔

إِنَّكَ تَدَّ إِلَيْنَا - تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔
 هَذِهِ الدُّعَابَةُ أَخْرَجَتْ إِلَى الرَّابِعَةِ - اسی ظرافت
 نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (اخیر میں تین کے بعد
 آپ کو خلافت ملی)۔
 مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيهِ دُعَابَةٌ - ہر ایک مسلمان
 میں ظرافت ہوتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُدَّاعِبَ فِي الْجَمَاعِ بِلَا رَفِيتٍ -
 اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت
 اور خوش طبعی کرے لیکن غمش نہ کرے۔
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُدَّاعِبُ الرَّجُلَ يَرِيدُ أَنْ يُسْرَّكَ - آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے۔
 دَعَاؤُكَ - گرانا، تولانا۔

إِنَّهُ لَيُدْرِكُ الْغَامِرَ سَ فَيُدَّعَاؤُكَ - دودھ پلانا
 کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے
 وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اُس کو گرادیتا ہے کیونکہ

ناقص دودھ کا اثر اُس کے قوی میں باقی رہتا ہے۔
 دَعَاؤُكَ - احمق۔

دَعَاؤُكَ - خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دَعَاؤُكَ
 ہے۔

فِي عَيْنَيْكَ دَعَاؤُكَ - آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ
 کی خوبی ہے) بعضوں نے کہا دَعَاؤُكَ آنکھ کی سخت کالک جو
 سخت سفیدی کے ساتھ ہو۔

إِنْ جَاءَتْ بِهَا دَعَاؤُكَ يَا أَدِيْعٍ - اگر اُس کا بچہ کالی
 آنکھ والا پیدا ہو۔

أَيْ تَهْوَى رَجُلٌ أَدِيْعٍ - ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ
 ان میں ایک بہت کالا شخص ہو گا (بعضوں نے کہا کالی
 آنکھ والا)۔

أَدِيْعٍ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُونِ الْحَاجِبَيْنِ - آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں کالی اور ابرو میں پیوستہ
 تھیں۔

لَيْلٌ أَدِيْعٍ - اندھیری رات، اُس کا مَوْنَتٌ دَعَاؤُكَ ہے۔
 دَعَاؤُكَ - آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھردینا، بگری
 کو بلانا۔

دَعَاؤُكَ - اُجَاؤُكَ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنی خالی ہو
 بھارو وغیرہ نہ ہوں)۔

ذَاتُ دَعَاؤُكَ وَنَهَارُكَ - اُجَاؤُكَ زمینوں اور
 آفتوں والی۔

تَدَّعَاؤُكَ - بوڑھوں کی چال چلا۔

دَعَاؤُكَ - بونا، پست قدم۔

مَدَّعَاؤُكَ - بھرا ہوا۔

يَدَّعَاؤُكَ اللَّهُ فِي بَطْنِ أَوْدِيَّةٍ - اللہ ان کو
 نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا۔

دَعَاؤُكَ - دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا۔

دَاعَاؤُكَ - مفسد، شریر، خبیث۔

دَعَا رَاةً اور دَعَا رَاةً اور دَعَا رَاةً شرارت بد غلطی، خبیث النفسی۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْغِلْظَةَ وَالشَّدَاةَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَأَهْلِ الدَّعَاةِ وَالتَّفَاقِيهِ - حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی، یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد اور نفاق والوں پر ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں۔

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ دَاعِيٌّ - بنی اسرائیل میں ایک ناپاک شری شخص تھا۔ داعی کی جمع دَعَاةٌ آتی ہے۔ قَائِلِينَ دَعَاةً طَيِّبَةً - طیب قبیلے کے فسادی لوگ یعنی ٹیڑھو ڈالو کہاں گئے۔

عَوْدٌ دَاعِيٌّ - وہ کڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں۔ دَعَاةٌ دَاعِيٌّ - بیل کینہ۔

دَعَاةٌ حَسَنٌ - بھر دینا، روزنا مارنا، دھکیلنا۔ مَدَاةٌ حَسَنَةٌ - بھالا مارنا۔

فَإِذَا دَنَا الْعَدَاؤُ كَانَتِ الْمَدَاةُ حَسَنَةً بِالرِّمَاحِ حَتَّى تَقْضَى - جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے۔

دَعَاةٌ حَسَنٌ - روٹی۔ دَعَاةٌ حَسَنٌ - بہادر جبری۔

مَدَاةٌ حَسَنٌ - ذیل اور خوار۔ دَعَاةٌ حَسَنٌ - زور سے دھکیلنا۔

يَوْمَ يَدْعُونَ إِلَى نَارٍ جَهَنَّمَ دَعَاةً - جس دن دوزخ کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے۔

كَانُوا أَلَا يَدْعُونَ عَنَّهُ - لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیا دار امیروں کی سواری میں دھکیلے اور مٹاتے جاتے ہیں)۔

اللَّهُمَّ دَعْهُمْ إِلَى النَّارِ دَعَاةً - یا اللہ ان دونوں کو دوزخ میں دھکیل دے خوب زور سے دھکیل۔

يَدْعُو السَّيِّئِمْ - یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں کرتا)۔

دَعَاةٌ - زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیڑنا۔ حَتَّى تَدْعُوَ أَخْيَلُ فِي الدِّمَاءِ - یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت آرا جائیں گے)۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدَّاعِينَ - محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی کی تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

حِينَ تَدْعُوَ الْخَيُْولَ فِي نَوَاحِي أَرْضِهِمْ - جب گھوڑے ان کے آسنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں گے دَعَاةً - پھرانا گھماؤ۔

دَعَاةُ الْخَاقِرِ - اہم شہری کو پھرایا۔ دَعَاةٌ حَسَنَةٌ - اہا جاننا۔

إِنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُ الْجَانَّ بِاللَّيْلِ إِلَى دَارِكِ - فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جلتے ہیں۔

دَعَاةٌ لِيَا كَلَا أَسْتَوْنُ لَكَ - دَعَاةٌ - بمعنی عبادت یعنی اڑانا ستون۔

لِيَكُلَّ شَيْءٌ دَعَاةً - ہر چیز کا ایک ٹیکہ (ستون کہا) ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے) گھر کے مال کو بھی دَعَاةً کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے قائم رہتا ہے۔

فَمَا لَ حَتَّى كَادَ يَجْفُلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَاعَمْتُهُ - وہڑا بھاگنے کو تھا اتنے میں میں آ گیا اور میں نے اس کو زور دیا (تھام لیا)۔

الْكَلْبُ عِمَادُ الدِّينِ - مشہور روایتوں ہی ہے، بعضوں نے دَعَاةُ الدِّينِ کہا ہے، یعنی خاندان کا ستون ہے۔

شَيْخٌ كَبِيرٌ يَدْعُو عَلَى عَصَا لَهُ - ایک بڑا پختہ شیخ

حاصل کر لے۔

هُمَّ دَعَا مَيْصُ الْجَحْتِيَّةِ (جو بچے کم سنی میں مرجائیں) بہشت کے کیرے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔

دَعَاءُ يَا دَعْوَى - عاجزی سے مانگنا، مدد چاہنا، پکارنا، نام رکھنا، آمارنا، خواہش کرنا، دعوت کرنا، بلانا، جیسے دَعْوَا اور مَدَّ عَاکَا ہے۔

دَعَا دَاعِيَ اللّٰہِیْنَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب بن اذدر کو ایک اونٹنی کا دودھ دوسنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اُٹارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تہن میں رہنے دے۔ سب نہ چھوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اُٹارے گا اور جو سب چھوڑ لے گا تو پھر تہن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔

مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - یہ جاہلیت کے زماں کا پکارنا کیسا۔ (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر ان کو پکارتے تھے آپ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی ہر امام ابن تیمیہؒ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ۔ ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کے رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جڑگوں کو پکارتے ہیں کوئی "یا علی مشکل کشا" کہتا ہے۔ کوئی یا غوث کوئی یا دار کوئی یا سلا کوئی یا عدروس کوئی یا حمید کرار۔ ان بیوقوفوں سے کوئی بوجھے بھلا تم جوان لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سننے بھی ہیں یا نہیں اگر سنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ نَدْوٰكُمْ وَلَا انْتَصِفُونَ

اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا۔ اِنَّكَ كَانَ يَدْعُ عَلٰی عَسْرٍ اِيْہ۔ وہ باہم باہیں تھ پڑیکا دیتا تھا عَسْرًا مَوْنَتْہ ہے اعسرا کا جو باہیں ہاتھ سے کام کرتا ہوا۔

دِعَامَةٌ لِلضَّعِيفِ - (عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا، وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہز ناتوان کمزور کو ان کے عدل و انصاف پر ٹیکا تھا کوئی اس کو ستانہ سکتا تھا۔ جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوتے تو خطبہ میں بھی فرمایا میں اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زور دار سے دلاؤں۔ آفرین ایسے حاکم پر)۔

دِعَامَةٌ اِلٰلِ نَسَانِ الْعَقْلِ - آدمی کا ستون عقل ہے (عقل ہی کی وجہ سے اس کے سب کام بنتے ہیں)۔ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ دَعَاہِ الدِّیْنِ - میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو رہینے اہل بیت کرام جو کوئی ان کا مخالف ہوا ان سے مخرف ہوا اس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آئے گا)۔

دِعَامَةٌ اِلٰلِ سَلَامِ الشَّيْخَةِ - اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنی جو لوگ حضرت علیؓ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔

دَعَاہِ اِلٰلِ سَلَامِ خَمْسٍ - اسلام کے ستون پانچ ہیں (اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج) اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ ایما۔ اَسْتَلِكُ يَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَمْتَ بِہِ السَّمَوَاتِ - میں تیرے اس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اس کی برکت سے قائم ہیں)۔

دَعَاہِ صِدْقِ - پانی میں کیرے پڑ جانا۔ دَعَاہِ صِدْقِ - کالاکیر جو پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ شخص جو ہر کام میں گس جائے، بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب

(جب ایک انصاری اور ایک ہاجر میں ٹکرا ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا اُن سے مدد چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو۔)

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات کے یا حرام کو حلال کر لے طبیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یا اَنْفِلَانِ کہہ کر پکارا فلاں کی جگہ اُس کا نام لیتا تو وہ اُس کی مدد کو دوڑتا خواہ حتیٰ پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کے جا بجا ہر طرح حمایت کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے زامین اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے پیمانے کو روک دیا۔ کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہمارے ہی قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پنجاب، شیخ ہو یا سید۔ دَعْوَى کا معنی کسی پر نالاش کرنا، پکارنا، دَعَاً فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے۔

تَدَاعَتْ عَلَيْكُمْ الْأُمَمُ - تم پر ساری قومیں اکٹھا ہو گئیں۔

يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ الْأُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا - وہ زامانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھا ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کو ٹڈے پر اکٹھا ہوتے ہیں۔

كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا شَتَّى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَّى - بدن کی سی مثال ہے جہاں کوئی عضو میں بیماری آتی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضاء بھی ایک دوسری کو بلاتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے دگوا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں۔

تَدَاعَتْ اِلْحِيْطَانُ - دیواریں گرجاتی ہیں یا گرنے کے

اور ایک جگہ فرماتا ہے وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكَ عِنْدِي جِنُّ كَوْتِ اللَّهِ كَيْ سَوَّاهُ كَرْتَهُ هُوَ وَهَذَا تَحَارَى مَدَدُ كَيْمَا اِنِّي مَدَدُ بِيْهِ نَهِيْنَ كَرَسْتَهُ اِذَا بِالْفَرْضِ يَهْ تَحَارَى پَكَارِ اُنْ كَيْ كَانِ

تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے۔ اور جگہ فرماتا ہے۔ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ اِحْدًا - اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو۔ یعنی اسی کدو جاکر اور کسی کدو جانا کرو۔

فَاتْلُكَا :- دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف ممتاز جان کر پکارے اُس سے فریاد کریں اس قسم کی دعا غیر اللہ سے شرک صریح ہے۔ ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا واجب

اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اُس کے حکم

کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر یہ قونی ہے اس لئے کہ دنیا میں اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی

ہو سکتے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اسی کی سنتے تھے جو اُن کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کو سوں یا منزلوں

سے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آکر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں۔

اور جو کوئی دوسرے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لاکر پہناتے ہیں پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے نہیں سنتے

تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں اس لئے اُن کا دوسرے پکارنے والا محض یہ قیوف اور نادان ہے جسے زید سرق

میں ہو اور کوئی اُس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو اُلُو اور احمق کہیں گے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ

کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں۔ اسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دوسرے

نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے۔

فَقَالَ قَوْمٌ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا نَصَارٌ وَقَالَ قَوْمٌ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا جَرِيْمٌ -

کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے ہاجرین کو پکارا

حرف منسوب کیا جاتے۔

دَاخَتْهُ إِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ۔ اس کو ایک
بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری
کے لئے یا نکاح کرنے کے لئے)۔

لَمَّا أَدْرَعَىٰ زُرْيَادٌ يَا لَمَّا أَدْرَعَىٰ زُرْيَادٌ لَقِيَتْ أَبَا
بَكْرَةَ فَقَالَتْ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ۔ جب

زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعویٰ کیا گیا (معاویہ نے اُس کو
اپنا بھائی اور ابوسفیان کا بیٹا قرار دیا، یا زیاد نے نسب کا دعویٰ
کیا یعنی ابوسفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابو بکرہ صحابی سے ملا۔

(یہ ابو عثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں
نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا، اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ

زیاد حضرت علیؑ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت
علیؑ شہید ہوئے اور امام حسنؑ سے لوگوں نے بیعت کی تو

معاویہ نے زیاد کو ڈرایا، زیاد نے لوگوں کو یہ خطبہ سنایا کہ کلمے
چلانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی
ماں تھی) اُس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؑ کا کلیجہ نکال کر

چھپایا تھا پھر جب نہ سکا تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ
سے تھا کہ امیر حمزہؑ نے جنگ بدر میں اُس کے باپ کو مارا تھا،
مجھ کو ڈرا تا ہے اور میرے اور اُس کے درمیان آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے صاہب زادے ہیں جب امام حسنؑ نے معاویہ
سے بیعت کر لی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی
اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط اور مستحکم اور خزانے بھر پور

تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا۔
معاویہ تھے پوئیکل آدمی انہوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ
کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیزیاں کہلائی

آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آگئے اُس وقت معاویہ
نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے۔ زیاد نے نہ مانا تب معاویہ
نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیج دیا
وہ اُس کے سامنے بے پردہ ہو گئی اور اپنے بال کھول ڈالے

اور کہنے لگی تو تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ کو
یہ بیان کیا تھا۔ آخر زیاد ابوسفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہو گیا
تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار

گواہ بنا کر لایا اُنہوں نے یہ گواہی دی کہ ابوسفیان نے
اُس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ
ہے اُس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابوسفیان

کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض
کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ بچہ کا نسب
ماں کے شوہر یا مالک سے گنتا ہے اور زانیہ کے لئے پتھر میں

معاویہ نے اُس کو برما بھلا کہا گا بیاں دیں اور گواہی کے
موافق یہ حکم نافذ کر دیا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے اُس کے
بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا کرانی نے کہا ابو بکرہ صحابی

زیاد کے اخیانی بھائی تھے اس لئے ابو عثمان نے اُن پر
اکٹار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابو بکرہ بھی اس کا رودانی میں
شریک اور راضی تھے حالانکہ ابو بکرہؓ نے جب زیاد کی یہ

کارستانی دیکھی تو اُس کی ملاقات ترک کر دی اور قسم
کھائی کہ عمر بھر اُس سے بات نہیں کرنے کا،
مترجم یہ کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا جو لشکر

عظیم کے کماندار حسینؑ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبید اللہ
کے کر قوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اُس کا باپ حرام زادہ
تھا اور معاویہ کی کارروائی باطن میں صحیح تھی گو ظاہر شرع

کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے
انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم
کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے

کے قابل ہیں یا نہیں اہل سنت کے عقائد کے کتابوں پر
اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے
تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ

امام حسن علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور حدیث شریف کا بھی
یہی مضمون ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے جو

ہزار ہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ والوں کے بچے اُس سے کہیلے۔

سَأَخْبِرُكُمْ بِأَقْوَلِ أُمَّرِي دَعْوَةَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارِكَا عَيْسَى - میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعا ہوں۔ (انہوں نے یہ دعا کی تھی سر بنت اوابعث فیہم رسولاً منہم یتلو علیہم آیاتک الایہ) اور عیسیٰ پیغمبر کی خوشخبری ہوں۔ (جس کا بیان اس آیت میں ہے ونبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ اسمی)۔

مترجم :- کہا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی کی انجیل پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی تھی اور اُس کے بدلے فارقلیط کا لفظ رکھ دیا۔

یعنی تسلی دینے والا۔ بعضوں نے کہا اُس کے بھی معنی سرا ہوا ہے اور یہی معنی محمد کے بھی ہیں۔ برنباس کی انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مذکور ہے مگر پادریوں نے اُس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا یہ بھی اُن کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں ہیں حالانکہ برنباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے اُن کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں کی جو حواری بھی نہ تھے اُن کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالیٰ اُن کو عقل سلیم دے کوئی اُن سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ

اور داؤد اور ابراہیم علیہم السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس میں کیا اُس کا عشر عشر بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا۔ آپ اُتی تھے مگر ایسا کلام آپ نے سنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل اُس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغاء اور

کلمے یا مخالفت معاویہ فصیحہ ثابتہ بعد خلع الحسن بن علی تو یہ حدیث نبوی کے خلاف ہے الخلفاء بعدی ثلثون سنتہ۔ اس وجہ سے ہم حضرت شیخ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوتے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا افغانی ڈارسی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفہ المسلمین ہو سکتا ہے۔ غایۃ مانی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو اُس کو بادشاہ اسلام کہیں گے۔

أَدْعُو لَهْدِي عَايَةَ الْأَسْلَامِ - میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے پر ایک روایت میں یہ آیت ہے) الْأَسْلَامِ ہے یعنی اُس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی ہے۔

لَيْسَ فِي النَّجِيلِ دَارِجِيَّةٌ لِعَائِلٍ - زکوٰۃ کے تحصیل دار کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ کا وہ مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ اُن میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دارالاسلام میں بڑے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو)۔

الْخِلَافَةُ فِي قَرْيَتَيْ قَرْيَتَيْ وَأَحْكَمُ فِي الْأَنْصَارِ خَلْفَاتُ قَرْيَتَيْ فِي رِبْعِيٍّ أَوْ حُكُومَتُ رَجِيصٍ قَضَاءُ أَوْ نِيَابَتُ أَوْ صَوْبُ دَارِيٍّ (النصارى) اُن کے لئے کہ اُن میں فقہ بہت ہوں گے۔

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ - اور اذان دینا حبش کے لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلال حبشی تھے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)۔

لَوْلَا دَعْوَةُ آخِينَا سَلِمْنَا لَأَصْبَحْنَا مَوْتَقًا يَلْعَبُ بِهِ وُلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ - اگر ہمارے بھائی سلیمان پیغمبر کی دعا نہ ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا

حضرت علیؑ کے ساتھیوں میں تھے اور انہی کے طرف سے لڑا کر شہید ہوئے۔ معلوم ہوا حضرت علیؑ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور باغی تھا۔ کربانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی۔

مترجم یہ کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے۔ معاویہ نے اس حدیث کی کہ تفتک الفیۃ الباغیۃ یہ تاویل کی کہ باغیہ بنام سے ہے بمعنی طلب یعنی اللطالباۃ من لدن عثمان نہ بنی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول النہیر ہے بلکہ بغاوت اور سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم اور فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہی ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انہوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی ناستادوں کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس لئے بھی ہم ان کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور ان کا سب کو ختم نہیں کرتے نہ ان کی مدح و ثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں۔

يَقْتَتِلُ فَيَمْتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدًا ۝ دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ (دونوں فریق اسلام کا دعویٰ کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا یہ بھی معاویہ اور جناب امیر کی جنگ کی طرف اشارہ ہے۔)

دَبَّ هَذَا بِالدَّعْوَةِ التَّقَاتِيَّةِ - پوری دہاکے صاحب۔ پوری اس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت۔

شاعر پڑھے لکھے لوگ اس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا یہ باتیں ایک بھدرا بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

لَيْسَ بِرَجَزٍ وَلَا طَاعُونٍ وَلَا لَكِنَّةٍ دَعْوَةُ رَبِّكَ كَرُّهُ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكَ كَرُّهُ - (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں ہے بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے۔ (کیونکہ اس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبر کی دعا ہے، آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری امت کو (جب تو ناکرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (خسف اور مسخ سے ان کو بچائے رکھ)۔

فَإِنَّ دَعْوَةَ اللَّهِ تَحِيطٌ مِنْ دَعْوَةِ الْبَشَرِ - کیونکہ ان کی یعنی اہل سنت کی دعا پیغمبر سے ان کی حفاظت کرتی ہے۔ اَكْثَرُ دُعَايَ وَدُعَاءِ الْأَنْبِيَاءِ يَعْرِفَةُ إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدًا ۝ میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے۔ لا الہ الا اللہ وحدًا ۝ لا شریک لہ - لا الملائک ولا الاحمد وهو علی کل شیء قادیون۔ (حالانکہ یہ کلمہ تمجید ہے مگر اس کو بھی دعا فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اس کو دوں گا، وَيَحْتَفِ بِكَ يَا عَتَمَارُ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُو نَفْسَهُ إِلَى النَّارِ - امی افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا) امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار

إِنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالنَّصَابِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ
بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کارنگ دکھتیں ہیں
رک پاک ہوتیں یا نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر اعتراض
کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے
ایسا نہ ہوا بھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر
ناز پر وہیں مفت میں گنہگار ہوں۔

لَمَّا مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَى
ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے۔

نَزَلَتْ فِي الدُّعَاءِ - یہ آیت وَلَا تَجْرِمُنَّ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تَخَافُ بِهِادَعَاكَ بَابٌ فِي أُمَّرِي (توسلوۃ
سے مراد اس آیت میں دعا ہے)۔

لَوْلَا إِيَّاهُ لَمَاتُ لَدَعْوَى بِهِ - اگر موت کی آرزو
کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا دیکھوں کہ وہ بیماری کی
سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔

يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ - اخیر تک۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو بوجہ
کے باپ تھے اور عمارت بن ہشام پر جو ابو جہل کے بھائی تھے
(نام لے لے کر) بددعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت
اُتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ خیر تک۔ اور فرخ کر
کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)۔

لَكِنَّ نَبِيَّ دَعْوَا مُسْتَجَابَةً - ہر پیغمبر کی ایک دعا
ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اُس کو آخرت کے لئے
اٹھا رکھا ہے) (طیبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم
کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد
ہے نہ امت اجابت۔ اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر
قبیلے پر بددعا کی تو یہ اُن کی ہلاکت کے لئے نہ تھی بلکہ اس لئے
کہ وہ شرارت سے باز آتے تو یہ کریں اور رطل اور ذکوان
قبیلوں پر بددعا خاص اُن پر تھی نہ ساری امت پر اور دُ

بددعا قبول بھی نہیں ہوتی بلکہ یہ آیت اُتری لیس لک
من الامر شیء

إِنَّ شِدَّتَ دَعْوَتِ - اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں
ذمیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث
مزید اجر ہے اس حدیث سے تو سئل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ

اُس میں یہ بھی ہے اَوَجِهَ إِلَيْكَ بِنَدِيَّتِكَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ
الرَّحْمَةِ - اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا
جو نیک اور صالح ہوں تو سئل کرنا درست ہے اور مردوں کے
ساتھ تو سئل کرنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک

صحیح یہ ہے کہ وہ بھی جائز ہے۔ امام شوکانی وغیرہ محققین
الحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدایۃ المہدی
میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی
تھی اُس سے بھی جواز نکلتا ہے

دَعْوَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ - ایک دعا جس سے مجھ کو بہت
مال ملنے کی توقع ہو (اُس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو رد فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے)۔

واقِع - حیدرآباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں تھے وہ بہت ذلیل و خوار
کرتے ایک بار میں نے اُن سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں
پڑھتے ہیں، انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے
سوال ہے۔ ایک یہ کہ مجھ کو انسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تاکہ
میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اُس کو خرید لوں۔ دوسرے
یہ کہ رئیس حیدرآباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے
پاس آیا جایا کریں۔ یہ سن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ
پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ انسی لاکھ اشرفیاں
مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس آئیں
اس پر ایک بڑا ہتھکڑا ہوا۔ پھر میں نے اُن سے کہا مجھ کو سخت

انسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شئی
اشی لاکھ اشرفیاں طلب کرتے ہیں۔ اسی حضرت اُس کی رضامندی
کا سوال کرو ستمبری اسی لاکھ اشرفیاں لے کر ہم کیا کریں گے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ يَدًا ۱۔ تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر
کسی کو پکارے۔

دُعَاءُ دَاءٍ هَذَا اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ
رہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داؤد پیغمبر کی یہ دعا مروی
ہے کہ ہمیشہ اُن کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود
کا جھوٹا خدا تھا۔ اول تو حضرت داؤد علیہ السلام ایسی
دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت معلوم کر چکے تھے دوسرے اگر
بالفرض کی بھی ہو تو اُن کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء
کے ظہور تک نبوت اُن کے خاندان میں قائم رہے اور یہ
دعا پوری ہوئی۔

وَأَصْوَاتٌ دُعَاتِكُمْ۔ تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی نمودوں
کی آوازیں۔

اللُّدُّ دُعَاءٌ هُوَ الْعِبَادَةُ ۲۔ دعائی شرعی عبادت ہے۔
رہ تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز
پڑھے یا اُس کے نام کا روزہ رکھے یا اُس کے نام پر جانور کاٹے
لیکن دعائی لغوی یعنی خدا سے مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ
عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک
روایت میں اللُّدُّ دُعَاءٌ هُوَ الْعِبَادَةُ ۳۔ ہے یعنی دعا عبادت
کا مغز ہے

قُوَّةٌ يَّعْتَدُونَ فِي الظُّهُورِ وَاللُّدُّ دُعَاءٌ۔ کچھ لوگ ایسے
پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے
(سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے
پہر میں گے پھر بھی قطرے کا وہ ہم اُن کو باقی رہے گا اور
دعائیں لمبی چوڑی معنی اور مسح ایجاد کریں گے بے عمل دعا

کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے دعا کرنا منقول نہیں ہے۔

ادْعُوا اللّٰهَ وَانْتَدُّوا مَوْجِقُونَ بِالْاِلٰهَاجَاتِ۔ اللّٰهُ
سے دعا کرو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اُس کے شرائط بجا
لا کر اکل حلال صدق مقال و رعایت آداب وغیرہ۔

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ۱۔ تین آدمیوں کی دعا۔ رد
نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک تو روزہ دار کی۔

(انفار کے وقت) دوسرے بادشاہ عادل کی تیسرے
مظلوم کی (ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لئے اور ماں کا
حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)
اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ بہتر دعا اللہ کا شکر
کرنا ہے (اس کی ثنا و صفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ تَوْفِيقًا ۱۔ اس میں مطلب
حاصل ہوتا ہے۔)

لَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِاللُّدِّ عَاءٍ۔ امام خاص اپنے لئے دعا
نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب معتدیوں کے لئے۔ بعض جاہل
اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعا کرتے
ہیں اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا اللّٰهُمَّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ اس سے
منع فرمایا۔ امام کو صیغہ جمع کہنا چاہیے جیسے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لَنَا يَا اللّٰهُمَّ ادْخُلْنَا الْجَنَّةَ۔

لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ۲۔ اپنے آپ کو مت کہو سو اپنے
لئے بددعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مجاؤں تباہ ہو جاؤں
یا میت کے حق میں بُری بات مت کہو کہ اُس کا وبال تم پر پڑے
لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا اللّٰهُ عَاءٌ۔ قضاء کو پھیرنے والی
دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضائے مطلق ہے کیونکہ
قضائے مبرم ٹل نہیں سکتی۔ یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا
سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اُس پر صبر دیتا ہے۔ یا
قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائی
ربانی۔)

كَادُ سَعَا اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَنْبَا عَنَا مِثْلًا - اللہ سے دعا
 کرو ہمارے بعد والوں کو ہم میں سے کرے یعنی ہمارے بعد
 جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں؟
 دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يُسْتَجَابُ وَاِنْ كَانَ كَافِرًا -
 مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو مہم بعضوں نے کہا
 کافر سے مراد ناشکر ہے کیونکہ قرآن میں ہے وَمَا دَعَا
 الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ - بعضوں نے کہا یہ آیت کے خلاف
 نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلنا
 دعا کرنا بیکار ہو گا اُس کی کچھ شوائبی نہ ہوگی؟
 اَسْعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ - مظلوم کی بددعا سے
 میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔
 وَالَّذِيْ دَعُوْا فِي الْاَنْصَارِ پکارنا مدد کرنا انصار میں ہو۔
 دَعَاةٌ اِلَى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازوں کی
 طرف بلانے والے مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو
 گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج قرامطہ وغیرہ میں
 گزر چکے ہیں۔

اُدْعَى حَابِرَةً - ایک روٹی پکانے والی اور بلبلے ایک
 روایت میں اُدْعُوْنِيْ اِيْكَ فِيْ اُدْعِيْنِيْ ہے۔ یعنی میری
 لئے ایک روٹی بنانے والی بلا لویا بلا لے۔
 اِجَابَةُ الدَّارِعِيْ - دعوت کرنے والے کی دعوت قبول
 کرنا۔
 وَ لَقَدْ يُّجِبُ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى - جس نے دعوت
 قبول نہیں کی وہ گنہگار ہوا امیر ام بنو می نے شرح السنہ
 میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن
 کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ بعضوں نے کہا ولیر
 کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا
 مستحب ہے اور بعضے بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی۔
 جب اُن سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے
 تھے۔ اُنھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے
 لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے
 تھے اور تم تو فخر اور مباہلہ کے لئے دعوت کرتے ہو۔
 مترجم :- کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے
 اللہ کی رضا مندی کے لئے دعوت کرے اُس کی دعوت
 قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو
 لیکن اُن امراء اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے
 ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیاوی
 غرض اُس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں
 ہے بلکہ بعض حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے کسی بزرگ نے
 فرمایا ہے التکبر مع المتکبرین۔ عبادت ہمارے زمانہ
 میں دنیا دار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعضے نام کے
 فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے
 آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور کرتے ہیں اور دعوت بھی
 انہی دنیا کے کتوں کی کرتے ہیں جن سے اُن کو دنیاوی منفعت
 حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے ایسے لوگوں کی دعوت رد
 کرنا اور اُن کو حقیر بنانا باعث اجر ہے۔ بات یہ ہے کہ جو مال

یاد دیش اپنی رونی نعمت سے پیدا کر آئے اور دنیا داروں کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب التعلیم ہے اور اُس کی صحبت باعث یہودی آخرت ہے اور جو عالم یاد دیش اپنے علم یاد دیشی کے پردے میں دنیا کا طالب اور دنیا داروں کے طرف مائل ہے اُس سے دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے۔ پروردگار ایسے ریاکار اور منکر عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے۔

أَسْأَلُكَ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ - میں اُن سے یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دیجاتی ہے یعنی اسلام کی دعوت۔

مَضْرُوعًا يَدْعُو عَائِدًا - جمع میں کسی مطلب سے حاضر ہوا۔

إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْكَ أَنْ يَدْعُوَكَ - جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اُس سے دعا کا طالب ہو یعنی اُس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَذَابَهُ مِثْلَهُ - جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یا تو اُس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت یا مصیبت جو اُس پر آنے والی ہے اُس کو روک دے گا۔

دہر جاں مسلمان کی دعا بیکار نہیں جانتے کی۔

مَا لَكَ يَدْعُو بِأَنْتِ أَوْ قَلْبِي عَنِ مَرْجِعِهِ بَشْرِي كَمَا كَانَتْ بَاتِ كِي دَعَا نَكَرًا هُوَ بِأَنْتِ كَانَتْ كِي۔

مَا لَكَ يَدْعُو بِأَنْتِ أَوْ قَلْبِي عَنِ مَرْجِعِهِ بَشْرِي كَمَا كَانَتْ بَاتِ كِي - بشرطیکہ جلدی نہ کریں اور نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندہ کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیے نہ مانگنے اور دعا کرنے سے اکتا جانا بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیے اور امید قائم رکھنا دیکھو بڑے بڑے مغیروں کی دعائیں چالیس چالیس برس کے بعد قبول ہوتی ہیں۔)

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ - اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اُس سے دعا کی جائے کیونکہ اُس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہار اور محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا بقضائی الہی زیادہ افضل ہے۔

مترجم :- کہتا ہے یہ فرقہ صرف غلطی پر ہے۔ انبیاء اللہ سے زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعا اور سوال کرتے رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اُس کو پروردگار اپنا ارادہ اور مشا۔ معلوم کر دیتا ہو تو اُس کے حق میں سکوت اُس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا نشانہ سکوت کا ہو پھر جب دعا کا نشانہ ہو تو اُس کے حق میں بھی دعا کرنا افضل ہوگا۔

كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ - اخیر تک۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع والارض و رب العرش الکریم والحمد لله رب العالمین و ایک روایت میں یوں ہے لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم والحمد لله رب العالمین حالانکہ یہ دعا نہیں ہو بلکہ ایک ذکر ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول رہے سوال ذکر سے اُس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دے گا۔ تو دعا کا فائدہ اُس سے حاصل ہوا اسی لئے اُس کو دعا فرمایا بعضوں نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار سے مانگے۔

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - دعا عبادت کا مغز ہے (اُس کا جوہر ہے) باقی ارکان عبادت کے سب درجہ کم ہیں تو جب

عبادت غیر خدا کی شرک ٹھہری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوْنِي فَاَسْتَجِيبُ لَهُ - کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں۔

اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ - جب اس نام سے اُس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)۔

اسْتَمَعَ الدُّعَاءَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ - سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو

(جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آ رہا ہو آدمی رات سے لے کر طلوع فجر تک)۔

دَقَّعَ اِصْبَعَهُ لِيَقْنَى وَدَعَا بِهَا - اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اٹھائی اُس سے دعا کی۔

الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَهَذَا لَمْ يَنْزَلْ - دعا ہر حال میں مفید ہے اُس کے لئے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری۔

كَيْفَ الدُّعْوَى إِلَى الْيَمِينِ قَالَ يَقُولُ اَدْعُوْنِي اِلَى اللّٰهِ فَسَالِي دِيْنَهُ - امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا دین کی دعوت کیونکر دیں؟ انھوں نے کہا

یوں کہہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔

اسْعُوْذُ بِكَ مِنَ الدُّمُوْبِ الَّتِي تَرِدُ الدُّعَاءَ - قہری پناہ اُن گناہوں سے جو دعا کو روک دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے) ہر امام جعفر صادق نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں ہدینتی بد خصلتی دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا، مسلمان

بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نمازیں دیر کرنا۔

الدُّعَاءُ الَّذِي عَلَّمَهُ جِبْرِئِيلٌ لِيَعْقُوْبَ حَفْرَةَ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَجِدْ جُودًا حَضْرَتِ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُو

سکھائی (اللہ تعالیٰ نے اُس کی وجہ سے اُن کے دونوں

بیٹوں کو ملا دیا وہ یہ ہے یا مَنْ لَا يَعْلَمُ اِحْدًا كَيْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ سَدَّ السَّمَاءَ بِالْمُهْوَاءِ وَكَبَسَ

الارض على الماء واختار لنفسه احسن الاسماء اثنتي بغلان بن فلان - فلان بن فلان کی جگہ جس کا

ماضی کرنا مقصود ہو اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے۔

هُوَ مِرْقَى عَلِيٍّ دَعْوَى الرَّجُلِ - اُس میں اور مجھ میں اتنا فاصلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے۔

دَعْوَى - کسی پر اپنا حق بیان کرنا۔ اُس کی جمع دَعَاوِيٌّ برفتح و كسرة وال۔

الْبَيْتِ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ - گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر

(جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے

نکلنے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے روپیہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اُس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی

ہو جائے گا اور بار ثبوت اُس پر لوٹ جائے گا اور اگر اُس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی۔

دَعْوَى - جو جھوٹا دعویٰ نسب کا کرے اُس کی جمع اَدْعِيَاءٌ ہے اور مُدْعُوْنَ بولے بیٹے یعنی متبنی کو بھی کہتے ہیں۔

بَاب الدال مع الغين

دَعْوَى - ہٹانا، دباننا، ملانا، گھونٹنا، گھس آنا۔

دَعْوَى - تابعدار ہونا، بدخلق ہونا گھس جانا۔

لَا تُعَذِّبَنَّ اَوْلَادَكَ بِاللَّعْنَةِ - اپنی اولاد کو اُن کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو اُنھکی اندر ڈال کر دم کو دبا میں اور

کوٹے کو اوپر اٹھاتیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا۔

عَلَامَةٌ تَدْعُوْنَ اَوْلَادَكَ كَنْ يَهْلِكُ الْعُلُقَى - تم

اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح والوں سے کیوں کرتی ہو
عَلَّ سَرَاةً - حلق کی بیماری۔

لَا تَقَطَّعْ فِي الدُّعَاةِ - اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں
کانا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)۔

لَا تَقَطَّعْ فِي الدُّعَاةِ الْمُعْتَدَةِ - علانیہ اچک لیجانے
میں ہاتھ نہیں کاناجائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے
دی جائے گی)۔

دَاعِرٌ - ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرٌ اور صَاغِرٌ۔

دَعْفَةٌ - خوب بہانا، زور سے برسانا۔

فَتَوَضَّأْنَا كُلَّنَا مِنْهَا وَتَحَنَّنَ عَلَيْنَا بِحَسْرَةٍ كَمَا مَرَّ
نَدَا غَفَقَهَا دَعْفَةً - ہم چوردہ سو آدمی تھے ہم سب نے

اس میں سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا۔ عرب لوگ کہتے ہیں
دَعْفَقَ الْمَاءَ - اس نے خوب پانی لٹرایا۔

فَلَانَ فِي عَيْشٍ دَعْفَقَ - وہ اچھے کشادہ عیش میں
ہے (فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)۔

دَعْلٌ - یا دَعْلٌ - کسی چیز میں بگاڑ کا مادہ آجانا ناسل
میں دَعْلٌ گنجان بھاڑی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسے مقام

میں اکثر بد معاش چھپے رہتے ہیں۔ دَعْلٌ کے معنی کینہ اور بے
اور مکر و فریب بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے تَحَنَّنُوا

دِينَ اللَّهِ دَعْلًا - انھوں نے اللہ کے دین کو مکر اور
فریب کا ذریعہ بنایا (ظاہر میں عامر اور دستار ریش دم

حمار سے زیادہ دراز اور دل میں مکر اور فریب دنیا کمانے
کی غرض معاذ اللہ)۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدَّعَلْتُ فِي

هَذَا الْاَمْرِ - میں نے اس کام کو بگاڑ دیا (اس میں فساد
کا مادہ گھسیڑا)۔

لَيْسَ الْمَوْعِدُ مِنَ الْمَدْرَعِ - مسلمان فسادی نہیں ہوتا۔
ہیے ہوئے کام کو بگاڑنے والا (اس حدیث سے ہمارے

زاد کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور کسی مسلمان کے
کام کو بگاڑنے اور اس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا

چاہیے ورنہ ان کا ایمان رخصت ہو جائے گا۔

فَأَعْلَاكَ - میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد

بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے غضب تعصب اور نفرت
سے حکام وقت کو جود و سراپین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا

بنانا موقوف کر دیا اور مسجد کا پھاٹک گھدڑا تھا اور یہ فریق
بڑی خوشی سے اس کو دیکھ رہا تھا واہری مسلمان، مس

گر مسلمان ہمیں است کہ حافظ وارد

دای گرد پئے امروز بود فردا سے

لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر۔

دَعْفٌ - دُحَانِبٌ لَيْتَا، تَوْرُؤُا لَنَا، مَنْذُ كَالَاكِرْنَا، ذَلِيلٌ كَرْنَا،
ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا۔ اسی سے ہے اَدَّعَلْتُ

یعنی ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا مشدّد کر دینا۔
اِنَّهُ صَحِيحٌ بِكَبْشٍ اَدَّعُو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک مینڈے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹہڈی کے
تلے سیاہی تھی (باقی سفید چیت کبرے مینڈے کی)۔

دَعُو - سفید اور صحیح دَعُو ہے مین ہل سے۔

باب الدال مع الفاء

دَقَاءٌ - یا دَقْوَةٌ - یا دَقَاءَةٌ - گرم ہونا، گرمی لگنا۔
اِدَّقَاءٌ اور تَدَقُّعَةٌ - گرم کرنا۔

اَبِي بَاسِيْرٍ يَرُدُّ عَدُوَّ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِدَّقُوا لِي
فَاَدَّقُوهُ فَذَنُّ هَبْوَابِيهِ فَقَتَلُوهُ قَوْدَاةً -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی کو لیکر آئے
وہ (سر دی سے) کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا لے جاؤ اس

کو اَدَّقُوهُ یعنی گرم کرو۔ انھوں نے کیا کیا کہ اس کو لپکا کر
قتل کر دیا وہ اَدَّقُوهُ کا معنی اَقْتَلُوهُ سمجھے۔ مین

دالوں کی زبان میں اِدَّقُوهُ قتل کو کہتے ہیں، آخر آپ نے
اس کی دیت ادا کی۔

لَنَا مِنْ دَقْوَةٍ وَهِيَ اَمْرٌ اَوْ كَرِيْمٌ لِيْلِي اَوْ كَرِيْمٌ وَفَاؤُا

يَدٌ فَرُونَ فِي أَقْفَادِهِمْ دَفْرًا - دوزخیوں کو گردن
پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے۔

الَّتِي عَنكَ الْجَمَامَا يَا دَقَارَ اَتَسْتَهْمِين بِالْحَرَابِ -
اسے بدبودار اور ذہنی سر پر سے آثار تو آزاد بنیوں کی طرح
بتی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا۔)

دَقْرٌ اَوْ دَفْرَةٌ - بدبودار۔
دَقْعٌ - يَامَدَقْعُ - زور سے ہٹانا۔ بعضوں نے دَقْعٌ

اور سَرَقْعٌ میں یہ فرق کیا ہے کہ دَقْعٌ ایک امر کے کہنے سے
پہلے اُس کے دُور کرنے کو کہتے ہیں اور سَرَقْعٌ آنے کے بعد

دُور کرنے کو۔ مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صدوقوں
میں دَقْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے، دینا، ادا کرنا، بچانا، جواب

دینا، رو کرنا۔
دَقْعٌ مِنْ سَعْرَاقَاتٍ - عرفات سے چلے (گو یا اپنے آپ کو

عرفات سے ہٹایا، یا اونٹنی کو دہاں سے چلایا۔
اِنَّكَ دَاقِعٌ بِالنَّاسِ يَوْمَ مَوْتِكَ - خالد بن ولیدؓ

نے موت کی جنگ جس دن ہوتی اُس دن لوگوں کو بچایا۔
دورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کے تین سردار

زید بن حارثہ اور جعفر طیار اور عبد اللہ بن رواحہ شہید
ہو گئے تھے، ایک روایت میں دَاقِعٌ بِالنَّاسِ ہر بیٹے

لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا۔
اِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُمْ اِلَيْكُمْ مَا - عباسؓ اور علیؓ اگر تم

چاہتے ہو تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متروکہ جائداد
تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے

کے لئے اور انہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو صرف کرتے تھے نہ

بطور تملیک کے، کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث
نہیں ہوتا بوجہ صحیح حدیث کے)۔

اَوْ وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلَى غَيْرِهِ - یا کسی
چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے

اس لئے ہمارا اُن کے بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی
کا بجا ہوتا ہے)۔

تَوَسَّطًا فِي عَرِيٍّ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ - آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی

میں نے غسل نہ کیا ہوتا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ جنب کا جسم نجس نہیں ہے، اسی طرح اُس کا پسینہ)۔

الَّذِي فُرِيَ - گرمی، جانور کی نسل۔
وَكَانَ لَا دَلِيلَ فَرَاءَ الْجِجَارِ - جاز کی پوستینیں

آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں۔
دَقْدَقَةٌ - جلدی چلنا۔

وَاِنْ دَقْدَقَتْ رِيحُ الْهَمَالِجِ - اگر چہ ترکی گھوڑے
اُن کو لے کر بھاگیں۔

دَقْدَقَةٌ - ایک قسم کی دوڑ۔
دَفِيفٌ - نرم چال۔

دَفْرٌ سِينٌ پَرَارٌ دُكَيْلَانَا - یا بدبودار ہونا۔
دَفْرٌ - کیڑے پڑنا، ذلیل ہونا، بدبودار ہونا۔

الَّتِي اِلَى ابْنَةِ اَرْحَى يَا دَقَارَ - اسی بدبودار میری
بھتیجی مجھ کو دے۔ دَقَارٌ جیسے قَطَامِرٌ - خراب بدبودار

عورت، لونڈی، چھوکری کو اُس سے خطاب کرتے ہیں
اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور

خوار ہے۔ دنیا کو اَفْرَدٌ فَرٌّ بھی کہتے ہیں۔
سَأَلَ كَعْبًا عَنْ وِلَاةِ الْاَمْرِ فَاخْبَرَهُ قَالَ

وَاَدْفِرَاكًا وَاَدْفِرَاكًا - (حضرت عمرؓ نے) کعبؓ سے پوچھا
آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا، انھوں نے بیان کیا

تو حضرت عمرؓ نے کہا اتنی بدبوتی یا اتنی ذلت اور خماری
عرب لوگ کہتے ہیں دَفْرَاكٌ فِي قَفَاكٌ - اُس کی گردن

ٹاپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا۔
اِنَّهَا الْحَاجَةُ اِلَى شَعَثِ الْاَدْفَرِ - حاجی وہی ہے

جس کا سر پریشان بدن میں سے بوا رہی ہو (میلا کچھلا)۔

حوالہ نہیں کیا (تو یہ جائز ہے۔ کہانی نے کہا اس سے اُن
حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دفع اُس وقت تک صحیح
نہ ہوگا جب تک اُس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائداد اُس کے
تفویض نہ کر دے۔)

يَعْمُرُ لَهُ فِي اَوَّلِ دَفْعَةٍ - پہلا قطرہ خون کا گرتے
ہی اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنی غازی کے)۔
فَجَاءَتِ امْرَأَتُهُ كَاتِبَاتٌ دَفْعٌ - ایک عورت اس
طرح آئی جیسے کوئی اُس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی
دوڑتی ہوئی)۔

خَيْرٌ كَوْمًا لَمَّا اَفْعَ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتِ
تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کیے
(دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کو بچائے) مگر جب ہی تک کہ وہ
ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں اُن کی مدد نہ
کرے یا حمایت اسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں
کہ فریق ثانی کو اُس کے تصور سے زیادہ سزا دے۔)

مَدْفُوعٌ بِالْاَبْوَابِ - دروازوں پر سے دھکیلا ہوا۔
کوئی اُس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اُس کو حقیر جان کر جہاں
جانا ہے وہاں سے لوگ اُس کو نکال دیتے ہیں۔

فَتَحَا مَا يَتَدَا اَفْعَانِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ
اُس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا
اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں
اُس نے منظور کیا)

اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ مِنْ يَصْرِى مِنْ شَيْءٍ عَدْنَا كَعَنْ
لَا يَصْرِى - اخیر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے
جو نمازی ہیں اُن کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے
اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی
اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب

چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج
نہ کرے تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اترے۔
اَللّٰهُ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ - ہتھیاروں سے اُس کو
نقصان نہیں پہنچے گا۔

مَدْفُوعٌ - توپ اُس کی جمع مَدَا فِعْ ہے۔
دَفٌّ - يا دَفِيفٌ - آہستہ چلنا، جیسے دَبٌّ ہے۔
اِنَّهَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ
میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع
کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آگئے
تھے میں نے یہ جاہل اُن غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت
لے۔ اصل میں دَافَةٌ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ
چل رہے ہیں یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں۔

قَدْ دَفَّتْ عَلَيْكَ مِنْ قَوْمِكَ دَافَةٌ - (حضرت عمرؓ
نے ایک بن اوس سے کہا) تمہاری قوم کے کچھ لوگ تو پر
(آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آگئے۔

فَاِذَا دَفَّتْ دَافَةٌ مِنَ الْاَسْرَابِ وَجَّهَهَا فِرْعَوْنُ
جب باہر والے کچھ لوگ آجاتے تو وہ خیرات کا مال اُن میں
خرچ کرتے۔

لَا خَيْرَ لَكُمْ اَنَّ دَافَةً دَفَّتْ - میں اُن کو خبر کر دیتا
کہ کچھ لوگ آہستہ آہستہ آن پہنچے۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَجَابٍ تَدَا فِ بَرٍّ كَمَا نَهَا - بہشت
میں شریف اور نڈیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی
کے ساتھ لے پھرتی ہیں۔

طَفِقَ الْقَوْمُ يَدْفَعُونَ حَوْلَهُ - لوگوں نے آہستہ آہستہ
آپ کے گرد جمع ہونا شروع کیا۔

كُلُّ مَا دَفَّتْ وَلَا تَأْكُلُ مَا صَفَّ - وہ پرندہ کھا جو
اڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاخہ وغیرہ)
اور وہ پرندہ مت کھا جو اڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے
اُس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گرباز وغیرہ)۔

لَعَلَّهٗ يَكُونُ اَوْقَرًا دَفَّ رَحْلِهِ ذَهَبًا وَوَرَقًا۔
شاید سونے اور چاندی سے اُس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ
بھاری کرنے والا ہوگا۔

دَفَّ الرَّحْلِ۔ کاٹھی راونٹ کے زین، کاکوز۔
فَصَلُّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَاللَّدْفُ۔
حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح
علاوہ کیا جاتا ہے اُس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند
ہوتی ہیں باجہ بجاتا ہے کبھی گاتا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے
چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)

دَفَّ۔ بضم اور فتح۔ دال مشہور باجہ ہے راورد دوسری باجوں
کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح
کے لئے بجائے جاتیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں
اُن کا بجانا جائز رکھتا ہے اور ایک جماعت علماء نے سواد
کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے،

اِنَّهُ دَفَّ اَبَا جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ۔ عبد اللہ بن مسعود
نے بدر کے دن ابو جہل کا کام تمام کیا، غفراء کے بیٹوں نے
سواروں کے اُس کو گرا دیا تھا کچھ جان باقی تھی عبد اللہ بن
مسعود نے جا کر اُس کا سر ہی کاٹ لیا جس کم جہاں پاک،
عرب لوگ کہتے ہیں دَفَّقْتُ عَلَى الْاَسِيرِ يَادَ اَقِيْبَتِ
يَا دَفَّقْتَهُ۔ یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اُس کو
مار ڈالا۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ اَسِيرٌ فَلْيُدْرِقْهُ۔ جس کے پاس
کوئی قیدی ہو وہ اُس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی
حذیر کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا۔)

فَاَعْطَى مَوْسَى فَاَسْتَدْفَفَ فِيهَا رَغِيْبٌ لِّمَنْ كَانَتْ
کہ کے کانفرنس نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا
مجھ کو ایک اُستمرہ دے میں پالی کر لوں، آخر اُن کو اُستمرہ دیا گیا
انہوں نے اُس سے پالی کی (زیر ناف کے بال مونڈے)۔
یہ دَفَّ سے نکلا ہے بمعنی جڑ سے اکھیڑنا۔

تَغْنِيَانِ وَتَدْفَانِ۔ وہ دونوں چھوکر یاں گاری
تھیں اور دف بجا رہی تھیں ایک روایت میں وَتَغْنِيَانِ
زیادہ ہے یعنی تاج رہی تھیں (یہ چھوکر یاں کچھ فاحشہ تھیں
بلکہ گھریلو باعصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی سر
گا اور بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو
جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ
ابو بکر نے اُن کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم
کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے۔ جمع البجاریں ہے
کہ دَفَّ بضم دال ایک گول باج ہے پھلنی کی وضع کا ایک
طرف سے منڈا ہوا۔ میں کہتا ہوں اُس وقت عرب میں
یہی باج مروج تھا اور اگر طبلہ راج ہوتا تو قیاس یہی کہتا
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوشی کے مواقع پر
اُس سے بھی منع نہ فرماتے۔ بہر حال دن کے سواد دوسری
باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علماتی حدیث
کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور
رسالوں میں بیان ہوتے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی
کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسموں میں باجے بجانے
والوں کو فاسق کہنا علم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ
یسے تعصبات اور تشادات سے بچائے رکھے جو مسئلہ میں العلماء
اختلافی ہو اُس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن
درا کرنا بالکل نالائق اور جہالت ہے،

مَمِعَتْ دَفَّ نَعْلَيْكَ فِي الْحَقَّةِ۔ میں نے تمہاری
جو تیروں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم
بہشت میں چل رہے ہو یہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے فرمایا)۔

مَوْتُ طَاعُونٍ دَفِيفٌ۔ طاعون کی موت نرم ہے۔
مَا تَرَكَ اِلَّا مَا بَيْنَ الدَّقَّتَيْنِ۔ کچھ نہ چھوڑا
مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں کھلا گیا تھا (باقی
سب متفرق پرچوں کو جلا ڈالا)۔

إِنْ كَانَ الطَّيْرُ دَفِيفَةً أَكْثَرَ مِنْ صَفِيفَةٍ
أَكْبَلُ. اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اُس کے پھیلانے سے زیادہ
ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے)۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلَقَ نَفْسَهُ بِقَدْوَمٍ عَلَى دَفِيفٍ.
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپ ایک بسولے
سے کر لیا اُس کو ایک تختہ پر مار کر۔

دَفِيفٌ - يَأْدُ فَوْقَ - رِكْبَارُكِي نِكْلَنَا، كُودُ كَر نِكْلَنَا، زُورُ سِ
پھوٹناتے کرنا، مار ڈالنا۔

دُ قَائُ الْعَزَائِلِ. مشک کے سوراخوں میں سے زور
سے بہنے والا مینہ۔ عَزَائِلٌ رَمَلٌ فِي عِزِّ إِلَى تَهَامِ مَشْكَ
کے دہانے۔

مَاءٌ دَافِقٌ. کود کر نکلنے والا پانی یعنی سنی۔
أَبْعَضُ كُنَايَةُ إِلَى الْبَيْتِ تَمَسُّهُ الْبَيْتُ فَفِي. بہت
پسند میری ہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر
چلتی ہو۔

دَفَقَتْ فِي حَاظِرِهَا. مظلوموں میں کود کر آئی۔
أَصْبَهَ الْبَيْتُ يَتَدَفَّقُ. دریائے نیل بھر پوز ہو کر زور
سے بہ رہی ہے۔

لَا يَجِبُ الْغَسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفِيفِ. غسل جب ہی
لازم ہے جب کود کر پانی نکلے۔ (یعنی سنی خارج ہو)۔

دَفِيفٌ - دُجَانِيْنَا، كَاثَرًا، جُهَانًا.
قَدْرٌ عَنِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْرُقُ الدَّاءَ الدَّفِيفِينَ.

د صوب میں سے اُٹھ وہ اندرونی چھٹی ہوئی بیماری کو اُپر
لاتی ہے۔ قَامُوسٌ فِي هِيَ دَاءٌ دَفِيفٌ وَهِيَ بِيَارِي جُورِيَّةٌ
ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اُس سے سخت خرابی پیدا ہوتی ہے۔

بعضوں نے کہا صحیح دَاءٌ دَفِيفٌ يَأْدُ فَوْقَ هِيَ،
وَأَجْتَهَرُ دُ فَوْقَ الزَّوَاءِ. میٹھے اور سیراب کرنے والے

پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے اُنھوں نے کھول دیا یہ
حضرت عائشہ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الرَّسَدِ فَإِنْ وَرَدَ كَا
مِنَ الْإِدْبَاقِ الْبَابِ. مشرق قاضی اُس غلام کی واپسی
کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دور روز کے

لئے شہری میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب
نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی

شہر سے بھاگ جانے کی اُس میں عادت ہو تو واپس کر دیتے،
حَتَّى يَدْفِنَ كَانَ لَهُ قِيْرًا طَائِرًا. جو شخص جنازی
کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اُس کے ساتھ
رہے تو اُس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے

سوا یا اُس سمیت)۔
لَقَاءَ تَهَامًا دَفِيفًا. مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ

اُس کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تاکہ دوسرے
نمازیوں کو تکلیف نہ ہو یہ اُس وقت کا حکم ہے جب مسجد

کے صحن کچے اور اُس میں ریتی اور کنکریں بچے رہتے تھے
لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن گچی یا پتھر کے
ہوتے ہیں وہاں تھوکنے کا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کرے
اور باہر نہ جاسکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے

فَاذْفَنْوْنِي. مجھ کو گاڑ دینا۔
لَوْلَا أَنْ لَا تَدَا فَنَوْنَا. اگر مجھے یہ ڈرنے ہوتا کہ تم مردوں

کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آکر اُن کا گاڑنا بھول
جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا۔

تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّأْيِبَ. قریب ہے کہ سوار کو گاڑ
دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز پال ہے)۔
لَوْ حَضَرَ تَكَ مَا دَفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مَثَّ. اگر میں وہاں

موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا۔
دَفِنْتَ الْحَدِيثَ. میں نے اس بات کو چھپا دیا کسی کو
ظاہر نہیں کی)۔

مِدَا قَائُ. پرانی مشک۔
إِنْ رَأَى حَسَنَةً دَفِنَهَا. اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو

اُس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بُری بات دیکھے تو
 فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت اپنے بیان فرمائی)۔
 اِدْفَنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ۔ اُس کی بات پتھر
 پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)۔
 دَقُوْهُ۔ زخمی پر حملہ کر کے اُس کا کام تمام کر دینا۔
 اِدْفَاؤُ۔ سینگ لے کر ہونا کام تمام کرنا۔
 اَبْصَرَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ شَجْرَةً دَقْوَاءَ تَسْمَعُ
 ذَاتَ اَخْوَابِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سفر
 میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات
 انواط کہتے تھے۔
 اِنَّهُ عَرِيضُ النَّعْرِ فِيهِ دَقَاٌ۔ دجال چوڑے سینے
 والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اِدْفَى
 جَمْحًا ہوا مرد۔ بعضوں نے اِدْفَاؤُ مہوز کہا ہے مؤنث دَقْوَاءُ
 ہے۔

باب الدال مع القاف

دَقْرًا۔ کمانے سے بھر جانا، ترو تازہ ہونے کرنا، رنجیدہ
 کرنا، غصہ دلانا۔
 قَالَ لَآ اَسْلَمُ مَوْلَاكَ اَخَذَتْكَ دِقْرَارَةٌ اَهْلِكَ۔
 حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں
 کی بدخصلت تجھ میں آئی۔
 رَاَيْتُ عَلِيَّ عَمْرًا دِقْرَارًا وَقَالَ اِنِّي مَهْمُوْنٌ۔
 میں نے عمارؓ کو جاگتے ہوئے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو نشانہ کی
 بیماری ہے۔ دِقْرَارًا کی جمع دَقَارٍ ہے۔
 دَقْرُوْرًا۔ پانجام۔
 اِنَّهُ جَزَعُ الصَّقِيْرَاءِ ثَوَّبَتْ فِي دَقْرَانٍ۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر میں جا رہے تھے تو آپ
 نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اتر پڑے (صفراء
 وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے

درمیان)۔
 دَقْرًا۔ شرمیلانا، فساد انگیزی۔
 دَقْعٌ۔ مطلب براری کے لئے عاجزی اور گڑگڑاہٹ۔
 ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا، بُری گزران پر راضی
 ہونا، افلاس کو بُری طرح اٹھانا۔
 اِن كُنْ اِذَا جَعْتَن دَقْعَتَن۔ تم عورتوں کی خصلت
 ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی
 کرتی ہو۔
 دَقْعَاءٌ۔ مٹی۔
 لَا يَحِلُّ الْمَسْتَلَّةُ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مَّدْقِحٍ۔ سوال
 اسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو
 (بالکل محتاج ہو، بھونہک اُس کے پاس نہ ہو)۔
 لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِي دَمِيْنٍ مُّوَجِّعٍ اَوْ فَقِيْرٍ
 مَّدْقِحٍ۔ خیرات لینا اسی وقت درست ہے جب تکلیف
 دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو۔
 اَسْوَدُ بِلَكٍ مِّنْ فَقْرٍ مَّدْقِحٍ۔ تیری پناہ خاک میں ملائی
 والی محتاجی سے۔
 دَوَقَعَةٌ۔ مفلسی ذلت اور خواری۔
 دِقَاعٌ۔ مٹی۔
 دَقِيْقٌ۔ سخت بھوک۔
 دَقٌّ۔ ار کر توڑ ڈالنا، کوٹنا، ٹھونکنا۔
 اِسْتَدْبَقَ الدُّنْيَا وَاجْتَهَدَ رَاَيْكَ۔ دنیا کو حقیر سمجھ
 اور اپنی رائے سے سوئی۔
 اَللّٰهُمَّ اَحْفَرِيْ ذَنْبِيْ كَلَّةً دِقَّةً وَجَلَّةً۔ یا اللہ
 میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے تلیل اور کثیر
 لا دقِّ وَلَا تَرَلْزَلَةً۔ آپ میں زونا ہے نہ بلانا ہے (دبنا
 سے یہ مطلب ہے کغل زیادہ سمائے اور ہلانے سے یہ کہ کم
 سمائے)۔
 سَلِّتْنِيْ حَقِّي الدَّقَّةَ۔ مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک

پسے ہونے تک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے انگ) ہونے سے
 نے کہا دقتہ وہ نرم خاک جسکو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے،
 یَصْنَعُ صَلَوةً دَقِيقَةً۔ یعنی نماز پڑھتے تھے دن بہت
 لمبی چوڑی۔

تَعْمَلُونَ اَعْمَالًا اَدَقَّ فِي اَعْيُنِكُمْ نَعْدًا هَلَمِّنْ
 اَلْوَقِيَاتِ۔ تم بعضے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں
 میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں)
 اور ہم ان کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔
 فَيَدَّقُ عَلَيَّ حَتَّى يَخْرُجَ۔ اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر اورد
 اس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کرے اس
 حدیث سے ابو بکرؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس
 میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اس
 کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اس پر حملہ نہ کرے۔ عبد اللہ
 بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اس کو
 کوئی مارنے آئے تو اس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور
 تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اس کی مدد کرے اور
 باغیوں سے لڑے قرآن شریف کی آیت بھی اسی پر دلالت
 کرتی ہے اور یہ حدیث اس حالت پر معمول ہے جب یہ معلوم

نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے
 لَا بَأْسَ اَنْ يَتَوَضَّعَ بِاللِّدْقِيقِ۔ اہل کربتہما جہم
 دھونے میں کوئی قباحت نہیں جیسے بسین وغیرہ مل کر
 نہاتے ہیں۔

اِنَّمَا يَدَّقُ اللهُ الْعِبَادَ فِي احْسَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 عَلَى قَدَرِ مَا اتَاهُمْ مِنَ الْعُقُولِ فِي الدُّنْيَا۔ اللہ
 تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لینگا ہر ایک شخص
 کا اس کے موافق جتنی عقل اس کو دی تھی۔

كَفَرَّ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ كَسْبِ وَاِنْ دَقَّ۔ جو شخص
 اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (سیخ یا منغل یا چٹمان ہو کر
 سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنی

ناشکراہ۔

لَا تَبْأَيُّ شَرًّا دَقَّ اَيْقَ الْاَشْيَاءِ بِنَفْسِكَ۔ حقیر کام اپنے
 ہاتھ سے مت کر بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر
 چھوڑ دے، اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اول تو ہونہ
 سکے گا دوسرے تو کر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر
 اعتبار ہی نہیں کرتے۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ تعالیٰ
 ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اس کا
 مقابل کوئی نہیں اسی لئے استوی علی العرش میں
 غلبہ کے معنی صحیح نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر
 غالب تھا۔

سُخِّي الدَّقِ۔ ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء پر
 کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اخیر میں آدمی کو گھلا
 گھلا کر اڑاتا ہے۔

تَدَقُّوا الدَّقَّ كَمَا تَدَّقُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ فتنہ
 ان کو اس طرح پس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔
 مَدَّقُ۔ کوٹنے اور دبانی کا آلہ جیسے اون دستہ۔ قیاس
 کے رو سے مَدَّقُ ہونا چاہئے،
 دَقْلٌ۔ روکنا، عروم کرنا، تک یا مَنہ یا گدی یا جبروں پر
 اڑنا۔

دُقُولٌ۔ غائب ہو جانا، داخل ہونا، جیسے دُخُولٌ ہے۔
 هَذَا اَكْبَرُ الشَّجَرِ وَنَزْرًا كَثْرًا الدَّقْلُ۔ کیا قرآن
 شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور
 خراب کجور کی طرح اس کو پھیلانے لگے (خراب کجور خشکی
 اور سختی کی وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چلتی نہیں)۔

مَا يَخْدُ مِنْ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ لَاحًا۔ ہم کو خراب کجور
 بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔
 فَتَمَجِّدُ الْقِرَادُ الدَّقْلَ۔ بند پر دے کی لکڑی پر
 چڑھ گیا (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں

اُس سے پردہ اٹکاتے ہیں عربی میں اُس کو شِراع اور صاعی کہتے ہیں۔ اُس کا قصہ حیوۃ الجیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی نے مرفوعاً روایت کی کہ دودھ میں پلنی مت ملایا کرو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو دودھ میں پانی ملا کر اُس کو بھی کرتا تھا اُس نے ایک بندہ خریدا اور اُس کو لے کر کشتی میں سوار ہوا جب بنجارا میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندہ کے دل میں ڈالا اُس نے کیا کیا اشرفیوں کی تحصیل اٹھالی اس کو لے کر کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تحصیل میں سے ایک ایک اشرفی دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا۔ غرض دودھ واپا کی آدمی اشرفیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تمہیں وہ پانی میں گئیں صرف دودھ کی قیمت اُس کے پاس رہ گئی۔

مترجم۔ کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے لگے آنکھوں نے اپنے کپڑے اُتار کر باہر چھوڑے اور خود پانی میں گئے ایک بندہ آیا اُن کی ہمیانی جس میں سو روپے تھے اٹھا کر ایک اونچے درخت پر جو لب دریا تھا چڑھ گیا اور وہاں جا کر ہمیانی کو منڈے سے کتر ڈالا اُس میں سو ایک ایک روپیہ ان صاحب کو دکھاتا پھر دریا میں پھینک دیتا یہاں تک کہ سٹو کے سٹو روپے سب پھینک دیتے اس کے بعد خالی ہمیانی ان کی طرف پھینک دی اور خود چلتا ہوا یہ جاوہ جا۔

باب الدال مع الکاف

د ک ک ک۔ مٹی سے بھر دینا، سوراخ بند کرنا۔

سَهْلٌ وَدَكَاةٌ۔ ملائم ہے اور برابر رہتی کبھی ہوتی ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)۔

إِيَّاكَ أَجُوبُ الْقَوْمَ بَعْدَ الدَّكَاةِ۔ میں آپ ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں۔

د ک ک ک اور د ک ک ک وہی بمعنی د ک ک ک۔

د ک ک ک۔ موٹا، گرا، مارنا، توڑنا، برابر کرنا۔

ثُمَّ تَدَاكَكْتُمْ عَلَى تَدَاكِكِ الْأَيْدِي إِلَى السُّيُوفِ عَلَى حَيَاضِهَا۔ پھر تم نے مجھ پر ایسا جوم کیا جیسے پیاسے اونٹ اپنے حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں۔

أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَدَاكَكَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حال سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یہ سننے ہی سب لوگ اُن پر جمع ہو گئے (ایک پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سننے کے لئے)۔

أَنَا وَجَدْتُكَ بِالْعَوَاقِ حَيْلًا عَوَاضًا دَكَاةً۔ ہم نے عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پٹھیں چوڑی اور چھوٹی (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)۔

دَاكَاةٌ دَكَاةٌ۔ ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا ہوا نہ ہو)۔

دَاكَاةٌ دَكَاةٌ۔ برابر کر دینے جائیں گے۔

دَكَاةٌ۔ اونچا مکان۔ اُس کی جمع دَكَاةٌ ہے۔

فَدَاكَاةٌ دَكَاةٌ وَوَجَدْتُكَ دَكَاةً۔ دونوں ایک بارگی توڑ کر برابر کر دیتے جائیں گے۔

دَاكَاةٌ۔ مٹی گوندھنا، روندنا۔

دَكَاةٌ۔ ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برہوں کا رنگ ہوتا ہے حضرت علیؓ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے

عَلَى لَهُ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ وَفَضْلُ بِنْتِ الشَّيْفِ وَالْعَمْرِ الدَّكَاةِ

یعنی حضرت علیؓ میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریب رکھتے تھے، دوسرے تلوار

کی دہار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون سپاہگرمی اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے)۔

آپ کی ذات میں کمالات تھی عالم ایسے بڑے سپاہی ایسے بڑے)۔

دَاكُنْ مِيلًا، اَمَلٌ بِسَيَاهِي هَوَانًا، اِدْرِي تَلِي كَسِي كَا سَهَابًا
جانا۔

اِنَّهَا اَوْ قَدَاتِ الْقَدْرِ سَحْتَةً دَاكُنْتَ نِيَابَهَا۔ حضرت
خاتون جنت جب شہزادی عالم و عالمیان فاطمہ الزہراءؑ نے
بانڈیاں پکاتیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے
ہو گئے (حضرت فاطمہؑ بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل
کام کرتیں، چکی خود پستیں، کھانا بھی خود ہی پکاتیں، آپ
جب تک زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا فراغت کا
زناں آپ نے نہیں پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا سے سدھاریں اور اپنے
والد بزرگوار سے مل گئیں۔

فَبَقِيَ سَحْتَةً دَاكُنْ۔ وہ کڑواہم خالد کے پاس رہ رہاں تک
کہ میلا کھیلا ہو گیا۔

فَبَقِيَ نِيَابَةً دَاكُنْتَ مَنَ طِينٍ يَجْلِسُ عَلَيْهِ۔ یہ نے
ان کے پلے ایک چوڑے بنا دیا جس پر وہ بیٹھے تھے۔ دَاكُنْتَ
اور دَاكُنْتَ اور چکی جگہ۔

وَعَلَى جَعْفَرٍ جَبَّةٌ حَزْرَدٌ كُنَاؤُ۔ جعفر ایک ریشی
چوڑا پہنے ہوئے تھے۔

تَوْبٌ اَدَاكُنْ۔ میلا کپڑا۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ اللّٰمِ

دَلِيْتُ۔ يَادَلِيْتُ۔ زَدِيكُ زَدِيكُ قَدَمُ رَكْنًا۔

تَدَلُّتُ اور لَدَلْتُ لَاتُ۔ بن سوئے مجھے بڑا جانا۔

اِنَّ الدَّلِيَّتِ لَاتُ وَالتَّخَطُّوْفُ۔ بن سوئے مجھے
بگٹٹ چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا۔

دَاكُنْ۔ شروع رات میں چلنا جیسے اِدْلَاجُ اور دَلِيَّةُ
يَا دَلِيَّةُ۔ رعب لوگ کہتے ہیں اِدْلَاجُ جب شروع رات

میں چلے اندر اِدْلَاجُ جب اخیر رات میں چلے۔ بعضوں نے کہا
اِدْلَاجُ رات میں چلنے کو کہتے ہیں، شروع میں ہوا آخر

میں اور اس حدیث عَلَيَّ كَمُ بِاللَّحْجَةِ میں ہی مراد
ہے کیونکہ اس کے بعد یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے

اور ایک شاعر نے یوں کہا ہے کہ

اصْبِرْ عَلَى السَّيْرِ وَالْاِدْلَاجِ فِي السَّحْرِ

وَفِي الدَّوَالِحِ عَلَى الْحَلْجَاتِ وَالْبِكْرِ

تو سر کے وقت چلنے کو، بس اِدْلَاجُ کہا ہے

فَاَدْلَاجُوا۔ پھر وہ رات کو چلے۔

فَاَدْلَاجْنَا لَيْكُنَّا۔ ہم رات بھر چلے۔

عَوَسَ مِنْ ذَمِّ اِيَّ الْجَيْشِ فَاَدْلَاجُ۔ رات کو لشکر کے

پہچے آ کر بڑے پھر اخیر رات میں چلے۔

مَنْ خَافَ اَدْلَاجُ۔ جو شخص دشمن کے حملے سے اخیر رات

میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا۔

وَأَسْتَعِينُوا بِالْعَدَاةِ وَالْوَحَاةِ وَشَىءٍ مِّنَ

الدَّلِيَّةِ۔ کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو

دراودیاں نازیں ہیں فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام

کا چلنا ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء

کی نماز ہے مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری

رات چلا کرے وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ

پہنچے گا برخلاف اُس مسافر کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کر

دو ایک دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ یہی حال

عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز کرنا یہ بہتر

ہے اور آدمی اسی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے مگر

سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں بنتی اور وہ

چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھٹ جاتی ہے

مثل مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا

فَلَقِيْنَا كَأَمْدٍ لِّجَا۔ ہم آپ سے اُس وقت ملے جب

آپ رات کو چل رہے تھے۔

فَدَلِيْتُ مِنْ عِنْدِهَا۔ پھر عبدالرحمن بن ابی بکر رات

ہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ کے

پاس سے چلے جاتے (جب آپ فار ثور میں پوشیدہ تھے)
 تَبَّأَ بِمَنْ يَدَى الْمَدَائِجِ - تورات کو چلنے والے
 کے آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اس کی
 توفیق دیتا ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے)۔

مَدَّ لِحُمْ - ایک قبیلہ کنانہ میں سے۔
 دَلَّحُمْ - بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا
 لکنا۔

مَنْ النَّسَاءُ يَدَّ لِحْنٍ بِالْقَرِيبِ عَلَى ظَهْرِ رَهْتٍ
 فِي الْحَوَائِبِ - عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اٹھائے
 ہوئے آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں
 زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں، اب ہمارے زمانہ
 کے مسلمانوں نے عورتوں کو ایک چار دیواری میں قید رکھنا
 شرعی پردہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ
 شرعی)۔

وَمِنْهُمْ كَالسَّحَابِ الدَّائِمِ - یعنی فرشتے بڑے پانی
 والے اور کی طرح ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ دَائِمٌ
 بہت پانی والا اور۔ اس کی جمع دَلَّحٌ ہے،

إِنَّ سَمَانَ وَآبَا الدَّرْدَاءِ إِشْتَرِيَا كَبْشًا
 فَتَدَّ الْحَاكُ بَيْنَهُمَا عَلَى عَوْدٍ - سلمان فارسی اور
 ابو الدرداء نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اس
 کے دونوں کنارے پکڑ کر لے چلے۔

دَلَّحٌ - بہت پانی والا۔
 دَلَّالَةٌ - بلانا۔

تَدَّ لَدَلٌ - بلنا لٹک کر تہل تہل کرنا۔
 دَلَّالٌ - اضطراب اور بے قراری۔

يَا أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا الدَّلُّ الدَّلُّ الَّذِي يَحْمِلُ
 اسراراً کھو۔ اے خیمہ والو دیکھو سستی (سیر) ہے جو
 تمہارے بھید لے کر جا رہی ہے (سستی اکثر رات کو نکلتی
 ہے اور سر کو بدن میں چھپا لیتی ہے تو اس شخص کو سستی کو

تشبہ دی وہ بھی چھپ کر راز سہنے کو آیا تھا۔
 كَانَ اسْحَابُ بَغْلَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّالًا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے غمراہ نام دلدل تھا
 (آپ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا)۔
 دَلَّسٌ - کمر اور فریب چونہ کاری، طلا کاری جیسے تدلیس
 ہے۔

دَلَّسٌ - تاریکی جیسے دَلَّسَةٌ ہے۔
 تَدَلَّسٌ - عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں
 راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا۔
 مَدَّ لِسٌ - جو کوئی تدریس کرے۔

رَجَعُوا إِلَى اللَّهِ عَمْرًا كَوَلَّوْهُ يَنْهَى عَنِ الْمَتَاعِ لَا تَخَذُهَا
 النَّاسُ دَوْلَسِيًّا - اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ
 متع سے منع نہ کرتے (اس کی حرمت پر ممبر بیان نہ فرماتے)
 تو لوگ متع کو زنا کرنے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور
 جب اس سے مواخذہ کرتے تو کہتے ہیں نے متع کیا تھا اچھا
 ایک حیلہ اس کے ہاتھ آیا)۔

لَا يَجُوزُ لِحْلَةِ التَّدَلِّسِ - جب کسی چیز میں کوئی عیب
 ہو تو بائع کو اس کا چھپانا اور انہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا
 چاہیے اب چاہے وہ لے یا نہ لے عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّسَ
 الْبَايِعُ - بیچنے والے نے عیب چھپایا)۔

دَلَّحٌ - باہر نکلتا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّحَ لِسَانُهُ
 اس کی زبان (پاس یا تمکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی
 اور باہر نکالنا، لٹک جانا۔

إِنَّهُ كَانَ يَدَّ لِحْ لِسَانَهُ لِلْحَسَنِ - آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم حضرت، ہم حسنؓ کو بلانے کے لئے اپنی زبان
 مبارک باہر نکالتے (ناک وہ زبان کی سرخی دیکھ کر خوش
 ہوں)۔

رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ قَدْ آدَلَّ لِحْ لِسَانَهُ مِنَ
 الْعَطَشِ - ایک عورت نے گتے کو دیکھا جو گرمی کے دن

میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔
 يَبْعَثُ شَاهِدَ الزُّوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدَاعِلِسَانَ
 فی النّار۔ جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس
 طرح اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے
 ہوگا۔

شَارِبُ اخْمِرٍ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَابِلًا لِّسَانِهِ
 لِعَابُهُ عَلَى صَدْرِهِ۔ شراب پینے والا قیامت کے
 دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اس کا لعاب اس
 کے سینے پر بہ رہا ہوگا۔

يَا مَنْ دَلَعِ لِسَانَ الضَّبِّ اَجْرٌ يَنْطِقُ تَبْلِيْجًا۔ لے
 وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی۔
 اَجْرٌ دَالِحٌ۔ سخت بیوقوف۔

دَلْفٌ - يَا دَلْفُ يَا دَلِيْفُ يَا دَلْفَانَ۔ آہستہ چلنا
 جیسے بڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں۔
 دَلِيْبٌ۔ بہت ہی آہستہ چلنا۔

دَلْفٌ اِلَيْهِ۔ جلدی سے اس کے پاس گیا۔
 دَلْفٌ - شجاع اور بہادر۔
 دَلُوْفٌ - موٹا اونٹ۔

دَلْفٌ اِلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَسْرٌ
 لِئَامَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آیا اور
 اینار پوش اٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)۔
 وَلِيْدِيْفٌ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ۔ ہر قبیلے میں سے
 ایک آدمی ان کے پاس پہنچے۔

فَدَلَفَتْ سَرَّاجِلَتُهُ كَأَنَّهُ ظَلِيْمٌ اَبٍ كِي اُوْمَنِي جَلِي
 سے آپ کے پاس آگئی جیسے شرمیلا آتا ہے۔
 دَلَقَتْ الْكَتِيْبَةَ فِي الْحَرْبِ۔ لشکر لڑائی میں آگے
 بڑھا گیا۔

اَبُو دَلْفٍ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔
 دَلِقٌ۔ باہر نکالنا، ہمسال دینا، ایکبارگی بہا دینا۔

اِنْدَ لَاقٍ اِبْنِي جَبْرٍ سَ باہر نکلا۔
 يُلْقِي فِي النَّارِ فَتَدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ۔ دوزخ
 میں ڈالا جائے گا اس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی
 (اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے چکی کا گد جا
 اس کے گرد گھومتا ہے)۔

اِنْدَ لَاقٍ الشَّيْفُ مِنْ جَفْنِهِ۔ تلوار اپنے نیام کے
 باہر نکل پڑی (اس کو کاٹ کر باہر آگئی)۔
 حِجَّتُ وَقَدَّ اَدَّ لَقَبِي الْبَرْدُ۔ میں آیا سردی نے مجھ
 کو باہر نکالا۔

وَمَعَهَا شَارِفٌ دَلْقَاءُ۔ حلیرہ سعدیہ آئیں ان کی سوا
 میں ایک اونٹنی تھی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے
 گر گئے تھے اور پانی پیتے میں پانی اس کے منہ سے باہر نکل
 آتا تھا ایسی اونٹنی کو دَلُوْقٌ اور دَلْقَعٌ بھی کہتے ہیں۔
 سَيْفٌ دَالِقٌ يَا دَلْقَاءُ۔ جو تلوار سہل سے نیام کے
 باہر نکل آئے۔

هُوَ اَغْلَطُ مِنْ دَالِقٍ۔ وہ دالِق سے بھی بڑھ کر غلطی
 کرنے والا ہے (دالِق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت
 غلطی کیا کرتا تھا)۔

اَيَاكُمْ تَدَلِقُوا اَلْسِنَتَكُمْ يَقُولُ الزُّوْمِ وَالْبَهْتَانِ
 تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچانے
 رکھو۔
 دَلِكٌ۔ لٹکا، دبانا۔

دَلُوْقٌ۔ ڈوبنا، ڈھل جانا، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا
 ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے، کہیں ڈوب
 جانا یعنی غروب ہے۔

اَعْدَلُكَ دَلُوْقٌ يَحْنُ يَحْنُ وَابِي لَاطِئُكَ اَل
 الْمَخِيْرَةَ ذَرَأَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید
 کو لکھا، میں سننا ہوں تمہارے لئے ایک بٹن (بدن) ہے
 لٹنے کے لئے، تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں

میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو۔ بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے، خالد بن ولید بنی مغیرہ میں سے تھے۔

أَيُّدَالِكُ الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ قَالَ نَعْمَ إِذَا كَانَ مُلْفَجًا. امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا مرد اپنی عورت کا ہر دینے میں مالا ٹولا کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور محتاج ہو۔ الْبَغُّ أَوْ أَوْ قَلَسَ كَيْفَ مَعْنَى هِيَ بَعْضِي نَادِرٌ هُوَ.

ملفج - بمعنی مفلس نادار اور محتاج۔

دَلِيلُكَ - ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکے سے بنتا ہے۔

تَدَلَّى الرَّجُلُ - رہنا بدن کلا نہانے کے وقت۔

سَأَلَتْهُ عَنِ الدَّلِيلِ فَقَالَ نَأَى كَيْفَ نَفْسِهِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ. میں نے پوچھا ذکر کو تل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی استمناء باکت) انہوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا ہے اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور طہا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے)۔

دَلٌّ - یا دَلَالٌ - ناز کرنا، یا لالہ کرنا۔

دَلَالَةٌ يَأْتِي دَلِيلًا - راہ بتلانا، ہدایت کرنا۔

وَيَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِي آدِلَةً - اور آپ کے پاس سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن کر نکلتے ہیں) یہ حضرت علیؑ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی۔

كَانُوا يَرْتَجِلُونَ إِلَى عَمْرٍ فَيَنْظُرُونَ إِلَى سَمْتِهِ وَدَلِيلِهِ فَيَمْتَسِبُونَ بِهِ. لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کر کے آتے اور آپ کی خصلت اور روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی طرح بننے (دو ہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے) جو حضرت عمرؓ کی تھیں اسبجان اللہ آپ

پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور جمع تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشرنا موعود،

بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ رَأَيْتُ امْرَأَةً اجْتَنِبَتْ دَلِيلًا. (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایک بار بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا دفعۃً میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یہ اس کی بات مجھ کو پسند آئی)۔

أَقْرَبُ سَمْتًا وَدَلَالًا وَهُدًيًا. چال ڈھال خصلتِ رسولِ سب میں زیادہ مشابہ۔

فَدَلَّوْنِي عَلَى قَابِ رَأَى. مجھ کو اس کی قبر تو بتلاؤ۔

دَلَّ الطَّيْرُ مَتَى صَدَّقَتْ. (بھولے بھنگے کو) رستہ بتا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

لَأَحَدًا كَعَدَمِ مَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ آدِلٌ. بہشتی لوگوں میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانے گا (بغیر بتلانے قیامت میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ ہر رخ میں ہر ایک کو اس کا ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے) مِثْلِي عَلَى الصِّرَاطِ مَدَّ لِي - پل صراط پر ہنسی خوشی سے اترا ہوا چلا جائے گا۔

تَدَلَّى عَلَى زَوْجِيهَا - اس نے خاوند پر ناز کرنے لگی۔

يَنْقَطِعُ دُونَ نَقَادِهِ الْأَدْلَاءُ - اس کے ختم ہونے سے پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے۔ یہ جمع ہے آدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِيلٌ کی۔

إِنَّ اللَّهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلَى رَبِّهِمْ بِالْآدِلَةِ. اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی دلیل عقل سلیم ہے اس کے بعد سنیز جیسے ان کو نشانیں دیں انہوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی)۔

مَدَّ لِي عَلَى نِكَاحِي - تجھ پر ناز کرنے والا

الْمَدَّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ - یہاں دلالت بمعنی بھروسہ کرنے کے ہے۔ یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ

کے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلا میں گے
اُس کا کوئی عمل مقبول نہ ہو گا (بھروسہ پروردگار کے
فضل و کرم پر رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا،
دوسری حدیث میں وارد ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے
بہشت میں نہیں جاتے گا۔ صواب نے عرض کیا اور آپ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اور میں بھی مگر
اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور
بات ہے۔ اللہ اکبر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا
ارشاد فرمائیں تو اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک
اعمال پر تکیہ کرے۔ خداوندیہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو
نیک اعمال رکھتے ہوں ہمارے پاس تو درزی گناہ ہی گناہ
میں، کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کو ہم تیری بارگاہ میں پیش
کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گھرا لے تیری
بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں
پر بھی رحم کرے۔

الْعَابِدُ الْمَدَانُ بِعِبَادَتِهِ۔ جو عابد اپنی عبادت پر
بھروسہ رکھتا ہو وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی
چیز ہے اور مجھ کو ضرور اسی کی وجہ سے نجات ہوگی، اُس کا
انجام خراب ہے۔

دَلَامٌ۔ کالک سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے دَلَامٌ
ہے۔

أَبُو دَلَامَةَ۔ ایک شخص کا نام تھا عرب میں، اُس کا بچہ
جمع الیوب تھا، لنگڑا، کا ناخندہ کانٹے والا دوستی تھا
والا، غرض تمام عیب اُس میں موجود تھے اس لئے یہ
مثل ہوئی۔ اَعْيَبُ مِنْ بَعْلَةٍ أَيْ دَلَامَةَ۔ یعنی
ابو دلامہ کے بچے سے بھی زیادہ عیب دار۔

أَمِيرٌ كَرَجُلٌ طَوَالٌ أَدَلَمٌ۔ تمہارا سردار ایک
نیا کالا مرد ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ أَدَلَمٌ فَاسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اتنے میں ایک سا نوا شخص آیا
اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت
مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)۔

لَسَعَتْهُمُ عَقَارِبٌ كَأَمْخَالِ الْبَيْغَالِ الدَّلِيمِ۔ دوزخ
دالوں کو اتنے بڑے بڑے بچھو کاٹیں گے جیسے کالے بچر۔
دَلِيمٌ۔ ایک قوم کا نام ہے۔

دُكْمٌ۔ احمی۔
دَلَمٌ۔ گھبراہٹ یا رنج سے دل کالے قابو ہو جانا تسلی
پانا۔

دَلَمٌ۔ حیران ہو جانا، دیوانہ ہو جانا، عشق و محبت میں یا
رنج و غم میں۔

تَدَلَيْتُ۔ حیران کرنا، دیوانہ بنانا۔
دَالَةٌ۔ کئے دل کا۔

دَلَمٌ عَقْلِي۔ میری عقل کو پریشان کر دیا۔
ذَهَبَ دَمُهُ دَلَمًا۔ اُس کا خون ہر در بیکار ہو گیا۔

إِنَّ الْمَدَامَةَ لَيْسَ يَتَّقِي بِعَيْشِهِ۔ جو شخص دیوانہ
ہو گیا ہو اُس کی عقل، عشق و محبت یا رنج و غم کی وجہ سے
جاتی رہی ہو، کسی بات کا خیال اُس کو نہ رہتا ہو، اُس کا
آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔ بعضیوں نے مَدَامَةَ بِصِيغَةِ اِم
فاعل پڑھا ہے۔ یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ
خرج کر ڈالے،

دَلَمٌ۔ ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا، آہستہ چلانا
نری اور مدارا کرنا، پانی پلانا، سفارش لانا۔

تَدَلَّى۔ تک جانا، اوپر سے نیچے اترنا۔
تَدَلَّىتُ۔ لگانا۔

إِدْلَاءٌ۔ توسل کرنا ترابت یا عمت اور دلیل سے۔
أَدَلَّى إِلَيْهِ بِمَالٍ۔ اُس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا۔

تَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ۔ نیچے اتر آیا دو کمانوں
کے فاصلہ پر مراد حضرت جبریلؑ ہیں۔ بعضوں نے کہا

دُنَى فَتَكْفَى. کے معنی یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیک اور بڑھ گئی دو دکانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے مراد وہ قرب الہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہ الہی سے حاصل ہوا تھا۔
 كُنَّا نَتَوَضَّعُ مِنْ لَدَائِهِ وَاحِدًا نُدَّيْ فِيهِ بِا
 نُدَّيْ فِيهِ اَيَّدَانَا. ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اُس میں ڈالتے تھے۔

وَلَنَا دَوْلَى مَعْلَقَةٍ. ہمارے کچے کجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اُس کو کھائیں)۔

تَطَّاطَاتُ نَكْمُ تَطَّاطَا الدَّلَاةِ. میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا رہا تم سے تواضع برتا، جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں۔

اِنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي يَدِي نَزْمًا مَزْمًا فَاصْرَهْمُ اَنْ يَتَدُّوا مَاءَهَا. ایک حبشی ززم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مر گیا) تو عبداللہ بن زبیر نے لوگوں کو حکم دیا کہ اُس کا پانی نکال ڈالو دیکھو ڈالو یہ حکم بر طریق نطافت کے تھا کیونکہ ززم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہو گیا تھا کیونکہ پانی اُس وقت تک نجس نہیں ہوا جب تک اُس کا کوئی وصف نہ بدلے۔ بعضوں نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے۔

وَقَدْ اَدَّوْنَا بِهٖ اِلَيْكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِهٖ. ہم تیری بارگاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں اُن کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عبد کا وسیلہ لیا)۔

لَوْ دَلَّيْنٰكُمْ بِحَبْلِ اِلَى الْاَرْضِ السَّقْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ. اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اُس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ کی ذات

مقدس ہر جگہ ہے جیسے حمیہ کا اعتقاد ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کے بعد اُس کے معنی بیان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ بطریق نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہبط علی اللہ کی تائید واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض ہے۔

قَادُّوْا لِيْ بِهٖ اِلَى فَلَانٍ بَعْدَ كَذَا. پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابو بکرؓ اپنے بعد فلان شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو۔

فِيْمَا سَقَّتِ الدَّوْلَى نَصْفَ الْعَشْرِ. جو کیت گڑھی میں چھو لگا کر اُس سے سینچے جائیں، یا چرسہ وغیرہ سے جس کو بیل کھینچتے ہیں (موٹہ سے) اُس میں پیداوار کا میرواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا اور اُس حصے کا شکر کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اُس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کا شکر کو ملیں گے۔ جو ان اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش اور آباد اور مالدار رہے، اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوار لے لیتے ہیں اور ایک حصہ یا آدھا حصہ جو کا شکر کو بچتا ہے وہ بھی اُس کو نہیں بچتا۔ اُس میں بھی اُس کا بچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے معصولات اور پٹیاں اُس سے لی جاتی ہیں)۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْمِيَمِ

دَهْمٌ. نرم اور ہموار ہونا۔
 دَمَانَةٌ. خوش خلقی۔
 دَمِيْمٌ. نرم کرنا۔
 دَهِيْمٌ اَيْسَ بِاَلْحَبَابِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اٹکھڑے (سخت مزاج) عرب

لوگ کہتے ہیں دَمِثَّ الْمَكَانِ دَمَمًا۔ یعنی یہ جگہ نرم اور ہوا ہے۔

دَمِثٌّ۔ نرم اور ملائم زمین۔

مَالٍ إِلَى دَمِثٍّ مِّنَ الْأَرْضِ قَبَالَ فِيهِ۔ آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پشایاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پشایاب کرنے سے چھینٹے نہیں اڑتے)۔

إِذَا قَرَأْتَ آلَ حَمٍّ وَقَعْتَ فِي رَوْضَاتِ دَمِيمَاتٍ میں جب ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع رُحْمٌ ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ ان کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم اور شیریں اور فصیح ہیں)۔

فَلَبَّتْ بِالدِّمَاطِ۔ بارش نے نرم زمینوں کو ہلادیا۔ (اب پاؤں ان میں نہیں گتے)۔

فَأَنَّى دَمَمًا يَا دَمَمًا تَيُونِ طَرِحَ فِي أَصْبَلٍ جِدَارٍ قَبَالَ فِيهِ۔ یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پشایاب کیا۔

مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ فَإِنَّمَا كَذَّبَتْ بِجَلْسَةِ مِنَ الْكَارِ۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہوا کر کے وہاں اپنا ٹھکانہ بناتا ہے)۔

دَمَالٌ دَمِثَةٌ۔ نرم زمینیاں۔

دَجْمٌ۔ یا دَمُوجٌ۔ گھسنا، مضبوط ہونا۔

تَدَايَجٌ۔ اور اَدْمَاجٌ۔ داخل کرنا۔

رَبَّنَا مَا جِئْنَاكَ بِإِسْلَامٍ رَّابِعٍ۔

مَنْ شَقِيَ عَصَا الْمَسْلُومِينَ وَهَوَّوْا فِي إِسْلَامٍ دَاجٍ فَقَدْ خَلَعَ رَبِّيكَ إِلَّا سَلَامًا مِّنْ مَّخْبِقِهِ۔ جس شخص نے مسلمانوں میں اس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ لے جگے ہو (ان کا ایک ہی طریقہ ہے) تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتقاق نہ ہو)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَدْبَجَ الشَّيْءُ۔ اُس چیز کو پیٹ لیا یا پھیلایا۔

إِنَّمَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْأَطْرَافَ إِلَّا أَنْ تَدَّجَحَ الْيَدَادُ حَجَّافِي الْحَضَابِ۔ ام المؤمنین زینبؓ اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹپکے لگا کر

دھواں نکالنے کی طرح جیسے مشرک عورتیں گونا گونا گئی ہیں یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیٹنا چاہیے۔

بَلْ ائْتَدَجَّتْ عَلَى مَكْنُونٍ عَلَيْهِ لَوْ بَحَّتْ بِهِ لَأَضْطَرَبْتُمْ إِضْطِرَابَ الْأَسْثِيَةِ فِي الطَّوْبِيِّ الْبَعِيدَةِ كَا۔ میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں یعنی

مجھ میں موجود ہے، اگر میں اُس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مردان فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ اور حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ

تھے بتلایا تھا۔ یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور

دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ زرخیز کاٹ ڈالا جائے ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اُس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)۔

سُبْحَانَ مَنْ أَدْبَجَ قَوْلَ بَعْرِ الدَّرَةِ وَالْهَمَّجَةِ۔ پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پر بنائے ان کو مضبوط کیا۔

لَا يَبِينُ عَضُدًا مِّنْ سَاعِدِكَ قَدْ أَدْمَجَ إِدْمَاجًا۔ اُن کا بازو ہاتھ سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور رُغْوَشْتِ ہیں۔

أَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهُ۔ گول گول بات کہی۔

دَمِجَ الْكَاتِبُ سَطْرًا كَا۔ کاتب نے سطر کو خوب برابر

دَمَارٌ - اِدْمُوْرٌ اِدْمَارًا - ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا۔
تَدْمِيْرٌ - ہلاک کرنا۔

مَنْ اَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ دَمَرَ
جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اُس کے اجازت کے
جھانکا وہ ہلاک ہوا۔

مَنْ سَبَقَ طَرَفَهُ اِسْتَيْذَانَ فَقَدْ دَمَرَ عَلَيْهِمْ
جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی
اُس نے گویا اُن کو ہلاک کیا (یعنی اُس کا گناہ ہلاک کرنے والے
کے برابر ہے)۔

فَدَحَا السَّبِيلَ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي
كَانَ يُصَلِّي فِيهِ - یہاں نے نکلریاں پھیلا کر اُس جگہ کو سیٹ
دیا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔
ایک روایت میں حَتَّى دَفَّ الْمَكَانَ ہے۔ معنی وہی ہیں
یعنی پانی کے سیل نے اُس مقام کو نابود کر دیا۔

اللَّهُمَّ يَحْتَلِ بَوَارِهُمُ وَدَمَارُهُمْ - یا اللہ ان کو
جلدی ہلاک اور تباہ کر دے۔

مَنْ دَمَرَ عَلَى مَوْءِنٍ فِي مَائِزِلِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ
فَدَمَرَ مَبَاحِ الْكُوْمَرِ مِنْ - جو کون کسی مومن کے مکان
میں بغیر اجازت کس جائے تو اُس کا ارنا درست ہے۔

تَدْمُوْرٌ - ایک قلعہ ہے شام میں۔ ہمارے امام شیخ الاسلام
ابن تیمیہ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اسی
کے طرف منسوب ہے شاید یہ رسالہ اُس وقت لکھا ہو گا جب
آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے۔ بعضوں نے کہا ایک شہر
کا نام ہے لک شام میں۔

دَمَسٌ - مٹ جانا، جیسے دَمَسٌ گاڑ دینا، جمان کرنا،
سلخ کرنا، چھپانا، پوشیدہ خون کرنا۔

تَدْمِيْنٌ - گاڑنا، جیسے مَدَامَسَةٌ چھپانا۔
وَالْبَيْلُ الدَّامِسِ - قسم اندھیری رات کی۔

كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَانٍ - جیسے بند مکان یا سرنگ

سے نکلا (اُس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے حال میں ہے۔ یعنی اس طرح آزرگی اور صفائی کے
ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی اُن کے چہرے پر نہ ہوگی
دِيْمَانٌ اور دِيْمَانٌ - وہ مکان جہاں سولج کی روشنی
نہ پہنچے بلکہ بعضوں نے کہا اندھیری سرنگ، اور حدیث میں
اُس کی تفسیر عام آئی ہے۔ محیط میں ہے کہ دیماں کا معنی عام
اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ،

اِنَّهُ كَانَ لِلْجُوْسِ نَبِيًّا اِسْمُهُ دَامَسْتٌ - پارسیوں
میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامست تھا (مشاید
زراشت مرادیں یا اور کوئی)۔

دَمَعٌ - آنسو، جیسے دَمَعٌ ٹپکنا، بہنا۔
اِدْمَاعٌ - بھرنا۔

الشَّجَاحُ الدَّامِعَةُ - جن زخموں سے خون بہے۔
دَمَعَةٌ - ایک آنسو۔

وَعَيْنَاكَ تَدْمَعَانِ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہے
رہے تھے۔

دَمَعَتُ عَيْنَا عُمَرَ - حضرت عمرؓ کے دونوں آنکھوں میں
آنسو بھرتے۔

اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ - میں تیری پناہ میں
آتا ہوں اُس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے
اُس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اُس کا دل سخت ہے)۔

دَمَعٌ - سر پر ایسا زخم لگانا جو داغ بک پہنچے۔ داغ پر
ارنا، توڑنا، میٹ دینا، باطل کرنا۔

دَامِعٌ جِيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ - جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک
کرنے والے۔

الشَّجَاحُ الدَّامِعَةُ - وہ زخم جو داغ بک پہنچ گئے
ہوں۔

رَأَيْتُ عَيْنِي عَيْنِي دَمِيْعَةً - میں نے اُس کی آنکھیں
ایسی دیکھیں جیسے اُس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو۔

راہینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین طرف ہیں سامنے کے
طرف میں تخیل ہے یعنی قوت تصور یہ اُس کے بعد دوسرے
طرف میں نظر اُس کے بعد تیسرے طرف میں حافظہ۔
الدُّبَابُ يُزِيدُ فِي الدِّمَاغِ - یعنی لباد کو (جس کو
گیہا اور لوکی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے۔

دُمُقٌ - گھیرنا۔

دُمُوقٌ - بے اجازت گھس جانا، دانت توڑ ڈالنا، چرانا۔
إِنَّ النَّبِيَّاتِ قَدْ دُمِقُوا فِي الْحَمْرِ - لوگ شراب میں
بے حد گھس پڑے۔ (یعنی بہت پینے لگے) عرب لوگ کہتے
ہیں دُمُقٌ عَلَيهِمْ - اُن پر کو دپڑا یعنی بے اجازت گھس آیا،
تَدْمِيقٌ - گھیرنا، آہستہ برسانا۔

يُصِيبُ النَّاسَ الدَّمِقُ - ہم کو ہوا اور ریت ستانی ہے یہ عرب
ہے دَمْرٌ كَانُ

دَامِقٌ اور دُمُوقٌ - بُرا خراب۔

دَمَكٌ - بلند ہونا۔

دَمُوكٌ - جلدی دوڑنا، چکنا ہونا۔

دَامِكَةٌ - آفت اُس کی جمع دَوَامِكٌ ہے۔

دَمُوكٌ - جلدی چلنے والی۔

دَمِيكٌ - برف پورا۔

كَانَ يَبْدِيَانِ الْبَيْتِ فَيَرَقَعَانِ كُلَّ يَوْمٍ قَدًا نَاكًا -
حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بنا
تھے ہر روز ایک رزہ اٹھاتے تھے۔ رزہ یا یہ میں ہے کہ جواز کے
لوگ رزے کو دَمَامَاكٌ کہتے ہیں اور عراق کے لوگ سَنَا
یہ دَمَاكٌ سے نکلا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے،
مِدَامَاكٌ - معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں۔

كَانَ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِدَامَاكٌ مِجَارِيحٌ
وَمِدَامَاكٌ سَعِيدَانِ - جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں
ایک رزہ پتھروں کا تھا اور ایک رزہ لکڑیوں کا رکھ دیا
ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں۔

مَنْ حَمَلَ مَوْمِنًا عَلَى شَيْءٍ نَعَلَ حَمَلَهُ اللَّهُ
عَلَى نَاقَتِهِ دَمَمَاءَ حِينٍ يَخْرُجُ مِنْ قَلْبِهِ - جو شخص
کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنا دے اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت
کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانپنی پر
سوار کرے گا۔

دَمَلٌ - درست کرنا، گوبری دینا، صلح کرنا، چنگا کرنا۔

إِنْدَ مَالٍ - بھرنا۔

دَمَلٌ اور دَمَلٌ - پھوڑا۔

كَانَ يَدْمَلُ أَرْضَهُ بِالْعَرَّةِ - وہ عرہ میں اپنی زمین
پس گوبری دے رہے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَمَلٌ بَيْنَ
الْقَوَارِ - اُس نے لوگوں میں میل کرا دیا (طلب اور صلح)۔

إِنْدَ مَنْ الْجِحْمِ - زخم بھرنا۔

دَمَلٌ جَرَحَهُ عَلَى بَقِيٍّ فِيهِ وَلَا يَدْرِى - اُن کا زخم
بھرا مگر اندھ چور رہ گیا اُن کو معلوم نہ ہوا۔

دَمَلِحَةٌ - درست کرنا، اچھی طرح بنانا۔

دَمَلٌ اور دَمَلٌ - چکنا پتھر، بازو بند۔

دَمَلٌ اللَّهُ كَوْزٌ لَوْزَةٌ - اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا۔

بعضوں نے کہا دَمَلٌ کنگن شیشے کا ہوا لوہے کا۔

دَمَلَقَةٌ - گول کرنا، چکنا کرنا۔

رَدَّاهُ اللَّهُ بِالْذَّمَالِقِ - اللہ تعالیٰ نے ثمود کی قوم پر
گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دَمَلِقٌ کی گول
چکنا پتھر)۔

دَمَلَكٌ - بمعنی دَمَلَقَةٌ ہے۔

دَمَلُوكٌ - چکنا گول پتھر۔

تَدْمَلِكٌ - اٹھانا، ابھر آنا۔

دَمْرٌ - جلدی رزنا اٹھانا، ہلک کرنا، روغن لگانا، برابر کرنا

دَمَامَةٌ - بد صورتی۔

كَانَتْ بِأَسَامَةَ دَمَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْسَنَ بِنَاءَ لَوْ بِيْنَ جَارِيَةٍ

اُسار بن زید بد صورت آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہوا اُس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہو اور درندہ کون اُس کو پسند کرتا۔

دَمِيمٌ - بد صورت بد قلع۔

دَمِيمُ الصُّورَةِ ذَمِيمُ السَّيْرَِةِ - بد صورت بد اخلاق۔

لَدَا مَامَةَ خُلِقَ - اُس کی بد خلقی۔

وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّامَةِ - وہ بد صورتی کے قریب۔ لَا يَزُوْجُنْ اَحَدًا كَمَا بَدَتْ يَدَا مَيْمٍ - کوئی تم سے اپنے بیٹی کا نکاح بد صورت حقیریت آدمی سے نہ کرے (یعنی حقے المقدور اُس کے لئے اچھی شکل و صورت کا خاوند

تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)۔

تَطَّلِي الْمَعْتَدَةَ وَجَهَهَا بِالْاِذَا مَاهٍ وَمَسْحَةُ نَهَارًا - رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر بٹنہ لگا سکتی ہے دن کو دو سو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)۔

دَمِيْتُ الثُّوْبِ - میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا۔

دَمَرُ الْبَيْتِ - گھر پر گلاہ کیا۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي دَمَةِ الْعَقَمِ - جہاں بکریوں کا گوہ موت چڑھا ہو (یعنی زمین پر اُس کا گلاہ چڑھا گیا

جیسے اُن کی رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گوہ موت

پاک ہے) بعضوں نے فی دَمَةِ الْعَقَمِ روایت کیا ہے بعضوں نے کہا دَمَتُ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو

میم میں ادا قام کیا جاتا ہو گیا۔ محیط میں ہے کہ دَمَةُ الْعَقَمِ بکریوں کا تہان دَمَتُ جوں اور چوٹی کو بھی کہتے ہیں،

دَمَتُ - راستہ کھلوانا۔

دَمْنٌ - گوہری دینا، مڑ جانا، سیاہ ہو جانا، کینہ رکھنا۔ تَدْمِيْنٌ اور اِدْمَانٌ - لازم کر لینا، ہمیشہ کرنا۔

دَمُوْنٌ - قیغ اور بُرا۔

دَمَانٌ - لاکھ، گوہر، کھاد وغیرہ۔

اِيَّاكُمْ وَخَضِرَاءَ الدَّمِيْنِ - تم گوہڑ کی سبزی سے بچے رہو، جمع ہے دَمِنَةٌ کی بجائے گوہڑ مزبلہ جہاں کوٹل

پکرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں۔ اور دَمِنَةٌ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی

نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گوہڑ پر جو سبزہ آتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہر

بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور لپیدی ہوتی ہے، فَيَنْبَغُونَ نَبَاتَ الدَّمِيْنِ فِي السَّبِيْلِ - اس طرح

آگ آتیں گے جیسے آگ میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ آگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اُس کو

کھاد ملتا ہے)۔

فَاْتَيْنَا عَلٰی جَدِّ جَدِّ مَتَدَمِيْنٍ - پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گرد اگر د گھوڑ تھا۔

كَانَ لَا يَزُوْجُنَا سَا بِالصَّلَاةِ فِي دَمَةِ الْعَقَمِ - بکریوں کے تہان میں جہاں اُن کی مینگی اور پیشاب جمارہتا ہے نماز پڑھنا کچھ بُرا نہیں سمجھتے تھے۔

مَدُّ مِنْ اَحْمَرِ كَعَابِدِ الْوَشِيْنِ - جو شخص ہمیشہ شرب پیار ہوتا ہے وہ بُت پرست کی طرح ہے وہ بطور تشدید کے

فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کے دل میں ایمان کا نور نہیں بیٹھا اور وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا۔

قَالُوْا اَصَابَ الشَّرَّ الَّذِي دَمَانٌ - (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کو بچگی سے پہلے بیج ڈالتے تھے جب ادا کرنا

وقت آتا تو) کہتے میوہ بگا گیا۔ گوہر کی طرح کالا پڑ گیا بعضوں نے دَمَانٌ بضم دال روایت کیا ہے وہی ہیں بعضوں نے دَمَانٌ

یعنی ہلاکت۔ تہا میں ہے کہ دَمَانٌ بضم دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جیسے مَعَالٌ

اور شُكَاْمٌ اور مَحَاَزٌ اور قَشَاْمٌ اور مَوَاضٍ وغیرہ، دَمْنٌ فَنَاءٌ الْاِمَارَةِ - اُس نے امیر کا مڑ لازم کر لیا ہے

(ہمیشہ وہیں جا رہتا ہے۔)

يَجْزُونَ الَّذِي مَنْ - وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

لَيْسَ مَدًّا مِنَ الْخَمْرِ الَّذِي يَشْرَبُهَا كُلُّ يَوْمٍ

وَ لَيْكِنْ يُوَطِّنُ نَفْسَهُ إِذَا وَجَدَهَا شَرِبَهَا هَمِيشَ

شربا پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اُس کو پیا

کرے بلکہ جو شراب کی عادت کر لے اس طرح کہ جب پائے

پالے وہ بھی مد من النمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا۔)

دَقِيٌّ - خون نکلنا۔

تَدْمِيَةٌ - راستہ نکالنا۔

إِدْمَاءٌ - خون بہاؤ۔

كَانَ عِنْفًا جَيِّدًا دُمِيَّةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید

دُمِيَّةً - وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اُس میں خون کی

طرح سرخی ہو۔ بعضوں نے کہا کہ تھی دانت کی پتلی عرب

لوگ کہتے ہیں أَحْسَنُ مِنَ الدُّمِيَّةِ - پتلی سے بھی زیادہ

خوبصورت۔

يَخْتَلِقُ رَأْسًا وَيَدًا فِي - (عقیقہ میں بچے کا سر منڈا

جائے پھر خون آلود کیا جائے رقادہ نے کہا عقیقہ کے

جانور کو جب ذبح کریں تو اُس کے تھوڑے سے بال لے کر

اُس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے

بچہ کی چند یا پر رکھیں تاکہ دعاگہ کی طرح خون اُس کی

چند یا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں۔ ابو داؤد

نے کہا یہ تمام راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ

کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہو گئی۔ اور صحیح روایت سجا

يَدًا فِي كَيْسَ يَعْنِي بَجَّهَ كَانَامُ رُكَّهَ جَائِي - خطاب نے

کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوکھی پلیدی کو

بچہ کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اُس کے سر کو خون آلود

کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلطہ

ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل

نہیں ہے۔ خصوصاً حلال ہانور کے خون کی نجاست پر البتہ

حیض کا خون نجس ہے اور اصل ایشیا میں لہارت ہے جیسے

ہم نے ہذیل المہدی میں بیان کیا ہے طبی نے کہا اکثر علماء

نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے۔ ایک روایت میں بجائے

خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیرنا مقبول

ہے۔ اور بعضوں نے کہا یَدًا قِي سے یہ مراد ہے کہ اُس کا

خندہ کر دیا جائے۔

إِنِّي وَجَدْتُهَا تَدْمِيَّةً - میں نے دیکھا خرگوش کو حیض

آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے، اسی وجہ سے

امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے۔ جمع البجاری میں ہے بعضوں

کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء

کے نزدیک حلال ہے۔

فَجَحَلَتْهُ فِي رِكْتٍ نَتِيقٍ فَكَانَ عِدَّةً كَأَحْسَنِ مَمَاتٍ -

رسعد بن ابی وقاص نے کہا میں نے جنگ اُحد میں ایک کافر کو

تیر لگایا اُس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اُس کو

پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انہوں نے

مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے میں نے اُس

کو ترکش میں رکھ لیا میرے تک انہی کے پاس تھا دہا یہ میں

ہے کہ مَدًّا قِي وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال

ہو گیا ہو تیر انداز ایسے تیر کو مبرک سمجھتے ہیں۔ بعضوں نے

کہا یہ لفظ دَامِيَاءُ سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں

فِي الدَّامِيَّةِ بَعِيْرٌ - اُس زخم میں جس میں خون نمودار

ہو جاتے لیکن بہے نہیں ایک اونٹ دیت گا دیتا ہو گا ایسے

زخم کو دَامِيَةٌ کہتے ہیں اگر خون بے تودامعہ کہتے ہیں۔

بَلِ الدَّمِ الدَّمُ وَالْهَدْمُ الْهَدْمُ - میرا خون تمہارا

خون ہے اور میرا ٹھکانا تمہارا ٹھکانہ ہے یعنی ایک ہی جگہ

میرا اور تمہارا مرنا اور گرنا ہو گا۔ اور تمہارے خون کی دیت

کامیں طلبگار ہوں گا تم میرے خون کا دعویٰ کر دو گے

مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہو گے یہ آنحضرت صلی

علیہ وسلم نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا۔ بعضوں نے کہا
الهدم والهدم کے یہ معنی ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمہارا
خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کہ ہے،

لَا نَأْتِدُّ بِعَضَاكَ مِنَ الْأَمْرِضِ لِلدَّهْرِ حَضْر
عمر نے ابو مریم حنفی سے فرمایا جس نے آپ کے بھائی زید بن
خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا میں تو تجھ سے اس سے
بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زید بن خون سے بغض رکھتی
ہے (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی
دشمن ہے)۔

وَالدَّهْرُ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم
خون کی عمدہ شاعر نہیں ہیں۔ (جہاں بیت کے زمانہ میں خون
کی قسم کھایا کرتے تھے)۔

لَا وَاللَّهِ مَا عَدُوٌّ قَرَابَتِي لِي وَلَا يَكْفُرُ
مِنْ وَالِدِي هِيَ۔ یعنی قسم پتلوں کی مراد بت ہیں جن کو
وہ پوجتے تھے۔

إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دِرٍّ (شام بن امان نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔ اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے
تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائے۔
ایک روایت میں ذَا دِرٍّ ہے، یعنی ایسے شخص کو جس کا
ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اُس کے قوم کے لوگ اُس کی عزت
کرتے ہیں اور اُس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں۔ بعضوں نے
کہا ذَا دِرٍّ کے معنی یہ ہیں کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے
کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اُس کو قید کیا ہے تو اُس کے
قتل سے آپ کو کوئی الزام نہیں۔

إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّكَ صَوْتُ دِرٍّ (کعب
بن اشرف کی جو رو نے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں
کی آواز سن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے
خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے
ہیں۔ کیا عقلند عورت تھی مگر کعب کی قضا آئی تھی اس

اپنی جو رو کا کہنا نہ سنا اور قلعہ پر سے اتر آیا آخر مارا گیا۔
هَذَا أَدَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِمْ لَمْ أَزَلْ التَّقِطُ
مِنْ الْيَوْمِ۔ یہ حسین اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے
میں آج سارے دن اُس کو چلتا رہا ہوں۔ (حضرت ابن
عباس سے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا
تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ وعلی آباءہ
السلام کو بلا میں شہید ہوئے تھے۔ ترمذی نے حضرت
بی بی ام سلمہ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا
تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل
کیا گیا، إِنْ قَالَ اللَّهُ وَإِنَّا لَنَبِيٍّ رَاجِعُونَ ط الف الف
لعنة الله على من اذى رسول الله صلى الله
عليه وسلم)۔

تَحَى عَنْ مَن الدَّهْرِ۔ خون کی قیمت لینے سے آپ نے
منع فرمایا (یعنی خون پیچنے سے) بعضوں نے کہا پچھنے لگانے
کی اجرت مراد ہے اس صورت میں یہ بھی تنزیہی ہوگی
کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو اجرت دی
هَلْ أَنْتِ إِلَّا لَصَبْحٍ دَمِيَّتٍ۔ تو ہے کیا، ایک انگلی
ہے جو خون آلود ہوگئی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے
اتنی سی تکلیف اٹھائی تو ایسی بیقراری کیوں کرتی ہے یہ
آپ نے جنگ احد میں فرمایا) اُس کے آگے یہ ہے وَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيْتِ۔ اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ
تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے ذمہ رنج کا)

گر تیار قدم یار گرامی نہ کم
جو ہر جان بچہ کار دگرم آید
کَلِمَةُ يَدِي هِيَ أَنْ كَرُمٍ مِنْ خُونٍ بَرٍّ رَا تَحَا۔
عَسَلُ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّهْرُ۔ عورت اپنے باپ کا خون

دَنْدَانٌ - مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بہینہناہٹ اور گنگن کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے۔

فَاَقَادَ دَنْدَانَتَكَ وَدَنْدَانٌ مُعَاذٌ فَلَا تُحِبُّهَا فَقَالَ حَوْلَهُمَا دَنْدَانٌ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے اس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنا نا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی حاصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَمَّا نَدَانٌ یعنی ہم بھی انہی دونوں کے لئے گنگناتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَانٌ الرَّجُلُ۔ جب آدمی بار بار کہیں آئے جائے۔ نہایہ میں ہے کہ دَنْدَانٌ پست آنا سے گنگنا نا اور یہ ہنیدہ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔

دَنْدَانٌ - مستعمل نہیں ہے بلکہ دَنْدَانٌ بِرْمَانٌ یعنی چکنا چکنا بنا۔

دَنْدَانٌ - ایک سونے کا برنگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رائج تھا۔

دَنْسٌ - میلا کھیلا ہوا بری بات سے آلودہ ہونا میل کھیلا۔

دَنْسٌ - میلا کھیلا۔

مَدَانِسٌ - عیب یعنی معائب ہے۔

كَانَ رِيَابًا لَمْ يَشْهَدْ دَنْسٌ - اس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں۔

كَمَا طَهَّرْتَ الذُّبَابَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ - جیسے تو نے سفید اُجیلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا۔

دھوئے تو کیسا (یعنی جاتر ہے جیسے حضرت فاطمہ نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھویا تھا)۔
كَلِمًا لَيْسَ لَهُ دَمْرٌ فَلَا يَأْتِسُّ بِهِ - جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مر جائے (جیسے بچہ دیکھی کرے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)۔
تَمَرٌ تَدْعُو بِدُعَاءِ الدَّيْرِ - پھر خون بند ہونے کی دعا کرے۔ دینج البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستانہ عورت اگر رو بقبلہ ہو کر پڑھے تو پاک ہو جاتی ہے۔
تَغْتَسِلُ الْمَرْءُ فِي الدَّائِمِيَّةِ بَيْنَ كُلِّ صَلَوَاتَيْنِ - جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں دَائِمِيَّةٌ ہے بر ذال معنی جس کے ذمہ نماز ہو اور اس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کر کے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے۔ غرض ہر روز تین بار کرے)۔

باب الدال مع النون

دَانًا - یا دَانًا - کینہ بن۔

دَانِيَةٌ - نقصان، عیب۔

عَلَّمَ نَعْمَى الدَّيْنِيَّةَ رِقِي دَيْنًا - ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں دَيْنٌ اصل میں دَيْنِيَّةٌ تمام مَا فِيهِمْ دَيْنِيٌّ قَرَانُهُمَا فِيهِمْ اَدْنِي - بہشتیوں میں کوئی کینہ (پاچی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا) اللہ ہم کو دوزخ سے بچا دے اور بہشت میں پہنچا دے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے۔ ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا نقصان و کم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)۔

دَمَانٌ اور دَكْسٌ اور وَسَجٌ۔ میل کپیل غلظت میں
لَمْ تَدْرَسْكُمْ الْجَاهِلِيَّةَ۔ تم کو جاہلیت نے سیلا نہیں
کیا یہ۔ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا
حسب نسب ایکڑہ اور شریف ہے۔

فَلَانٌ دَنِسُ الثِّيَابِ۔ اُس کا فعل یا مذہب بُرا ہے۔
دَانِقٌ۔ یا دَانِيْقٌ۔ سردی سے مر جانا، شفیقتہ اور
عاشق ہونا۔

دَانِقٌ۔ باریک کاموں میں غور کرنا۔
تَدَانِيْقٌ۔ دُبلایا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس
جانا، کسی کام کی تہ کو پہنچنا، خوب غور کرنا، برابر کئے جانا۔

دَانِقٌ۔ درم کا چمٹا حصہ۔
دَانِقٌ۔ سوڑہ، سپستان۔
دَانِيْقٌ۔ جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں کھا

تا کہ کوئی جہان نہ دیکھے۔
لَا بَأْسَ إِلَّا سِيرًا إِذَا خَافَ أَنْ يَمُوتَ بِهِ أَنْ
يَدَانِيْقَ لِلْوَيْتِ۔ اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اُس کے

ناک کان کاٹے جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے
آپ کو ایسا بنائے جیسے اب وہ مرنے والا ہے وہ ب لوگ
کہتے ہیں دَانِقٌ وَجَمَلٌ۔ اُس کا منہ زرد ہو گیا اور دَانِقَةٌ

الشَّمْسُ۔ سورج ڈوبنے کو ہے۔
لَعْنُ اللَّهِ الدَانِيْقِ وَ مَنِ دَانِقٌ۔ اللہ تعالیٰ دَانِقِ
پر لعنت کرے اور اُس پر جو دَانِقِ پر نظر رکھے (ایک ایک

کوڑی پر جان دیتا رہے)۔
دَانِيْقٌ۔ داگ کا مرتب ہے اُس کا وزن گہوں کے ایک دانہ
برابر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے

اُس کے لئے لوگوں سے لڑنا بھگڑتا ہے۔
دَوَانِيْقِيٌّ۔ ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اُس نے
کو نہ کے گرد خندق کھدائے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے

ایک ایک دانق پر مقرر کیا تھا۔ دَانِيْقِ کی جمع دَوَانِيْقِ ہے۔

دَانٌ۔ گنگنا، گولی ہمشور، سنگ۔

اِكْبِرِ الدَانَانَ۔ گویوں کو توڑ ڈال، یعنی شراب کی ہمشوروں
کو، عربی میں دَانٌ اور خَائِبِيَّةٌ اور نَزِيْدٌ اور دَوَسْمٌ
مٹی کے بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا

جاتا ہے۔
دَانُوٌّ۔ یا دَانَوَةٌ۔ نزدیک ہونا۔
دَانَاورٌ دَانَايَةٌ۔ کینڈا اور حقیر ہونا، ضعیف ہونا، نزدیک

ہونا۔
دَانِيٌّ۔ یعنی قریب اور ضعیف سا طہ تھیل میں ہے کہ دَانِيٌّ
جو کینڈا کے معنی میں ہے وہ ہبوز اللام ہے دَانَاوَةٌ سے۔
سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَانُوْا وَ سَمُّوْا۔ کھاتے وقت اللہ کا

نام لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر
اتھ مت دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی
دعا کرو۔

عَلَامٌ تُعْطَى الدَانِيَّةُ فِي دَانِيْنَا۔ ہم اپنے دین میں
کینڈا پن اور بُری خصلت کو کیوں جگہ دیں۔ نہ ہمایہ میں ہے
کہ دَانِيٌّ اصل میں ہبوز اللام تھا اور کسی غیر ہبوز بھی۔

ضعیف اور خسیس کے معنی میں آتا ہے۔
مَا فِيْهِمْ دَانِيٌّ وَاِنْ شَاءَ فِيْهِمْ اَدَانِيٌّ اس کا ترجمہ
ابھی گزر چکا ہے۔

اَجْمَرَةُ الدَانِيَّةِ۔ نزدیک کا جمرہ یعنی جو مٹا سے قریب
ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔
دَانِيْنَا۔ اس جہان کو کہتے ہیں کیونکہ ہم سے نزدیک ہے

اور آخرت اس کے بعد ہے۔
قَادَانِيٌّ بِالْقَرِيْبَةِ۔ وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا۔ ایک
روایت میں قَادَانِيٌّ اِلِلْقَرِيْبَةِ ہے، معنی وہی ہیں بعضوں

نے کہا اُس کی فتح قریب ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَدَانِيَّةُ
الدَانِيَّةُ۔ اونٹنی جھننے کے قریب آگئی۔ اَدَانِيَّةُ۔ نزدیک
اخیر میں اچھی سکتہ لگا دی گئی۔ تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو۔

فَلَا تَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ حَقِيبِيهِ. میں آپ کے
 نزدیک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا۔
 (تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)۔
 إِنَّكَ لَيَدَّبُّنَا نَوَافِرًا مَبْرُورًا. وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فر
 کرتا ہے۔

إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهُهَا. دنیا کمانے کو۔

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. دنیا سے اور دنیا میں جو
 کچھ ہے اس سے بہتر۔

الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ أَوْ مَا وَلَّاهُ
 أَوْ عَالِمٌ أَوْ مَتَّعِلٌ. دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو
 کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے
 مثل ہے (جیسے اللہ والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے
 والا (اللہ کی یاد اور اس کے مثل میں تمام نیک کام آگے
 يَذَرِي الْمَوْتُ مِنْ فَيْضِ كَنْفَةٍ. اللہ تعالیٰ (قیامت کے
 دن) مومن کو اپنے نزدیک کر لے گا اور اپنا ایک کو دس پر
 ڈال دے گا (اس کو چھپالے گا) پھر چٹکے چٹکے اس سے
 فرمائے گا تجھ کو یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا
 تھا (آخر حدیث تک)۔

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ
 اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک پھر کے پنکھ بلبلر بھی (قدر
 رکھتی) ہوتی تو کسی کافر کو پان کا ایک گھونٹ بھی دیتا۔
 (مگر پروردگار کے نزدیک وہ شخص بے قدا اور بے حقیقت
 ہے اس لئے کافر اور مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے
 بلکہ کافروں اور فاسقوں کو نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا
 مال اور اسباب اور عیش و عشرت کا سامان دیتا ہے)۔
 إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يَقْتَحِرُ عَلَيْكُمْ
 مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَنَرِيدُهَا. سب سے زیادہ جس
 چیز کا مجھ کو ڈر ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی
 زینت اور آرائش کے سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ

ہو کہ تم ان کی خواہش میں اللہ کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)
 إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهٌ خَضِرَةٌ. دنیا شیریں اور ہری پھری
 ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر ہر آلودہ سے

ہر انداز میں بہ تو این است
 کہ تو طفلے و خانہ رنگین است

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ. دنیا کی محبت تمام
 گناہوں کی چوٹی ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ
 سے صادر ہوتے ہیں زن زرزین جہاں دیکھو وہی جھگڑے
 ہیں)۔

مَالِي وَرِلِلدُّنْيَا. مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ۔
 الدُّنْيَا سَبْحٌ أَمْوَرٍ مِنْ وَجْهَةِ الْكَافِرِ. دنیا سگسٹ
 کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے۔
 حِمَاةُ الدُّنْيَا. اس کو دنیا سے بچا ہے (دنیا کا مال
 و دولت نہیں دیتا)۔

لَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا. دنیا کے فرزند مت
 بنو (آخرت کے فرزند بنو)
 أَدْمُوكُمْ مِثْقَلُ. اس کو میرے نزدیک لاؤ۔

أَدْنَى خَيْلٍ. نیشی حصہ خیر کا (جو دین کے قریب ہے)۔
 يَدِّي ابْنِ عَبَّاسٍ. حضرت عمر عبداللہ بن عباس کو
 اپنے نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ
 سے ان کو زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں
 علم کی فضیلت تھی۔ بزرگی بہ علم است نہ بسال)۔
 يَأْتِي مِنْ صَدَأِ قَوْمًا. اس کے ہر مثل سے کم پر
 أَدْنَى طَهْرًا. اس کی پہلی پاکی میں۔

تَعَرُّ أَدْنَاهُمْ مِنْ فَيْدِهِ. پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک
 کیا (گرد پھونکنے کے لئے)۔

وَدَنَا الْجَنَّةَ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار
 کے قریب ہوئے۔

فَتَنَانِي. یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے یہ بھی

کہتے ہیں روئی روئی دکھانا اماناً بعضوں نے بر تشدید جیم پر صلب ہے
جیسے اوپر گر کر چکا۔

دَوْخٌ - بڑا ہونا ٹنگ آنا۔

تَدْوِيحٌ - بچنے تفریق۔

إِنْدَاحَ بَطْنُهُ - اُس کا پیٹ بڑا ہو گیا۔

كُورٌ مِّنْ عَذْقٍ دَفَاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ
ابوالدرداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور
کے درخت ہیں۔

فَأَدْبَانًا عَلَى دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ - ہم ایک بڑے درخت
کے پاس آئے۔

أَنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَةً مِّنَ الْحَرَمِ فَأَمَرَ أَنْ
يُعْتَقَ رَقَبَةً - ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ
ڈالا۔ عبداللہ بن عمر نے اُس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا
حکم دیا۔

سَلِيحَةُ بَنِي دَاخَةَ - ایک شخص کا نام ہے دَاخَةَ

اُس کی باں تھی یا ماں کی لونڈی۔

دَوْخٌ - ذلیل ہونا، خوار ہونا، غالب ہونا، سرگھومنا۔

تَدْوِيحٌ اور اِدْوَاخٌ - ذلیل کرنا۔

أَدَاخُ الْعَرَبِ وَدَانُ لَهُ النَّاسُ - عرب لوگوں کو

ذلیل کیا اور لوگوں نے اُن کی اطاعت قبول کی۔

دَوْخَلَةٌ - کھجور کے پتوں کا تمیل، بورہ جس میں کھجور

وغیرہ رکھی جاتی ہے۔ جیسے نہایتیل اور قوصرۃ۔ ان

کے بھی یہی معنی ہیں۔

فَإِذَا سَبَّ فِيهِ دَوْخَلَةٌ رُطِبٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا

میں کیا دیکھتا ہوں ایک پٹیا ہے (باریک کپڑا) اُس میں

تازی کھجور کی ایک تمیل ہے میں نے اُس میں سے کھایا۔

دَوْدٌ - کیرے پڑنا۔

دَوْدٌ - کیرا۔

دَوْدِيٌّ - چھوٹا کیرا۔

(پردہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم)۔

إِنَّكَ دَاءٌ وَكَيْسَتْ يَدَا وَارِيكَ شَخْصٌ نَعْتُفَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر ہم شراب کو دو میں استعما

کریں آپ نے فرمایا شراب تو بیماری ہے دو نہیں ہے۔

كُلُّ دَاءٍ لَّهُ دَاءٌ - ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے

وہ اُس میں موجود ہے۔

أَيُّ دَاءٍ أَدْوَمِي مِنَ الْبُخْلِ - بخلی سے بڑھ کر ہلک

یابد تر کون سی بیماری ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خِيْبَةَ - اُس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے۔

ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ - اگلی امتوں کی بیماریا

تم میں سرایت کر گئی (حسد نفیس تکبر وغیرہ)۔

أَخْمَرُ دَاءٌ - شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے)

اُس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے۔ رعشہ اور قاح پیدا کرتا

ہے، گردوں کو ضعیف کر کے مرض زیا بیٹس پیدا کرتا ہے، آنکھ کا

بشکل (زرہری پھوڑا، اسرطان) نمود ہوتا ہے،

قَدْ مَلَكْتُ أَطْبَاءَ هَذَا الدَّاءِ النَّوِي - اس سخت

بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے۔

يَسْئَلُ الدَّاءَ النَّوِي - (آلو بخارا) سخت بیماری کو

پہنچ لیتا ہے۔

أَمِنَّا اللَّهُ مِنَ الْأَدْوَاءِ الشَّلِثَةِ - اللہ تعالیٰ اُس کو

تین بیماریوں سے بے خون کرتا ہے

دَوْبَلٌ - سورا کا بچہ۔

تَوَسَّى الدَّوَابِلَ - سور کے بچے چراتا پھرے گا یا گردے

کے بچے۔ (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر

چکا ہے)۔

دَوْبَجٌ - خدمت کرنا۔

مَا تَرَكْتُ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً - میں نے کوئی چھوٹا

یا بڑا کام نہیں چھوڑا یعنی سب طرح کے گناہ کئے بعضوں

نے کہا دَاجَةٌ تابع ہے حَاجَةٌ کا، جیسے اردو زبان میں

دِیْدَاءٌ - دوزخا۔

إِنَّ الْمَوَدَّيْنِ لَا يَدَاوُونَ - مؤذن لوگوں کو
مرنے کے بعد کڑے نہیں کھاتے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَا دَا الطَّعَامُ اور اَدَا اَدَا اور دَوْدٌ
قَبُو مَدَاوُدٌ - جب کھانے میں کڑے پر لجاویں۔

دَاوُودٌ - ایک شہور پیغمبر ہیں۔

إِذَا ظَهَرَ أَمْرٌ أَلَيْمٌ حَكَمَهُ بِحُكْمِ دَاوُودَ - جب
لاموں کی حکومت ہو جائے گی تو حضرت داؤد علیہ السلام
کی طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)۔

دِیْدَانٌ - حج ہے دَوْدُ کی۔

دَوْرَانٌ - یا دَوْرَانٌ - گول پھرنا۔

دِیْرِبَهُ - اُس کا سر گھومنے لگا۔

مَدَاوْرَةٌ - ساتھ ساتھ گھومنا کسی کی خاطر داری کرنا۔
یعنی مَدَاوْرَةٌ ہے۔

إِدَاوْرَةٌ - گھماؤ۔

دَاوْرٌ - محل، گھر، عمارت اور معن سمیت اُس کی جمع

اَدْوَارٌ اور دَوْرٌ اور دَوْرَانٌ اور دَوْرَاتٌ

اور دِیَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور اَدْوَارَةٌ آتی ہیں۔

دَاوْرٌ - یعنی شہر اور ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْبِ دَوْرٍ أَلَا تُصَادِرُ كَيْمًا مِمَّنْ كُو

انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں۔

مَا بَقِيَتْ دَارٌ إِلَّا بِنْفِي فِيهَا مَسْجِدٌ - کوئی قبیلہ ایسا

باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو۔

أَمْرٌ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدَّوْرِ - آپ نے گھروں میں

یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا۔ (جہاں محلہ والے نماز

پڑھا کریں)۔

وَهَلْ كَرِهْنَا عَقِيلٌ مِّنْ دَارٍ - کیا عقیل نے ہمارے

لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا گئے)۔

دَاوْرُ الْقَضَاءِ - ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبد اللہ بن عمر

نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کر گئے تھے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَاوْرٌ مِّنْ مَّوَدَّيْنِ - تم پر سلام

گھر والے مومنوں (قبرستان) کو گھر فرمایا کیونکہ وہ مُرَدُّوْنَ کا گھر

ہے تو دَاوْرٌ سے اہل دار مراد ہیں)۔

دِیَارٌ كَمْ تَكْتَبُ اِنَّا رَكْمٌ - بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں ہی

رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے

ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمہاری نیکیاں زیادہ

لکھی جاتی ہیں)۔

كَاسْتِئْذَانٍ عَلَى رِجْلِي دَارِی - میں پروردگار کے محل

پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اُس کا محل بہشت ہے جس کو وہ استئذان

کہتے ہیں اور سلیم اللہ کا نام ہے مراد وہ بہشت ہے جہاں

ہمارا پروردگار خاص بجلی فرمائے گا)۔

بِالْبَيْتِ مِّنْ طَوْلِهَا وَعِنَّا عَلَى أَيْهَا مِّنْ دَارِی

الْكَفْرِ نَجَّتْ - یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اُس

نے مجھ کو دار الکفر سے نجات بخشی۔ (نہایت میں ہے کہ دَارِی دار

سے خاص ہے)۔

يَخْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتٌ وَجَوْهَرٌ - دوزخی دوزخ

میں چل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے ان کے) سزے کے گرد

نہیں چلنے کے (کیونکہ وہ سجدہ کامل ہے) (دوسری حدیث

میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضاء محفوظ رہیں گے)۔

إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلْقِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - زمانہ گھوم کر اپنی اُس اصلی حالت

پر آ گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا

(مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو ہینوں کو آگے

پہنچے کر دیا تھا اور سب گول مال غلط ملط ہو گیا تھا یوں ہی

ہو ہوا کہ آخرب ہر ہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آ گیا۔ (حرب

کے کا فر عزم کو پہنچے کر کے سفر کے ہینے کو عزم کر دیتے اسی

طرح ہر سال عزم کو پہنچے ڈالتے آخر عزم پھر عزم میں آیا اور

حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

کرانی نے کہا وہ ہر سال ایک تے جینے میں ج کیا کرتے
مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں ج کیا تو دوسرے سال محرم
میں، اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا
ہیگز پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام
کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آ گیا۔

لَقَدْ دَاوَرَتْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ آذَانِ مِنْ
هَذَا أَفْضَحَفُوا۔ (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے ہمارے پیغمبر صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل
پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ
کر سکے ایک روایت میں دَاوَرَتْ ہے۔ یعنی میں نے
بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی۔

فَيَجْعَلُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ۔ اُن کو مغلوب کرے
دَائِرَةَ بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے۔
مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّائِرَةِ۔ اچھے ہنشین
کی مثال عطار کی سی ہے یہ دائرین کے طرف منسوب ہے
جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے۔ دائرین ایک موضع ہے
بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے
کہذا قال الجوهري۔

كَانَتْ قِلْمٌ دَائِرَةٌ۔ گویا وہ دائرین کا پردہ ہے
قِلْمٌ۔ کشتی کا پردہ جس کو ہوا لگ کر کشتی چلاتی ہے عربی
میں اُس کو شُواْع بھی کہتے ہیں۔
تَدْوُرُ رَجْحَى الرَّسْلِ الْخَمْسِ أَوْلَسِيَّتِ أَوْ
لِسْبَعٍ وَ ثَلَاثِينَ۔ اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶
۳۷ تک خوب) گومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی
ہوتی جائے گی) ۳۸ میں حضرت عثمان کی شہادت اور
۳۹ میں جنگ جمل اور ۴۰ میں جنگ صفین ہوئی بس
اسلام کی بہار جاتی رہی چکی گھومتے گھومتے رک گئی اس
حدیث میں ایک کھلا معرہ ہے)

دَائِرَةٌ۔ گھر میں رہنے والا۔

اِسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔ کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت
القدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)۔

دَائِرَةٌ۔ جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے۔

كَانَ مَدَاوِرَ الْوَجْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ اور گول تھا (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول
تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ انور گول
نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرہ مبارک
میں تھی اتوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلانہ تھا)۔

لَا يَجْتَسِي الدَّوَابَّ۔ زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا۔
شَهَدَتْ الدَّارَ۔ میں اُس وقت موجود تھا جب باغیوں
نے حضرت عثمان کا گھر گھیر لیا تھا۔

وَعَلَيْهِمْ دَائِرَةُ الرَّحْمَى۔ اُنہی پر چکی گھومی یعنی اولو العزم
پیغمبر وہی تھے)۔

دَوَسٌ۔ پاؤں سے روندنا، زور سے جارج کرنا، ذلیل
کرنا، سبقت کرنا۔

دَوَّاسٌ۔ شیر بہادر۔

دَوَّاسَةٌ۔ ٹاک۔

دَوِّيَسَةٌ۔ جماعت۔

دَوِّيَسَةٌ۔ جہاں گنجان درخت ہوں۔

وَدَاوِسٌ وَ مَنِيْقٌ۔ اور آج کوٹنے والا اور چھاننے والا
صاف کرنے والا بعضوں نے اُس کو بکسرۃ نون روایت کیا

یعنی آواز کیلے والا۔ مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنیوالے
فَتَجِيئُونَ تَدْوِسُونَ الطِّينَ۔ پھر تم کھوپڑا روندتے
ہوئے آؤ۔

لَا تَسْلَمُوا إِلَى دِيَارِيسٍ۔ اناج روندنے والے سے بیعت نہ
مت کرو۔

دَوْفٌ۔ لانا، پانی سے تر کرنا۔

عَوْقُكَ اَدْوْفٌ بِهٖ طِبِيٌّ۔ (حضرت ام سلمہ آنحضرت

نَدَّالٌ عَلَيْنَا وَيَدَّالُ عَلَيْنَا۔ کہیں ہم اُس پر غالب ہوتے ہیں کہیں وہ ہم پر غالب ہوتا ہے۔

يُوشِكُ أَنْ تَدَّالَ الْأَرْضُ مِنَّا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پتہ سب کھائے گی جیسے ہم آج اُس کی پیداوار پہلے کھا رہے ہیں اُس کا پانی پی رہے ہیں)۔

وَلَنَا دُوَالٌ مُعَلَّقَةٌ۔ ہمارے کچھ خوشے کمبور کے لٹک رہے تھے۔

الْحَرْبُ دُوَالٌ۔ جنگ دوسر وارہ کہیں اس کی فتح کہیں اُس کی فتح۔

نَتَدَّأُولُ مِنْ قِصْعَةٍ۔ ہم باری باری اسی پیالہ میں سو کھاتے جاتے تھے۔

يُنِي يَنْتَا۔ باری باری ہم کو دولت دیتا ہے۔ جمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا دَوْلَةٌ بضمه دال مال رو پیہ پیسہ اور دَوْلَةٌ بفتح دال جنگ،

إِنِّي لَصَاحِبُ الْكِرَاتِ وَدَوْلَةُ الدَّوَالِ۔ میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

قَدْ آدَالَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فُلَانٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلان شخص پر مددی اور اُس پر قیاب کیا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا آكَأ مَدْيَلُ الْمُظْلُومِينَ۔ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا۔

دَوَالِيكَ۔ بار بار لینا، جیسے حَتَا نَيْكَ۔ بار بار تیری ہر باتیاں۔

دَوَالِيكَ۔ لومڑی۔

دَوْبَجٌ۔ چورخاں جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں۔ یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری۔

ہتایہ میں ہے کہ دوہلے اصل میں دوہلے تھلہلے واو کو تا

سے بدلا پھر تا کو دال سے اب توہل اور دوہل دونوں استعمال ہیں۔ سوراخ ہو یا مالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اُس کو بھی کہتے ہیں۔

أَتَتْهُنَّ امْرَأَةٌ أَبَا يَعْنَى فَأَدَّخَلَتْهَا اللَّهُ وَبَجَتْ وَصَوَّبَتْ بَيْدًا عَنِ الْيَتَامَى۔ ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اُس کو چورخانہ میں گھسیڑ دیا اور اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا دیا (تاکہ وہ بیعت کر لے) مسلمانوں کے اسلام کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے۔ بعضوں نے کہا دوہل وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جا کر چھپ رہتی ہے۔

دَوْرٌ يَأْتِي دَوْرًا يَأْتِي دَوْرًا مِمَّا۔ ہمیشگی، استداد و ثبات جتنا برقرار رہنا۔

تَحَى عَنِ الْبُؤْلِ فِي الْمَاءِ الدَّابِجِ۔ تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (جمع ابوار میں ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اولیٰ ہے۔ اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور تھے ہوئے پانی میں حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ دَوْمَةٍ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ بعضوں نے کہا دوما گول کے درخت کو کہتے ہیں،

دَوْمَةٌ الْجَمْدَالِ۔ ایک مقام کا نام ہے درکاری نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے، معنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیبر تھا۔

دَوْمَيْنٌ يَأْتِي دَوْمَيْنِ۔ ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے۔

قَدَّادٌ وَمَوَالِحٌ۔ عاموں کو اپنے سروں کے گرد پھیرنا۔

لَمْ دَوَّرَ لِي فِي السَّمَاءِ۔ پھر ہم کو آکاش میں پھیرا۔

إِنَّمَا كَانَتْ تُصَفُّ مِنَ الدَّوَامِ سَبْعَ عَشْرَةَ عَشْرًا۔

عہ نہایت میں ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں مگر لفظی روایت میں ہے کہ اس کو یہاں ذکر کر دیا۔

عَنْكَوَةٌ فِي سَبْعِ عَدَاةٍ عَلَى الرَّبِّ نَجِي - حضرت عائشہ
دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات جڑ
کچھریں سات دن صبح ہی صبح نہار منہ کھالے۔

عَلَى أَنْ يُمَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ تَهَيُّمٌ هُوَ فِي مِثْلِهَا
کونے سے منع فرمایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَرٌ يَدَاؤُهُمْ - جب کوئی مدت تک قائم
رہے۔

عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ - تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی
موت۔ دَامَرٌ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامٌ کے ہم وزن
کرنے کے لئے ہمزہ اُڑا دیا۔

أَحَبُّ الْعَمَلِ مَا دَامَ عَلَيْهِ - سب سے زیادہ پسند
اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز
یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اُس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر
چھوڑ دیا)۔

لَا يَبُولُونَ أَحَدًا كَثُرَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ تَهَيُّمٌ يَغْتَسِلُ
فِيهِ - کوئی تم میں سے تمہے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر
اُس میں نہ نہائے، و نظر ہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے
کہ تمہے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اُس میں نہا یا یہ دونوں
باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری
روایت میں تمہے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی نجات
آئی ہے تو حقیقہ ہے کہ تمہے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع
ہے خواہ اُس میں غسل کرے یا نہ کرے۔ کَذَانِي مَجْعُ الْبَحَارِ
دَوَّرَ الطَّائِرُ فِي الْهَوَاءِ - پرندے نے اپنے پنکھ ہوا
میں پھیلا دیئے۔

مَا دَوَّرَ عَلَيْهِمْ - جس پر ہمیشگی کی جائے۔

دَائِمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم
ہے اُس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں۔

فِي دَوْمَةِ الْكُرْمِ حَتَّى كَا - آپ کی طبیعت اور سرشت
کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم اور احسان اور سخاوت

اور ہمت آپ کی جبتی اور فطری خصلت ہے)۔

أَسْتَلِدُّ بِحَوْلِ اللَّهِ حَزْرَكَ - میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری
عزت ہمیشہ قائم رکھے۔

دَوْنٌ - کمزور ہونا، خسیس ہونا۔

تَدَاوَمٌ - جمع کرنا۔

تَدَاوَنٌ - بے پرواہ ہونا۔

دَوْنٌ - نقیض بے فوق کی اور یعنی قبل اور غیر اور قدام

اور قریب اور دراز اور سبوی کے بھی آتے ہیں۔ محیط میں ہے

کہ دَوْنٌ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف

کے معنی میں بھی

مَنْ قَاتَلَ دُونََ مَالِهِ - جو شخص اپنے مال کے نزدیک

مرا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے۔

فَجَعَلْتُ عَلَى مَنْ كَبَيْتِكَ دُونََ الْحِجَابَةِ - میں

آپ کی ازار آپ کے موندے پر ڈال دوں وہ تمہارے تلے

رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا تھا)۔

مَا دُونََ تَحْمِيٍّ - گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک۔

أَحْمَاكُمُ بِحَوْلِ اللَّهِ بِقَاتِلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونََ

الْأَمَامِ - حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے

پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے۔

كَمَا أَنَّ دُونََ عِدِّ اللَّيْلَةِ - جیسے یہ بات معلوم ہے

کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے۔

إِذَا رَكَمَ الْمُصَلِّي دُونََ الصَّغْفِ - جب نماز پڑھنے

والا صغف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لے (یعنی جلدی

کے بارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اٹھائے)

دَوْمِيْنُ بَرِيْدٌ الرَّوْيَشْتِ - برید رویش کے قریب رہ
تصغیر ہے۔ دَوْنٌ کی۔

مَنْ قَاتَلَ دُونََ دِينِهِ قَهْوٌ شَهِيْدٌ - جو شخص

دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید

ہے۔ طبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے۔ صاحب مجمع البحار نے **تَدْنُو الشَّمْسُ** کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ **دُنُو** سے ہے بمعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آجائے گا۔
مَنْ حَلَّتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدِّ۔ جو شخص حد کا مقتد حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے۔
حَقُّ الْوَدَّانِ دُونَ۔ میں اُس کے آگے ہوں گا۔
أَنْفَعُ عَلَيْهَا نَفَقَةُ دُونَ۔ میں اُس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں۔

أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ۔ تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے، تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شے نہیں ہے یا تم سے کچھ اتر کر کوئی شے نہیں ہے بلکہ ہر شے تم سے بہت اتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شے نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شے نہیں ہے کیونکہ **دُونَ** کسی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سابق حدیث سے چسپان نہیں ہوتا یعنی **أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ** اس لئے کہ جب **دُونَ** کو فوق کے معنی میں لیا تو تکرار لازم آتی ہے)۔
لَيْسَ دُونََهُ مُلْتَمَسٌ۔ اُس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الہی بے نہایت اولیٰ بے حد اور بے غایت ہیں یا اُس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں سے بھی پروردگار دواء الوداء اور بعید ہے یا اُس کے سوا کسی اور کی طرف ہمارے دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)۔
دُونََكَ هَآيَا أُمَّرٍ خَالِدٍ۔ لے اُم خالد لے (میں نے جو تجھ سے وعدہ کیا تھا اُس کے موافق)۔
دِيَوَانَ۔ وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامہ اعمال۔

أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَابَّ۔ پہلے سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں اُن کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)۔
إِذَا مَاتَتِ الْمَرْءُ كَثُرَ فِي النَّفَاسِ كَثْرٌ يَشْرَهُ لَهَا۔ جب عورت زچگی میں مر جائے تو قیامت کے دن اُس کا نامہ اعمال نہیں کھولا جائے گا بلکہ بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوگی کیونکہ وہ شہید ہے۔
لَجَّازٌ أَنْتُمْ دُونَ عَقَائِمِ رَأْسِهَا۔ غلغلی ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوا عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی غلغلی جائز رکھا۔
دَوِي۔ بیمار ہونا، کینہ رکھنا۔
دَوَاءٌ۔ بیماری دور کرنے والی چیز اُس کی جمع **أَدْوِيَةٌ** ہے۔
مَدَاوَاةٌ۔ علاج کرنا۔
إِدْوَاءٌ۔ بیمار کرنا۔
عَرَبٌ لَوْ كُنْتُمْ فِي فُلَانٍ يَدُو مِي وَيَدَاوِي۔ وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے۔
كُلُّ دَاءٍ لَّهُ دَاءٌ۔ ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اُس میں موجود ہے یعنی وہ مع امراض یا عیوب ہے اُس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے۔ جیسے کہتے ہیں **هَذَا الْعَرَسُ فَرَسٌ** یہ گھوڑا گھوڑا ہے یا **هَذَا الْكِتَابُ كِتَابٌ** یہ کتاب البتہ کتاب ہے یا **هَذَا التَّفْسِيرُ تَفْسِيرٌ**۔ تفسیر تو یہ تفسیر ہے۔
مُتَرَجِّمٌ۔ کہتا ہے یہ حدیث میں نے **دَوَّعٌ** میں بیان کی ہے وہی اُس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہ آیا اور معنی کی متابعت سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای **دَاءٌ** **أَدْوِيٌّ** من البخل اور **لَادَاءٌ** ولا خبثہ اور **دَبٌّ** **الیکم داء الامم** یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

اَمْ دَاءِ اَدْوٰی مِنَ البَعْلِ - بخلی سے بڑھ کر کونسا
عیب ہے (بخلی آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف
نہیں کرتا۔ اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اُس کے کوئی
عیب نہ نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے یہ
سخاوت میں عیب راکیما است
سخاوت ہمہ درد را درواست
لا داءَ ولا خبثۃ۔ اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب
یادفا نہیں ہے۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ۔ شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دوا دہا
بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب۔
دُبَّ اَلْبَيْتِ كُمُ دَاءِ الْاَلْمِ۔ اگی امتوں کی بیماری تم میں بھی
سرایت کر گئی رہا ہے آہستہ آہستہ گھس آئی، مراد حسد اور بغض اور
دنیا کی طرح ہے۔

اَلِی مَرَّی قَرِیِّ وَ مَشْرَکِ دَوِیِّ۔ وہانی چراگاہ اور
بیماری کے پانی کی طرف۔

وَ کَانَ قَطْعًا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّةٍ سَوَّجَةٍ۔ اور کتنے
بیلان بے آب و گیاه کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع
کئے یعنی ان کو طے کر کے آپ کے پاس آئے۔
دَو۔ وہ جنگل جس میں گھاس نہ ہو۔ دَوِیَّةٌ اُس کی طرف
نسوب ہے۔

فِی اَرْضِ دَوِیَّةٍ۔ ایک خشک بے آب و گیاه زمین میں
ایک روایت میں دَاوِیَّةٌ ہے معنی وہی ہیں، ایک داد کو
برخلاف قیاس الف سے بدل دیا، جیسے طی کے نسبت میں
طائی کہتے ہیں۔

دَوِیُّ مَهْلَکَةٌ۔ ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔
قَدْ لَقَّهَا الدَّلِيلُ بِعَصْبِیْ اَسْرَوْہَا خَرَّ اِحْمَرٌ مِّنَ
الدَّارِیِّ۔ (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) راستے اُس کو
ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تو مند بہا دریا خوب رو جھگول
میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے

اُس کو جھگول کا حال خوب معلوم ہے۔
تَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ۔ اُس کا آواز کی گنگناہٹ سننے
تھے یا ہنہناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔

ایک روایت میں دَوِیٌّ ہے بضم دال معنی وہی ہیں۔

بِآیِ تَبِیْءِ دَوِیِّ جُزْءِہٖ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَصَابَہُ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اُس زخم کی جو جنگ اُحد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

یَدَاوِیْنَ الْجَحْرِ سِخِی۔ (عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ جہاد میں جاتیں) زخمیوں کا علاج کرتیں رہتی تھیں

کہا یعنی اپنے غم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی
اس طرح کہ ان کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگائیں مگر ضرورت سے

(معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی
طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کا چھونا درست ہے لان

الضرورات بیتہ المحذورات وما جعل علیکم
فی الدامین من حرج اور یرید اللہ بکم الیسر و

لا یرید بکم العسر)۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ یا مَا جَعَلَ اللہُ مِنَ دَاءِ اَنَا
جَعَلَ لَہٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنا کر

جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو (طیبی نے کہا اس حدیث سے دوا
اور علاج کا استحباب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا

ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے ہم کہتے
ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے

مٹانی نہیں ہے اور خود شارح نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے
لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو قطعاً اور سورجے بناؤ ہلاکت

میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ
کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کو یہ اعتقاد

ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم
عہ نبی ہمارے ہر کہ اگر عورت مر جائے اور غسل دینے والی عورت نہ ہو تو

مرد کو اذال کر اس کو غسل دے ۱۲ من

سے اگر برتن ہے اگر اس کا حکم نہ ہو تو لاکھ دو لاکھ کرو بھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ انامرض بڑھتا جاتا ہے۔
 از قضا سر کنکبین صفرا نرود
 روغن بادام خشکی می نمود!
 قَدْ مَلَكْتُ اطْبَاءَ هَذَا الدَّاءِ الدَّوِيِّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تک گئے یہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کی رائے نہ سنی۔
 رَدَا نَزَلَ إِلَيْهِ الْوَسْطَىٰ مِمَّعَ عِنْدًا وَجْهًا كَدَوِيٍّ النَّحْلِ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتی تھی تو آپ کے منہ کے پاس شہد کی مکھنوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الدَّالِ مَعَ الْهَاءِ

دَهْدَاهَةٌ - يَا دَهْدَاةُ يَا دَهْدَاةُ - رَدَّهَا -
 فَيَتَدَهْدَى الْحَجَرُ فَيَتْبَعُ فَيَأْخُذُ - پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔
 عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدَيْتُ الْحَجْرَ يَا دَهْدَاهَةٌ - میں نے پتھر لڑھکایا۔
 لَمَّا يَدَّ هِدَاةً اجْعَلْ خَيْرٌ مِنَ الدِّينِ وَأَتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - گبریلؑ کی آجگاہ وہ غیر لڑھکتا ہے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں کفر اور شرک پر مہمے۔
 كَمَا يَدَّ هِدَاةً اجْعَلْ التَّنَّ بِالنَّقْبِ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔
 دَهْدَاةٌ - چھوٹے اونٹ۔
 دَهْدَاةٌ - وہ جو گبریلؑ لڑھکتا ہے جیسے دَهْدَاةٌ اور دَهْدَايَةٌ۔
 دَهْرٌ - آفت اترنا، لمبا زمانہ۔ جیسے دَهَارٌ اس کی

جمع اَدَهْرٌ اور دَهْوَرٌ اور اَدَهَارٌ ہے۔
 لَا تَسْبُو الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ يَا قِرَانَ اللّٰهِ هُوَ الدَّهْرُ - زمانہ کو برا مت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو ان کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ نہیں کر سکتا) تو جب تم زمانہ کو برا کہو گے تو گویا معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا۔
 عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب ان پر مصیبتیں آتیں تو زمانہ کی شکایت کرتے اس کو برا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو برا کہتے ہیں کبھی زما کو کبھی ستاروں کو یہ سب یہو قونی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کر سکتا ہے نہ زمانہ ستارے، برائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

ابْنُ اَدَمَ رَيْسَبُ الدَّهْرِ وَاَنَا الدَّهْرُ - بعضوں نے وَاَنَا الدَّهْرُ یہ نصب را پڑھا ہی یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدمی زاد زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کیا کر سکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ محیط میں ہے کہ دہر کو بعضوں نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دہر عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدت حیات کو بھی دہر کہتے ہیں بعضوں نے کہا ہزار برس کو۔ اور آفت اور حادثہ اور غایت اور غلبہ کے معنی بھی آتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دہر کے معنی آید ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دہر کیا ہے؟

وَذَلِكَ الدَّهْرُ - اولیہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ پر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔
 فَإِنَّ ذَا الدَّهْرِ أَطْوَارٌ دَهَارِيَةٌ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہتا ہے (کبھی خوشی کبھی رنج) (جو ہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارٌ یعنی یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَيْلَةٌ لَيْلَاءٌ یہ رات بڑھی ٹکٹھن کی

یَا یَوْمَ اَیُّوْمٍ یَہ دِن بَرَا سَمْتِ دِن بَہ۔ زعفری نے کہا
 دَہَا رَیْزُ زَمَانِہِ كِی گِردشیں اَنْفَلَاتِ حَوَادِثِہِ
 لَوْ كَا اَنْ فَرِیْشَا نَقُولُ دَہْرَا كَا اِنْجَزَمَ لَفَعَلَتْ۔
 ابو طالب نے مرتے وقت یہاں اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں
 کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کہتے
 توحید پڑھ لیتا) عرب لوگ کہتے ہیں دَہْرَا جب اُس پر
 کوئی بُری بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔
 مَا ذَاكَ دَہْرَا۔ یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت یا
 آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَا ذَاكَ
 دَہْرَا یَا مَا دَہْرَا یَا مَکْنَا۔ یعنی میری ہمت اور
 عزیمت ایسی نہیں ہے۔

فَا لَآ دَہْوَمَا كَا اَلْیَوْمَ عَلٰی حَرِیْبِ اِبْرَاهِیْمَ۔ اب
 آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہو سکتی
 اصل میں دَہْوَمَا كَا کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گروہ میں
 پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب اُن کی اولاد تباہ نہیں
 ہو سکتی بلکہ اُن کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی۔
 لَا اِیْتِیْكَ دَہْرَا الدَّارِیْمِیْنِ۔ میں تیرے پاس کبھی
 نہیں آؤں گا۔

دَہْسُ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔
 دَہَا سَا۔ خوش خلقی۔
 دَہَا سُ۔ اور دَہْسَا۔ بڑی سہیل والی عورت۔
 دَہْوَسُ۔ شیر۔

فَا نَزَلَ دَہَا سَا مِّنَ الْاَسْمَانِ۔ (آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم جب حدیبیہ سے لوٹ کر آتے تو ایک نرم زمین میں
 اترے، (نہا یہ میں ہے کہ دَہَا سُ اور دَہْسُ وہ زمین
 جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہوں)
 لَا حَزْنَ ضَرْسٌ وَلَا سَهْلٌ دَہْسُ۔ نہ تو سخت
 نہ شواہگرا ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔

دَہْسُ۔ حیران ہو جانا، بدحواس ہو جانا۔

تَدَّہِیْشُ اور اِدَّہَا شُ۔ حیران کرنا، بدحواس کرنا۔
 فَا دَہْشَتْ اَمْرًا سَمِیْحًا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام
 کی ان (بڑے) دہشت زدہ بدحواس ہو گئیں۔

دَہْقُ۔ بھردینا، زور سے اونڈلنا۔
 كَا سَا دَہَا قَا۔ بھر پور گلاس دُعب لوگ کہتے ہیں اِدَّہَقْتُ
 الْكَا سَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا۔
 نَطَقْتُ دَہَا قَا وَ عَلَقْتُ نَحَا قَا۔ لفظ خوب زور سے
 بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔
 دَہْقَنَةُ۔ کسان بنانا۔

فَا تَا كَا دَہْقَانُ بِمَاءٍ فِیْ اِنَاہِ مِّنْ فِضَّةٍ۔ (خدیفہ
 نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پھیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن
 میں پانی لے کر آیا۔ (نہا یہ میں ہے کہ دَہْقَانُ یا دَہْقَانُ کاؤں
 کا سردار اور کاشتکاروں کا (گنبدوں کا) بڑا۔)
 تَدَّہَقْنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔
 دَہْقُ۔ ڈہانپ لینا، کالا کرنا۔

اِدَّہِمَا مَرُّ اور اِدَّہِمَا مَرُّ۔ کالا ہونا۔

دَہْمُ۔ خلقت اور ہیند کی آخری تین راتیں جن کو مَحَاق
 بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔

اَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَ اَنْتُمْ الدَّہْمُ
 (جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ دوزخ پر اُنہیں فرشتے تعینا
 ہیں تو ابو جہل کہنے لگا) قریش کے لوگو کیا تم اُن سے بسر
 نہیں آ سکتے حالانکہ تم اتنے بہت ہو تم میں سے دس آدمی
 ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آ سکتے (ارے ہو قوف ساؤ
 جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے
 منہی بھر آدمی کیا کر سکتے ہیں)۔

دَہْمُ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔

مُحَمَّدٌ فِی الدَّہْمِ۔ ہَذَا الْقَوْلِ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اس جماعت میں ہیں اس لیے پر۔

فَا دَہْرَا كَا الدَّہْمِ عِنْدَ اللَّیْلِ۔ رات کے قریب اُن کو

لَوْ سِئَلْتُ أَنْ يَدَّ هَمَّيَ لِي لَفَعَلْتُ. حضرت عمر نے کہا، اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑانے اس لئے آپ نے سادگی اور سخت غذا پر قناعت کی۔ اسی طرح مولے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا۔ دَهْنٌ تیل لگانا، نفاق کرنا، فریب کرنا، نرمی اور ملائمت کرنا، ترک کرنا، چکنا کرنا۔

مَدَّ اَهْنًا۔ نرمی کرنا، نفاق کرنا، ظاہر داری کرنا، یعنی ظاہر کچھ، باطن کچھ جیسے اِدْهَانٌ ہے۔ دُهْنٌ تیل۔

دِهَانٌ۔ شرح نرمی (لال چڑا) ٹپخت، پہلوان، مکان رنگ کاروغن۔

دَهْنَاءٌ۔ میدان پشیر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے بلاد میں۔ بیان

فَيَخْرُجُونَ مِنْهُ كَمَا تَمَادُ دُهْنًا بِالذِّهَانِ۔ وہ اُس میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے اُن پر تیل ملا گیا۔ دِهَانٌ اور اِدْهَانٌ جمع ہے دُهْنٌ کی۔

وَكَانَتْ إِذَا رَأَيْتَهُ كَأَنَّ عَلَى وَجْهِهِ الدِّهَانُ۔ میں جب اُس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اُس کے منہ پر تیل ملا گیا ہے۔

وَالَّذِي جَانِبُهُ صُورَةٌ تُشَبِّهُهُ إِلَّا أَنَّ مَدَّ هَانَ الرَّأْسِ۔ اُس کے ایک طرف ایک صورت تھی جو اُن کے مشابہ تھی مگر اُس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔

نَشَفَ الدُّهْنُ۔ گرم ہوا سوک گیا، محیط میں ہے کہ مَدَّ هُنُّ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوا جس جگہ ہیسا نے گرم کر دیا ہو اور تیل کا شیشہ تیل نکالنے کا آلہ۔

كَانَ وَجْهَهُ مَدَّ هَنًا۔ گویا آپ کا چہرہ سفائی اور رونق میں مَدَّ هَنًا تھا مَدَّ هَنًا مَوْتٌ ہے مَدَّ هُنُّ کا

اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڈے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے، تیل کی طرح صاف اور چکنا تھا، ایک روایت میں مَدَّ هَنًا ہے ذال معمر سے اُس کا بیان آگے آئے گا۔

كَلُوا الزَّيْتِ وَادِّهِنُوا بِهِ۔ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگائو۔

وَيَدِّهِنُونَ فِيهَا۔ مُرَدَارِ كِي بَدَلِيوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)۔

الذُّهْنُ لِلْجَمْعَةِ۔ بفتح یا ضمہ دال۔ پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا۔ اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی رہے گا کہ دَهْنٌ بفتح دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضم دال تیل کو کہتے ہیں۔

يَدَّ هُنُّ۔ تیل لگانے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں اُن کی پیشانی دور کر کے لگائی کر کے)۔

مَثَلُ الْمَدِّ هِنِ فِي حَدِّهِ الدِّهَانِ۔ جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سستی اور ملائمت کرے یعنی امر بالمعروف ترک کرے اُس کی مثال طبعی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے یا دین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت اور محبت سے۔

فَأَكَلْنَا وَادَّهْنَا۔ پھر ہم نے اُس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چکنا کیا۔

قُلْ لِمَنْ مَرَدٌ بِالْعَصِيَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَدْهَانِ لِيَتَوَقَّعَ عَقُوبَتِي۔ (اے عیسیٰ) میرے بندوں سے کہہ دے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہر داری پر عمل کرے (گنہگاروں اور بدکاروں سے لاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر ہے۔

دُهْنٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

ہیں اس میں ان کے درویش نہ کرتے ہیں اس کی حج
آذیاء ہے۔

يَا وَيْحَىٰ إِلَىٰ دَيْرِكَا - اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے۔

دَيْرَانِي - ویر والا۔

دَيْسِي - چھاتی۔

دِيَاَسَةُ - کوٹنا، روندنا، اجوت وادی ہے جو دوش
میں گزر چکا ہے اس کی ماضی بھول دینے آئے گی۔ صاحب
جمع نے اس کو اس باب میں بے کار ذکر کیا ہے،

دَيْفٌ - مٹا، خلط کرنا، بعضوں نے کہا یہ اصل میں دَفْرٌ
تھا جو اور گزر چکا،

وَتَنْ يَفُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْقَطِيعَاءِ - تم اس میں طبعاً
ملتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

دِيَاكٌ - مرفا اس کی جمع دِيَاوَكٌ اور اَدِيَاكٌ اور
دِيَاكَةٌ ہے۔

إِذَا سَمِعْتَهُ صِيَاحَ الدِّيَاكَةِ - جب تم مرغ کی باگ
سنو تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرفا فرشتوں

کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔ یہی نے کہا اس حدیث سے یہ
نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستجاب ہے اور ان

سے برکت لینا درست ہے اور مرفا اپنی آواز کے لحاظ سے
ذکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ

قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آوازیں
بڑی ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی

رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر عوذ
باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ جمع المومنین میں کعب احبار سے

منقول ہے کہ مرفا یہ کہتا ہے اَذْكُرُوا اللَّهَ يَا خَافِلُونَ -
ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت

سفید مرغ ہے جس کے ہنکے زمر اور موتی اور یا قوت سے
آراستہ ہیں اس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب

میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں

وہ بر سر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ
آواز سنتے ہیں،

لَا تَسْبُوَنَّ الَّذِينَ قَاتُوا يَوْمَ قُتِيبَ الصَّلَاةِ - مرغ کو
برامت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَىٰ مَلَكَ دِيَاكًا ابْتِئَانًا - اللہ تعالیٰ کا ایک
فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے لاخیر حدیث تک۔ جو

ابھی گزری،

دِيَاكُ ابْتِئَانًا - ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے اس کو
ابو البقیان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبد السلام شاعر کا لقب تھا

جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اس نے امام حسین علیہ السلام کے
کئی مرتبے تصنیف کئے ہیں۔

دِيَاكَةٌ - جو پانی بیکار بر سے جائے وہ لفظ اصل میں اجوف
وادی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَفْرٌ میں،

كَانَ عَمَلُهُ دِيَاكَةً - حضرت عائشہ سے پوچھا گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا کیا حال تھا؟ انھوں نے کہا،

أَبْ كَأَمَلِ الدَّائِي تَحَارٍ (یعنی اس کو ہمیشہ کیا کرتے)۔
لَا تَدْرِي لَأَتَيْتُكَ دِيَاكًا - یہ فتنے تم پر برابر آتے رہیں گے

زمین کو بھر دیں گے۔ دِيَاكَةٌ جمع ہے دِيَاكَةٌ کی۔
وَدِيَاكَةٌ سَوْدِيَّةٌ - ایسا دور دراز جنگل جس میں ہمیشہ

آدمی چلتا رہے تو یہ قَعْلُولَةٌ ہے۔ دَوَامٌ سے۔ بعضوں
نے کہا یہ قِيَعُولَةٌ ہے دَمَمْتُ الْقِدَارَ سے، میں نے

اندھی پر برا کھ کئی دی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیا
ہے اس میں چلنے والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا۔

دِيَاكُ اس - اوپر دَمَمْتُ میں گزر چکا ہے۔
دِيَاكُ - حساب، بدلہ، حکومت، سیرت، سلطنت، عبادت

اطاعت، توحید، تدبیر، عادت، محیط میں ہے عرب لوگ
کہتے ہیں دَانَ الرَّجُلِ - عزت والا ہوا، ذلیل ہوا، اطاعت

کی، تافرانی کی، بُرْمِي یا اچھی عادت کر لی، بیمار ہوا۔
دَانَ فُلَانًا - اس کی خدمت کی، اس کے ساتھ احسان

وہ فتنے میں پڑ گئے اور اللہ سے بہرے بن گئے اُن کو جن بات نہیں سوجھتی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے۔

مترجم ۱۰۔ کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روانض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے اُن کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقی اور متورع اور خوش اعتقاد تبع سنت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کر دو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہاری رب کے پیچ میں ایچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شریک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہوں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال جانے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا اُن کی اقتدا صحیح نہیں رکھی۔ امام ابو عبد اللہ بخاریؒ نے عبد اللہ بن اوس سے نقل کیا اُن سے کسی نے پوچھا کیا جہی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ جہی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اُس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ اخیر تک۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعض باتوں کو بیان کیا ہے بعض باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے من قال لا الہ الا اللہ

دخل الجنة۔ اب اگر کوئی زبان سے لا الہ الا اللہ کہ لے اور شریک کے کام کرتا ہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نفس و وجود ملائکہ و سموات و جن و شیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اُس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نفس کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خود راستے اپنی خود رائی اپر لٹا لٹا اور ایک آدمہ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسول کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائی پر جا رہے دونوں شیطانی اغوا ہیں۔ اللهم ثبتنا علی صراطک المستقیم۔

اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْدِیْۤ اِلَیْکَ الْکُفْرَ الَّذِیْۤ اَنْتَۤ اِلَیْہِۤمۡۤ اَلۡحَدِیۡثُ
تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ قیامت کے دن ہسینگ والی سے لے گا (پھر حساب و کتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے)۔

لَا تَسْبُوۤا السُّلٰطِنَ ۚ وَاِنْ کَانَ لِوَالِدِکُمْۡ اَوْ لِوَالِدِکُمۡ
نہا کرے کہ تم لوگوں کو نہ سبوتو۔ بادشاہ وقت کو نہ سبوتو اسلام میں سے ہو یا برامت ہو اگر ایسی ہی لاپھاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناسحق ستائے) تو ایوں کہو یا اللہ تو اُس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

إِنَّ كَلَّا كَاتِبِينَ وَلَا مَالَ كَ، فَلَاحُ مَخْضُ قَرْضٍ لِيَتَأْتِيَ
اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں
ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَوَلَدَانَ -

یتیموں کے معنی قرض لیا،
ادَانَ - قرض ادا کر دیا۔

فَادَانَ مُعْرَضًا. قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر
نہ کی یا جس نے اُس سے کہا قرض مت لے اُس کی بات کا
خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے اُن کا مال مضم
کر جانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَأَصْبَحَ قَدْ دِينَ بِمِ - پھر قرضوں نے اُس کو گھیر لیا
(چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلَاثَةٌ سَخِيٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ الْمَدْيَانُ الَّذِي
يُرِيدُ الْأَدَاءَ - تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرنا
ہے اُن میں سے ایک اُس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں
ڈوبا ہوا ہو۔ (بہت قرضدار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو
(یہ نہیں کہ مضم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی)۔

الَّذِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْعَشْرُ
بَيْنَ يَدَيْهِ التَّامِينَ فِي التَّزْوِجِ وَالْأَيْلِ وَالْبِقْرِ وَالْغَنَمِ -
قرض سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا
کیا جانے کا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا
جانے کا پھر جو بچے گا وہ داروں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرض
سے پہلے وصول کر لی جائے گی۔ کھیت اور اونٹ گائے
بیل بکریوں میں)۔

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيُونٌ حَافِظٌ - کوئی محافظت کرنے والا
دفتر اُن کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِيُونٌ - وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور جاہدین کے
نام اور ہر ایک کی امانت یا شہادت یا سالانہ تنخواہیں لکھی
جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے بنوایا تھا۔

الَّذِي أَوْمِنُ ثَلَاثَةً: قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنی ناز
اعمال ہوں گے۔

دِيُونٌ لَا يَعْْبَأُ اللَّهُ - ایک وہ دفتر ہو گا جس کی اللہ تعالیٰ
پر وہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے
اپنے حقوق مومن کو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد
سے پیچھا چھٹا مشکل ہے جب تک اُس کا بدلہ نہ لیا جائے
یا صاحب حق کو اللہ تعالیٰ لافضی نہ کر دے وہ اپنا حق معاف
کر دے۔ کہتے ہیں کسری بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو
جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کر رہے ہیں کہنے لگا
یہ دیوانے ہیں اُس روز سے دفتر کا نام دیوان ہو گیا)۔

حَافِظٌ يُرِيدُ الدِّيُونِ - حافظ سے مراد دیوان ہے
مُدْحُوٌّ مِنَ الدِّيُونِ - اُن کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔
إِلَّا وَهَمًا يَدِينَانِ دِينًا - مگر وہ اسلام کا دین لکھتے
تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے اُن کو اسلام ہی
کے دین پر پایا)۔

تَحَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دِينًا - سونے چاندی کو سونے
چاندی کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ
دونوں طرف نقد نقد ہونا چاہیے اُس کو فقہایع صرف
کہتے ہیں)۔

أَحَبُّ الدِّينِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ - بہتر
عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ
بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذَلِكَ فِي دِينِهِ - اپنے دین میں اُس کو کر دینی
فیما بینہ دین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

أَكَا الدِّيَانِ - میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔
إِقْضَى عَنَّا الدَّيْنِ - ہمارا قرض ادا کر دے یہ یہاں قرض
سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں،
فَلَمْ يَزَلْ يَدَانِ - برابر قرض لیتا رہا۔
إِلَّا الدِّينِ - (شہید کے سب گناہ بخش دیتے جاتے گے)۔

أَوْصَىٰ لِدَايَانِهِ - ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو رعیت کی یعنی اپنے پیروں کو

مَدْيَنَ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ نے حضرت لوط کی بیٹی سے نکاح کیا ان کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ دین ایک قوم ہو گئی انہی کے طرف حضرت شعیب بھیجے گئے تھے۔

دَيْنَاؤُكُمْ فِي مَا بَيْنَكُمْ وَمِثْلَ أَهْلِ الْبَاطِلِ إِذَا جَاءَ السَّمُوكُوهُ - جب تم اہل باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو۔ دَيْنَارٌ - عرب کی اشرفی ایک شقال سونے کی جو آنحضرت کے عہد میں رائج تھی اس کی اصل دِنَارٌ تھی اس کے بیان کرنے کا یہ اصل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے ہمیں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ دینار کا وزن ۴۸ جو کا تھا۔

دَيْنَارٌ أَنْفَقْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَيْنَارٌ أَنْفَقْتُهُ فِي رَقَبَةٍ - جو دینار تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرنے میں خرچ کرے۔

لِعَنْ عَبْدِ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّارِ مَجْر - بندہ زرا اور بندہ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈرنہ ہو رات دن شکم پر دمی اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اٹھا دے)۔

دَيْنُونًا - ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان ۴

مگر فرض یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھا ہو اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو ان کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحب حق کو راضی کر لے گا وہ اپنا حق معاف کر دے گا۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - بدر کا دن، یعنی قیامت کا۔

أَدْنَتْهُ اور دَأْبَتْهُ - میں نے ایک میعاد مقرر کر کے اوما اس کے ہاتھ بیخ دیا۔

أَدْنَتْ مِنْهُ - میں نے ایک مدت پر اس سے خریدا۔ دَانَ نَفْسَهُ - اپنے آپ کو ذلیل کیا۔

كَمَا تَدِينُ تَدَانُ - جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا۔

کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اترا تھا، ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آ کر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سن کر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اس کو پکار کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہ سنایا اس وقت حضرت داؤد پر وحی آئی اس شخص سے کہ دو کھانا

تَدِينُ تَدَانُ - یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے۔

الْعِلْمُ دِينٌ فَإِنْ ظَرَفُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ عِلْمٌ - یعنی شریعت کا علم، دین ہے تو سمجھ لو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صلح اور حق پرست متبع سنت سے علم دین حاصل کرو نہ کہ بدعتوں اور فاسقوں سے)۔

نَشَدْنَاكَ بِالسَّبْتِ الدِّيَانِ - (یہ حضرت علیؑ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتہ کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والے ہے۔

سَبْتٌ

میر محمد کتب خانہ مرکز عالم و ادب
آرام باغ کراچی

اِنَّ فَاَلَانَا يَدِيْنَ وَلَا مَالَ لَكَ. فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائیداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَلَا اَانَ -

تینوں کے معنی قرض لیا،

اَدَانَ - قرض ادا کر دیا۔

فَاَدَانَ مَعْرُضًا. قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اُس سے کہا قرض مت لے اُس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے اُن کا مال مضمم کر جانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَاَصْبَحَ قَدَّيْنٍ يَوْمَ - پھر قرضوں نے اُس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمُ الْمَدْيَانُ الَّذِينَ يَرِيدُونَ الْاَدَاءَ. تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے اُن میں سے ایک اُس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو۔ (بہت قرضدار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے (یہ نہیں کہ مضمم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی)۔

الَّذِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْعَشْرُ بَيْنَ يَدَيْهِ التَّامِيْنَ فِي الزَّرْعِ وَالْاَيْلِ وَالْبَعْرِ وَالْعُكْبُرِ. قرض سونے چاندی کو ترک کر میں دینے سے پہلے ادا کیا جانے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو چمکے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرض سے پہلے وصول کر لی جائے گی۔ کفایت اور اونٹ گائے سب بکریوں میں)۔

لَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ. کوئی محافظت کرنے والا دفتر اُن کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِيْوَانٌ - وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی امانت یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔

الَّذِيْ وَارِثُ مِنْ ثَلَاثَةٍ. قیامت میں تین قسم کے دفتریے نامہ اعمال ہوں گے۔

دِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ. ایک وہ دفتر ہو گا جس کی اللہ تعالیٰ

پر وہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے

اپنے حقوق مومن کو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد

سے پیچھا چھٹا مشکل ہے جب تک اُس کا بدلہ نہ لیا جائے

یا صاحب حق کو اللہ تعالیٰ لاضی نہ کر دے وہ اپنا حق معاف

کر دے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو

جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کر رہے ہیں کہنے لگا

یہ دیوانے ہیں اُس روز سے دفتر کا نام دیوان ہو گیا)۔

حَافِظٌ يَّرِيدُ الدِّيْوَانَ. حافظ سے مراد دیوان ہے۔

مُخَوِّا مِنَ الدِّيْوَانِ. اُن کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔

اِلَّا وَهْمًا يَدِيْنَانِ دِيْنًا. مگر وہ اسلام کا دین لکھتے

تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے اُن کو اسلام ہی

کے دین پر پایا)۔

تَحَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دِيْنًا. سونے چاندی کو سونے

چاندی کے بدلے ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا بلکہ

دونوں طرف نقد نقد ہونا چاہیے اُس کو فقہا بیع صرف

کہتے ہیں)۔

اَحَبُّ الدِّيَانِ مَا دَاوَرَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. بہتر

عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ

بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذَالِكَ فِي دِيْنِهِ. اپنے دین میں اُس کو کر دینا

نیماہینہ دین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

اَنَا الَّذِيْ تَانُ. میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔

اِقْضَ عَنَّا الدِّيْنَ. ہمارا قرض ادا کر دے (یہ کہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں،

فَلَمْ يَزَلْ يَدَانَ. برابر قرض لیتا رہا۔

اِلَّا الدِّيْنَ. (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے)۔

